ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.

شدید موسمی دباؤ نے غزہ کے زخم مزید گہرے کردیے، بچے زخمی اور بے گھر خاندانوں کے خیمے ڈوب گئے   ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.184 , Sunday 11 January, 2026, 8 Pages
جلد نمبر(۳)، شمارہ نمبر(۱۸۴)، بروز اتوار، ۱۱ جنوری، ۲۰۲۶ء، ۲۰ رجب المرجب ۱۴۴۷، ۸ صفحات

برطانیہ میں 'ایکس' پر پابندی کا امکان، وزیر اعظم اسٹارمر کی وارننگ

امریکہ میں ردعمل، ریپبلکن رکن کانگریس کی برطانیہ پر پابندیوں کی دھمکی

لندن: برطانوی وزیر اعظم کیر اسٹارمر نے اعلان کیا ہے کہ ان کی حکومت تمام آپشنز پر غور کر رہی ہے جن میں برطانیہ میں سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر پابندی کا امکان بھی شامل ہے۔ یہ بات انہوں نے مصنوعی ذہانت کے ٹول 'گروک' کے ذریعے لوگوں کی رضامندی کے بغیر نازیبا تصاویر تیار کیے جانے کے تناظر میں کہی۔

یہ بیانات ایسے وقت سامنے آئے ہیں جب ایلون مسک کے ملکیتی اس پلیٹ فارم کو عالمی سطح پر سخت جانچ پڑتال کا سامنا ہے، کیونکہ تصویری ایڈیٹنگ کے ٹولز کے ذریعے صارفین حقیقی افراد کی نازیبا ڈیجیٹل تصاویر تیار کر رہے ہیں، جن میں کم عمر بچے بھی شامل ہیں۔

کیر اسٹارمر نے ان اقدامات کو شرمناک، گھناؤنے اور ناقابل قبول قرار دیا اور ایک ریڈیو انٹرویو میں کہا کہ 'ایکس' کو فوری طور پر اس صورتحال پر قابو پانا ہوگا۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ اقدامات غیر قانونی ہیں اور برطانوی حکومت اس حوالے سے کسی قسم کی نرمی نہیں برتے گی۔

برطانوی وزیر اعظم کے دفتر کے ایک ذریعے نے بھی تصدیق کی ہے کہ پلیٹ فارم کے خلاف سخت ضابطہ کاری کا آپشن بدستور موجود ہے اور تاحال 'ایکس' کے خلاف کسی قانونی کارروائی کو خارج از امکان قرار نہیں دیا گیا۔

دوسری جانب 'سی بی ایس' نیوز نے اپنی جانچ میں تصدیق کی ہے کہ گروک ٹول نے صارفین کی درخواست پر خواتین کی تصاویر میں ردوبدل کر کے انہیں غیر مناسب لباس میں دکھایا، جن میں امریکی خاتون اول میلانیا ٹرمپ جیسی معروف شخصیات بھی شامل تھیں۔ اس ٹول نے اس سے قبل اعتراف کیا تھا کہ حفاظتی معیارات میں خامیوں کے باعث کم عمر بچوں کی غیر قانونی تصاویر تیار ہوئیں، جس کے بعد کمپنی نے اعلان کیا کہ تصاویر بنانے کی سہولت صرف 'فیس' ادا کرنے والے صارفین تک محدود کردی جائے گی۔ کمپنی کے مطابق اس اقدام کا مقصد صارفین کو روکنا ہے کیونکہ ان کی درخواستیں ان اکاؤنٹس سے منسلک ہوں گی جو پہلے ہی ذاتی اور مالی معلومات سے جڑے ہوتے ہیں۔ برطانوی حکومت نے اس فیصلے کو تشدد اور ہراسانی کے متاثرین کے لیے توہین آمیز قرار دیا اور کہا کہ یہ اقدام مسئلے کی جڑ کو حل کرنے کے بجائے غیر قانونی مواد تیار کرنے کی سہولت کو ایک بامعاوضہ سروس میں بدل دیتا ہے۔

برطانیہ کے انٹرنیٹ سیفٹی قانون کے مطابق کسی کی اجازت کے بغیر ذاتی اور نجی تصاویر کا اشتراک ایک فوجداری جرم ہے اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز اس مواد کو پیشگی بنیادوں پر ہٹانے کے پابند ہیں۔

قانون پر عملدرآمد میں ناکامی کی صورت میں میڈیا ریگولیٹر اوفکوم کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ بھاری جرمانے عائد کرے یا ادائیگی کی خدمات فراہم کرنے والوں اور مشتہرین کو اس پلیٹ فارم سے تعاون سے روک دے، جس کے نتیجے میں برطانیہ میں ایکس کی سرگرمیاں یا منافع حاصل کرنے کی صلاحیت عملاً ختم ہوسکتی ہے۔

عالمی سطح پر اس معاملے پر امریکہ میں بھی ملا جلا ردعمل سامنے آیا ہے۔ ریپبلکن سینیٹر ٹیڈ کروز نے ان تصاویر کو متاثرین کی نجی زندگی اور وقار کے لیے خطرہ اور قانون کی خلاف ورزی قرار دیا، جبکہ کانگریس کی رکن آنا پولینا لونا نے خبردار کیا ہے کہ اگر لندن نے ایکس پر پابندی عائد کی تو وہ برطانیہ اور خود کیر اسٹارمر کے خلاف پابندیاں عائد کرنے کی کوشش کریں گی، ان کے بقول یہ اقدام آزادی اظہار پر قدغن کے مترادف ہوگا۔

جنوبی عبوری کونسل کا تحلیل ہونا مستقبل کے لیے دلیرانہ فیصلہ ہے: سعودی وزیر دفاع

ریاض: سعودی وزیر دفاع شہزادہ خالد بن سلمان نے یمن میں قیادت کی جانب سے جنوبی عبوری کونسل اور اس کے تمام مرکزی و ذیلی اداروں کو تحلیل کرنے کے فیصلے کو ایک دلیرانہ قدم قرار دیا ہے۔ ان کے مطابق یہ فیصلہ جنوبی مسئلے کے مستقبل کے تحفظ کے لیے کیا گیا ہے اور اس سے جنوبی علاقوں کے دیگر افراد کی ریاض کانفرنس میں شرکت کی حوصلہ افزائی ہوگی، تاکہ وہ اپنی اجتماعی قومی جدوجہد کی بہتر انداز میں خدمت کرسکیں۔ انہوں نے آج جمعے کے روز ایکس (سابق ٹوئٹر) پر اپنے بیان میں کہا کہ سعودی عرب جنوبی شخصیات سے مشاورت کے بعد ایک تیاری کمیٹی تشکیل دے گا جو جنوبی مکالمہ کانفرنس کی تیاری کرے گی۔ اس کانفرنس میں جنوبی یمن کے تمام صوبوں سے تعلق رکھنے والی شخصیات بلا امتیاز شریک ہوں گی۔ سعودی عرب اس کانفرنس کے نتائج کی حمایت کرے گا تاکہ انہیں یمن میں جامع سیاسی حل کے لیے ہونے والے مذاکرات کی میز پر پیش کیا جاسکے۔ جنوبی عبوری کونسل کی تحلیل کا اعلان حضرموت اور المہرہ میں حالیہ پیش رفت، کشیدگی میں اضافے اور مفاہمتی کوششوں کی مخالفت کے بعد کیا گیا، جن کے جنوبی سیاسی منظرنامے پر سنگین اثرات مرتب ہوئے۔ شہزادہ خالد بن سلمان کے مطابق اب جنوبی مسئلے کے لیے ایک حقیقی اور سنجیدہ راستہ موجود ہے جس کی سرپرستی سعودی عرب کر رہا ہے اور جسے عالمی برادری کی حمایت حاصل ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ جنوبی مسئلہ ایک منصفانہ مسئلہ ہے جسے کسی بھی سیاسی تصفیے میں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اور اسے یمن کے قومی مکالمے اور آئندہ سیاسی عمل کا لازمی حصہ سمجھا جانا چاہیے۔

رفح کے ملبے تلے سیکڑوں شہداء کی لاشیں، عالمی مداخلت نہ ہونے سے جرم مزید سنگین: یورومیڈ

غزہ (ایجنسی): یورومیڈیٹرینین ہیومن رائٹس مانیٹر نے عالمی برادری سے فوری اور مؤثر مداخلت کا مطالبہ کیا ہے تاکہ غزہ کے جنوبی حصے رفح میں قابض اسرائیلی فوج کی جانب سے کی جانے والی وسیع پیمانے پر تباہی اور زمین ہموار کرنے کی کارروائیوں کو روکا جا سکے، جب تک کہ خصوصی ٹیموں اور ضروری آلات کو متاثرین کی لاشیں نکالنے، ان کی شناخت اور باعزت تدفین کی اجازت نہ دی جائے۔ ایک بیان میں یورومیڈیٹرینین نے خبردار کیا کہ رفح میں نام نہاد سبز شہر کے عنوان سے علاقے کی ازسرنو تشکیل کے زیر گردش منصوبے درحقیقت آبادی کو الگ تھلگ کرنے اور زبردستی فوجی کنٹرول میں قائم گھیٹوز میں قید کرنے کے لیے استعمال ہوں گے، جس سے مقامی باشندوں کی اپنے اصل گھروں سے مستقل بے دخلی، ان کی بقا کے بنیادی وسائل پر ضرب اور مہلک طرزِ زندگی مسلط کیے جانے کا خطرہ ہے۔

ادارے نے بتایا کہ گذشتہ دنوں کے دوران قابض اسرائیل کی فوج اور اس کے ماتحت کام کرنے والے ٹھیکیداروں نے رفح کے اس پورے علاقے کو خالی کرایا جو مکمل طور پر اسرائیلی کنٹرول میں ہے اور وہاں ملبہ ہٹانے اور زمین ہموار کرنے کا آغاز کیا، جبکہ قابض فوج نے حالیہ گھنٹوں میں دعویٰ کیا ہے کہ شہر میں کم ازکم ستر فیصد ملبہ ہٹایا جاچکا ہے۔

یورومیڈیٹرینین کے مطابق رفح میں یہ کارروائیاں اس حقیقت کے باوجود جاری ہیں کہ مصدقہ شواہد موجود ہیں جن سے پتا چلتا ہے کہ تباہ شدہ عمارتوں کے ملبے کے نیچے اور گلیوں اور زرعی کھیتوں میں سینکڑوں لاشیں دبی ہوئی ہیں، جس سے باقیات کے ضائع ہونے اور شناخت سے پہلے ہی ان کے نشانات مٹ جانے کا شدید خدشہ ہے۔

ادارے نے یاد دلایا کہ اس سے قبل گھروں پر ان کے مکینوں سمیت بمباری اور نقل مکانی کی کوشش کرنے والے شہریوں کو نشانہ بنانے کے واقعات دستاویزی صورت میں سامنے آچکے ہیں، مگر قابض اسرائیل کی مکمل فوجی گرفت اور شہر تک رسائی پر پابندی کے باعث طبی عملہ اور امدادی ٹیمیں متاثرین تک نہ پہنچ سکیں۔ مزید برآں اسرائیلی کنٹرول والے علاقوں میں مقامی مسلح گروہوں کے قیام یا ان کی فعالیت نے ماحول کو مزید غیر محفوظ بنا دیا، جس سے کسی بھی محفوظ انسانی رسائی کو عملاً ناممکن کردیا گیا۔ موجودہ ملبہ ہٹانے کی کارروائیاں دراصل اسی امدادی رکاوٹ کا تسلسل ہیں اور شواہد مٹانے کے خطرے کو دوچند کر رہی ہیں۔

یورومیڈیٹرینین نے شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بھاری مشینری کے ذریعے ملبہ ہٹانے اور زمین برابر کرنے سے لاشوں کی باقیات ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوسکتی ہیں یا ملبے میں گڈمڈ ہوسکتی ہیں، جس کے بعد اس ملبے کو نامعلوم مقامات یا کوڑے کے ڈھیروں میں منتقل کیا جاسکتا ہے، یوں لاشوں کا سراغ ہمیشہ کے لیے ختم ہوجائے گا اور شناخت ناممکن بن جائے گی۔

ادارے نے زور دیا کہ یہ اقدامات مردوں کی حرمت اور ان کے اہل خانہ کے حقوق کی سنگین پامالی ہیں اور باعزت تدفین کے عمل کو پیچیدہ بنا رہے ہیں۔ اس نے فوری طور پر تلاش اور بچاؤ کی ٹیموں اور فرانزک ماہرین کو جدید سروے آلات اور مقام کی نشاندہی کی ٹیکنالوجی کے ساتھ داخل کرنے کی ضرورت پر زور دیا تاکہ متاثرین کو نکال کر ان کی شناخت کی جا سکے اور انہیں عزت کے ساتھ دفنایا جاسکے۔

یورومیڈیٹرینین نے بتایا کہ غزہ میں لاپتا افراد کی تعداد کا اندازہ تقریباً آٹھ ہزار لگایا جارہا ہے جن میں سے سیکڑوں کے بارے میں قوی امکان ہے کہ وہ شہید ہوچکے ہیں اور ملبے یا اسرائیلی فوجی پیش قدمی والے علاقوں کے نیچے دبے ہوئے ہیں، بالخصوص رفح میں۔ ادارے نے کہا کہ لاشوں کی بازیابی اور باعزت تدفین کے لیے بار بار کی جانے والی اپیلوں کو نظرانداز کرنا شرمناک اور ناقابل قبول ہے، جو لاپتا افراد کے خاندانوں کے زخموں کو گہرا کرتا اور انہیں سچ جاننے، سوگ منانے اور تدفین کے حق سے محروم کرتا ہے۔

ادارے کے مطابق نام نہاد سبز شہر کے نام پر فلسطینیوں کو ایک ایسے علاقے میں زبردستی منتقل کرنے کا جواز پیش کیا جارہا ہے جو اس وقت اسرائیلی کنٹرول اور اس کی تشکیل کردہ مسلح جماعتوں کے زیر اثر ہے، جو فوجی نظم ونسق کے تحت زمین اور آبادی کی خطرناک ازسرنو انجینئرنگ کی مثال ہے۔ اس سے یہ علاقہ عملی طور پر ایک آبادیاتی گھیٹو میں تبدیل ہو جائے گا، خصوصاً اس کے ساتھ رفح کو مٹانے اور باشندوں کے اپنے گھروں کو لوٹنے کے حق کو ختم کرنے کی کوشش شامل ہے، جو غزہ کی جغرافیائی اور آبادیاتی ساخت میں مستقل تبدیلی کا سبب بن سکتی ہے۔

یورومیڈیٹرینین نے کہا کہ نام نہاد سبز شہر کی موجودہ شکل اور زمینی حقائق پر اس کا نفاذ بین الاقوامی انسانی قانون کے تحت ممنوعہ اقدامات کا ایک مکمل نظام قائم کرتا ہے اور بین الاقوامی جرائم کے درجے تک پہنچتا ہے، کیونکہ اس میں شہریوں کو زبردستی اور غیر قانونی طور پر ایک مخصوص علاقے میں منتقل کرنا، ان کی واپسی کو عملاً ناممکن بنانا، علاقوں کو بند فوجی زون قرار دینا اور آمد و رفت رہائش اور قیام پر سخت پابندیاں عائد کرنا شامل ہے، جو آزادی سے غیر قانونی محرومی کے مترادف ہے۔

ادارے نے مزید کہا کہ یہ سب کچھ بنیادی حقوق کی دانستہ اور امتیازی بنیادوں پر پامالی کے ساتھ ہو رہا ہے، جو ظلم وستم کے زمرے میں آتا ہے، اس کے علاوہ کسی فوری فوجی ضرورت کے بغیر وسیع پیمانے پر املاک کی تباہی اور لاشوں کی بازیابی سے پہلے ملبہ ہٹانا مردوں کی حرمت اور خاندانوں کے حقوق کی پامالی ہے اور شواہد کے تحفظ کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔

یورومیڈیٹرینین کے مطابق نام نہاد سبز شہر جاری نسل کشی کے عمل کا تکمیلی ذریعہ ہے، کیونکہ یہ رفح کو مٹا کر آبادی کی واپسی روکنے اور لوگوں کو سکیورٹی گیٹس اجازت ناموں اور نگرانی کے تحت چلنے والے الگ تھلگ علاقے میں دھکیل کر وسیع تباہی اور بے دخلی کو مستقل حقیقت بنا دیتا ہے۔ اس نظام کے تحت خوراک پانی ادویات ایندھن صحت کی خدمات اور نقل وحرکت پر منظم پابندیاں لگائی جاسکتی ہیں اور لوگوں کو قابض طاقت کے زیر کنٹرول امداد پر مجبور انحصار میں رکھا جا سکتا ہے۔

ادارے نے خبردار کیا کہ اس طرح مجوزہ شہر کوئی امدادی منصوبہ نہیں بلکہ ایسا ماحول بن جاتا ہے جو بتدریج ہلاکت صحت اور سماجی ڈھانچے کے انہدام بھوک بیماری اور اموات کو بڑھاتا ہے اور جان بوجھ کر ایسے حالات مسلط کرتا ہے جو کسی گروہ کی مکمل یا جزوی جسمانی تباہی کا باعث بنتے ہیں۔

یورومیڈیٹرینین نے زور دیا کہ بین الاقوامی انسانی قانون کے تحت قابض طاقت پر لازم ہے کہ وہ طبی عملے اور امدادی ٹیموں کو متاثرین تک فوری اور محفوظ رسائی دے، ہلاک شدگان کی تلاش اور ان کی باعزت حفاظت کو یقینی بنائے، شناخت ممکن بنائے اور لاشیں اہل خانہ کے حوالے کرے۔ لاشوں کی بازیابی میں رکاوٹ ڈالنا یا انہیں ملبے کے نیچے چھوڑ دینا یا دانستہ یا متوقع نقصان کے خطرے سے دوچار کرنا ان قوانین کی سنگین خلاف ورزی ہے اور اس پر عالمی سطح پر جواب دہی لازم ہے۔

ادارے نے مطالبہ کیا کہ رفح میں ملبہ ہٹانے اور زمین ہموار کرنے کی تمام کارروائیاں فوری طور پر روکی جائیں، جب تک کہ ایک واضح لازمی اور تکنیکی انسانی طریقہ کار قائم نہ کیا جائے جو لاپتا افراد کی منظم تلاش لاشوں کی بازیابی باقیات کے تحفظ اور شواہد مٹنے سے روکنے کی ضمانت دے۔

یورومیڈیٹرینین نے غزہ بھر میں بشمول رفح تلاش بازیابی اور دستاویز بندی کے عمل کی نگرانی کے لیے ایک آزاد عالمی طریقہ کار قائم کرنے کا مطالبہ کیا، جس میں فرانزک طب عدالتی انجینئرنگ اور قبرستانوں کے انتظام کے بین الاقوامی ماہرین شامل ہوں تاکہ شفافیت اور شواہد کے تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے۔

ادارے نے یہ بھی کہا کہ رفح سے باہر ملبہ منتقل کرنے یا ٹھکانے لگانے پر پابندی عائد کی جائے جب تک متاثرہ علاقوں کا مکمل فرانزک اور انسانی سروے نہ ہوجائے، ملبہ جمع کرنے کے مقامات کو واضح محفوظ اور محدود رسائی والا بنایا جائے اور شناخت کے عمل کے لیے فوری تکنیکی مدد فراہم کی جائے، جس میں متحرک ڈی این اے لیبارٹریاں یا تیز رفتار حوالگی کے انتظامات اور لاپتا افراد کا مشترکہ ڈیٹا بیس شامل ہو۔

یورومیڈیٹرینین نے نام نہاد سبز شہر کے تحت کسی بھی ایسے انتظام کو مسترد کرنے کا مطالبہ کیا جو آبادی کی زبردستی منتقلی اجتماع یا الگ تھلگ کرنے اور سیکیورٹی نظم و نسق کے ذریعے ان کی زندگیوں پر کنٹرول قائم کرنے پر مبنی ہو، اور اسے غیر قانونی فریم ورک قرار دیا جو انسانی تحفظ اور فلسطینی عوام کے حق خود ارادیت کے منافی ہے اور جبری منتقلی شدید آزادی سے محرومی اور ظلم وستم جیسے جرائم کو مضبوط کرتا ہے اور غزہ میں جاری نسل کشی کے عمل کو مکمل کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ آخر میں یورومیڈیٹرینین ہیومن رائٹس مانیٹر نے بااثر ممالک اور فریقین سے مطالبہ کیا کہ وہ بین الاقوامی قانون کے تحت اپنی ذمہ داریاں پوری کریں، محض تشویش کے بیانات سے آگے بڑھ کر عملی دباؤ کے اقدامات کریں تاکہ فلسطینیوں کے خلاف اسرائیلی جرائم روکے جا سکیں، جن میں کسی بھی فوجی سکیورٹی لاجسٹک یا مالی تعاون کی معطلی، اسلحہ اور گولہ بارود کی منتقلی پر جامع پابندی اور ان جرائم کی معاونت کرنے والی تجارتی اور مالی سرگرمیوں پر قدغن شامل ہے۔

برطانوی شہر برمنگھم میں گلابی آسمان، عوام میں خوف وہراس

برمنگھم: برطانیہ کے شہر برمنگھم کے رہائشیوں میں خوف اور دہشت کے ساتھ شدید بحث ومباحثے کی لہر اُس وقت شروع ہوئی، جب رات کے وقت آسمان گہرے سرخ رنگ میں تبدیل ہوگیا۔

یہ واقعہ شدید برف باری کے ساتھ پیش آیا، جس نے پورے شہر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا، آمدورفت اور سڑکوں پر مشکلات پیدا ہوئیں اور متعدد سہولیات اور خدمات معطل ہو گئیں۔ برطانوی شہریوں نے تیزی سے ایسی تصاویر اور ویڈیوز سوشل میڈیا پر شیئر کرنا شروع کردیں، جن میں لندن کے شمال میں واقع شہر برمنگھم کے آسمان پر چھایا خوفناک گلابی رنگ واضح طور پر نظر آرہا تھا۔

اس غیر معمولی منظر کے باعث لوگ یہ سوال کرنے لگے کہ آیا یہ مظہر برطانیہ کو متاثر کرنے والے برفانی طوفان سے جڑا ہے یا نہیں، تاہم جلد ہی واضح ہوگیا کہ یہ کوئی قدرتی مظہر نہیں بلکہ انسان کے بنائے ہوئے مصنوعی روشنیاں تھیں۔ العربیہ ڈاٹ نیٹ نے متعدد تصاویر حاصل کیں جن میں آسمان پر چھایا ہوا یہ رنگ دکھائی دیتا ہے، جو شہر کے بعض علاقوں میں نسبتاً ہلکا تھا، جبکہ برطانیہ کے کسی اور شہر میں یہ منظر دیکھنے میں نہیں آیا۔

برمنگھم کا گلابی آسمان میٹرو برطانوی اخبار برطانوی اخبار" میٹرو(Metro) " کی جانب سے شائع کردہ معلومات کے مطابق جن کا جائزہ" العربیہ ڈاٹ نیٹ "نے لیا، یہ بات سامنے آئی کہ برمنگھم کے آسمان پر چھانے والا اور شہریوں کو خوفزدہ کرنے والا یہ رنگ دراصل برمنگھم سٹی فٹبال کلب کے اسٹیڈیم سے نکلنے والی روشنیوں کا نتیجہ تھا۔

اخبار کے مطابق اس منظر کی انفرادیت کی وجہ یہ تھی کہ برف کے ذرات اور بادل اسٹیڈیم کی طاقتور لائٹس سے نکلنے والی روشنی کو بکھیر رہے تھے، جس کے باعث وہ پورے شہر کے آسمان میں پھیل گئی۔ اسٹیڈیم میں ایل ای ڈی (LED) لائٹس استعمال کی جاتی ہیں تاکہ میدان کی گھاس کو تیزی سے بحال کیا جا سکے، خاص طور پر اُس وقت جب بارش اسے نقصان پہنچانے کا سبب بنے۔

برمنگھم سٹی فٹبال کلب کا اسٹیڈیم میٹروفضائی تصاویر میں اسٹیڈیم کی روشنیاں اسی وقت چمکتی ہوئی دکھائی دیں، جب لوگوں نے اس عجیب منظر کی تصاویر لینا شروع کیں۔ اسٹیڈیم کے قریب لی گئی تصاویر میں آسمان کا گلابی رنگ زیادہ نمایاں اور روشن نظر آتا ہے، جبکہ اس کی شدت کا مرکز اسٹیڈیم کی سمت میں تھا۔ برف اور گھنے بادلوں میں موجود ذرات عام موسمی حالات کے مقابلے میں روشنی کو زیادہ منعکس اور منتشر کرتے ہیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ زمینی ذرائع سے نکلنے والی روشنی خلا میں جانے کے بجائے واپس زمین کی جانب منعکس ہوجاتی ہے اور مختلف مقامات پر نظر آنے لگتی ہے۔

امریکہ کے ساتھ سکیورٹی تعاون مضبوط کریں گے: ٹرمپ کی دھمکیوں کے بعد میکسیکو کا لہجہ نرم

میکسیکو کی خاتون صدر کلاڈیا شینبوم نے اعلان کیا ہے کہ ان کی حکومت امریکہ کے ساتھ سکیورٹی رابطوں کو مضبوط کرنے پر کام کر رہی ہے۔ ان کا یہ اعلان صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ان بیانات کے ایک دن بعد سامنے آیا ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ وہ منشیات فروش گروہوں، بالخصوص میکسیکن گروہوں کے خلاف زمینی حملے کرنا چاہتے ہیں۔

کلاڈیا شینبوم نے اپنی معمول کی صبح کی پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ میں نے کل جمعرات وزیر خارجہ جوآن رامون ڈی لافوینٹے سے کہا ہے کہ وہ امریکی وزیر خارجہ کے ساتھ براہ راست رابطہ کریں اور اگر ضرورت پڑے تو صدر ٹرمپ سے بات کریں تاکہ ایک موجودہ دوطرفہ سکیورٹی معاہدے کے فریم ورک کے اندر رابطوں کو مضبوط کیا جاسکے۔

انہوں نے امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو کی جانب سے میکسیکو کے ساتھ موجود اچھے سکیورٹی تعاون کی تعریف کا بھی ذکر کیا۔ ٹرمپ نے جمعرات کو اعلان کیا تھا کہ بحیرہ کیریبین اور بحرالکاہل میں منشیات کی سمگلنگ کے شبہ میں بحری جہازوں کو تباہ کرنے کے بعد اب امریکہ منشیات کے کارٹلز کے خلاف زمینی حملے کرے گا تاہم انہوں نے زمینی حملوں کی مزید وضاحت نہیں کی۔

امریکی صدر نے ''فاکس نیوز'' کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کہا کہ ہم کارٹلز کے خلاف زمینی حملے شروع کریں گے۔ کارٹلز میکسیکو کو کنٹرول کر رہے ہیں۔ اس ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے اسے دیکھنا اور اس کا مشاہدہ کرنا بہت افسوسناک ہے۔ ٹرمپ نے مزید کہا کہ انہوں نے اپنی میکسیکن ہم منصب پر زور دیا ہے کہ وہ واشنگٹن کو منشیات کے گروہوں سے لڑنے کے لیے فوج بھیجنے کی اجازت دیں۔ یہ ایک ایسی تجویز ہے جسے وہ پہلے مسترد کرچکی تھیں۔

میکسیکو نے سرحد کو محفوظ بنانے کے لیے امریکہ کے ساتھ اپنا تعاون بڑھایا ہے اور 2025 میں درجنوں منشیات فروشوں کو اپنے شمالی پڑوسی کے حوالے کیا ہے لیکن شینبوم نے بارہا اپنے ملک میں کسی بھی فوجی مداخلت کو مسترد کرنے کی تصدیق کی ہے۔

سخت پابندیوں کے باوجود مسجد الاقصیٰ میں ہزاروں فلسطینیوں کی جمعہ کی نماز

غزہ: قابض صہیونی پابندیوں کے باوجود دسیوں ہزار فلسطینیوں نے مسجد اقصیٰ اور اس کے وسیع صحنوں میں جمعہ کی نماز ادا کی۔ فلسطینی عوام نے اپنی دینی وابستگی اور تاریخی حق کا عملی اظہار کرتے ہوئے صہیونی جبر کے سامنے ڈٹ جانے کا واضح پیغام دیا۔ صبح کے اوقات سے ہی قابض اسرائیلی فوج نے القدس شہر کے گرد قائم فوجی چوکیوں پر نمازیوں کی آمد کو محدود کرنے کے لیے سخت اقدامات نافذ کر دیے۔ پرانے شہر کے اطراف اور مسجد اقصیٰ کے دروازوں پر آہنی رکاوٹیں کھڑی کی گئیں تاکہ فلسطینیوں کی رسائی کو روکا جا سکے۔ قابض فوج نے درجنوں نوجوانوں کو روک کر ان کی شناختی دستاویزات کی سخت جانچ پڑتال کی اور کئی افراد کو مسجد اقصیٰ تک پہنچنے سے زبردستی روک دیا۔ اس کا مقصد نمازیوں کی تعداد کم کرنا اور مقدس مقام کو فلسطینیوں سے خالی کرانا تھا۔ ان تمام ظالمانہ اقدامات کے باوجود القدس کے باشندوں کی جانب سے مسلسل اپیلیں کی جا رہی ہیں کہ مسجد اقصیٰ اور دیگر اسلامی مقدسات کے دفاع کے لیے فوری اور مؤثر اقدام کیا جائے۔ یہ آوازیں قابض اسرائیل کی روزانہ کی یلغار کے خلاف اٹھ رہی ہیں جن کا ہدف شہر کی عربی اور اسلامی شناخت کو مٹانا اور فلسطینی وجود کو کچلنا ہے۔

امریکہ نے جی سی ای آر ایف سے علیحدگی اختیار کر کے غلطی کی ہے: سربراہ جی سی ای آر ایف

واشنگٹن: عالمی سطح پر پرتشدد انتہا پسندی کو روکنے کے لیے قائم تنظیم کی طرف سے کہا گیا ہے کہ امریکہ نے اس تنظیم سے الگ ہونے کا فیصلہ کر کے ایک غلطی کی ہے۔ امریکہ کی تنظیم کے لیے حمایت کے خاتمے سے مشرق وسطیٰ اور افریقی علاقوں میں دہشت گردی تیز ہو جائے گی۔ ※ دی گلوبل کمیونٹی انگیجمنٹ اینڈ ریزیلینس فنڈ ※ GCERF نامی یہ تنظیم درجنوں ملکوں اور انتہا پسندی کی وجہ سے مشکلات میں گھری ہوئی کمیونٹی کو بچانے کے لیے فنڈنگ کرتی ہے۔ جس سے بدھ کے روز وائٹ ہاؤس نے اپنے آپ کو الگ کرنے کا اعلان کیا ہے اور اس کی فنڈنگ بند کر دی ہے۔ وائٹ ہاؤس کے اس اعلان میں مجموعی طور پر 35 بین الاقوامی تنظیموں سے راستہ جدا کیا گیا ہے۔ جن میں سے 31 کا تعلق اقوام متحدہ سے ہے۔ امریکہ نے اس موقع پر کہا ہے کہ یہ تنظیمیں اس کے مفادات کا تحفظ کرنے میں اب ناکام ہیں۔ ※ جی سی ای آر ایف ※ کے جنیوا میں موجود سربراہ ڈاکٹر خالد کوثر نے کہا کہ یہ امریکی فیصلہ حیران کن اور کسی وضاحت کے بغیر ہے اور امریکہ کے صدر کے زیر قیادت انتظامیہ کی نظریاتی حوالے سے بہت بڑی تبدیلی کا مظہر ہیں۔ کہ انہوں نے اس کثیر جہتی انسدادی پروگرام کو خیر باد کہہ دیا ہے۔

اس سے دہشتگردی کو روکنے پر توجہ متاثر ہوگی۔ ڈاکٹر خالد کوثر نے خبر رساں ادارے روئٹرز ※ سے گفتگو کرتے ہوئے مزید کہا کہ یہ بنیادی طور پر انتہا پسندی روکنے کی کوششوں سے علیحدگی اختیار کر لینا ہے۔ تاہم میں نہیں سمجھتا کہ امریکی انتظامیہ کو اس کا اندازہ ہے۔ وائٹ ہاؤس کی طرف سے ڈاکٹر کوثر کے ان خیالات پر ابھی تک درخواست کے باوجود کوئی تبصرہ سامنے نہیں آیا۔ ڈاکٹر کوثر نے یہ بھی کہا کہ 2011 کے مقابلے میں انتہا پسندانہ تشدد کا خطرہ پہلے سے بھی زیادہ ہو چکا ہے۔ انہوں نے اس تناظر میں افغانستان اور افریقی ملکوں کے علاوہ شام کے شمالی علاقوں میں داعش کے کیمپوں کا ذکر کیا۔ جہاں ہزاروں جنگجو اپنے خاندانوں سمیت موجود ہیں۔ اس وجہ سے نئی نسل غزہ جنگ کے بعد انتہا پسندی اور تشدد کی زد پر ہے۔ انہوں نے کہا اگر ہم انتہا پسندی اور تشدد کے واقعات کو روکنے کا کام چھوڑ دیتے ہیں تو 10 گنا زیادہ دہشت گردی کا خطرہ ہے جس سے بہت زیادہ مسائل پیدا ہو جائیں گے۔ امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ سب سے پہلے امریکہ ※ کے نعرے پر مبنی پالیسی دے چکے ہیں اور جس کا وہ جگہ جگہ اظہار کر چکے ہیں۔ اب وائٹ ہاؤس نے ان کی اسی پالیسی کے مطابق 30 سے زائد تنظیموں سے نکلنے کا اعلان کیا ہے۔ جن میں عالمی سطح پر انتہا پسندی اور دہشت گردی سے نمٹنے کے فورم بھی شامل ہیں۔

شدید موسمی دباؤ نے غزہ کے زخم مزید گہرے کر دیے، بچہ زخمی اور بے گھر خاندانوں کے خیمے ڈوب گئے

غزہ: شدید موسمی دباؤ اور شدید بارشوں جن کی لپیٹ میں پورا فلسطین ہے، غزہ کے محصور شہریوں کی اذیتوں میں مزید اضافہ کر دیا ہے، جہاں پہلے ہی قابض اسرائیلی جارحیت اور تباہی نے زندگی کو ناقابل برداشت بنا رکھا ہے۔ غزہ پٹی کے شمال میں واقع بلدہ بیت لاہیا میں تیز ہواؤں کے باعث ایک دیوار گرنے سے ایک کمسن بچہ زخمی ہو گیا، جو اس بات کی ایک اور دردناک مثال ہے کہ کس طرح فطری آفات بھی یہاں انسانی المیے کو کئی گنا بڑھا دیتی ہیں۔

اسی طرح تشبیہی علاقوں میں قائم بے گھر فلسطینیوں کے خیمے بارش کے پانی میں ڈوب گئے، جبکہ آندھی نے متعدد خیمے اکھاڑ پھینکے۔ اس کے نتیجے میں بچوں سمیت کئی خاندان سرد موسم میں کھلے آسمان تلے نکلنے پر مجبور ہو گئے۔

بے گھر فلسطینی سخت سردی اور تیز ہواؤں کے درمیان نہایت کٹھن حالات کا سامنا کر رہے ہیں۔ ہزاروں افراد نائلون اور باریک کپڑے سے بنے خیموں میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں جو بارش اور طوفانی ہواؤں سے بچاؤ کی معمولی صلاحیت بھی نہیں رکھتے۔ ان میں سے بیشتر سڑکوں، کھیل کے میدانوں، کھلے چوراہوں اور سکولوں میں پناہ لیے ہوئے ہیں، جہاں سردی اور آندھی سے بچنے کا کوئی مؤثر انتظام موجود نہیں۔

ایندھن کی شدید قلت نے اس بحران کو مزید سنگین بنا دیا ہے، کیونکہ رات کے وقت درجہ حرارت میں نمایاں کمی کے باعث خاندان کسی بھی طرح حرارت کا انتظام کرنے سے قاصر ہیں۔ اکثر شہری مجبوری کے عالم میں ان عمارتوں میں رہائش اختیار کرنے پر مجبور ہیں جو ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور کسی بھی وقت گر سکتی ہیں، کیونکہ قابض اسرائیل کی فوج نے بیشتر عمارتیں تباہ کر دی ہیں اور متبادل کے طور پر موبائل گھروں، تعمیراتی سامان اور تعمیر نو کے مواد کی غزہ میں آمد پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔

مرکز المیزان کا غزہ میں قابض اسرائیل کی خلاف ورزیوں کے فوری خاتمے کا مطالبہ

غزہ: مرکز المیزان برائے انسانی حقوق نے غزہ پٹی پر قابض اسرائیل کی جانب سے جارحیت میں خطرناک اضافے کی شدید مذمت کی ہے۔ مرکز نے بتایا کہ گذشتہ شب جمعرات ہونے والی تازہ بمباری میں 14 فلسطینی شہید اور 17 زخمی ہوئے جن میں اکثریت بچوں اور خواتین کی ہے۔ قابض اسرائیل نے گھروں خیموں اور بے گھر افراد کے اجتماعات کو نشانہ بنا کر پورے علاقے میں خوف اور ہراس کی فضا پیدا کر دی۔

مرکز نے جمعے کے روز جاری اپنے بیان میں وضاحت کی کہ فضائی حملوں اور توپ خانے کی گولہ باری نے غزہ پٹی کے مختلف علاقوں کو نشانہ بنایا۔ ان حملوں میں مواصی خان یونس میں الفرا خاندان کے خیمے پر بمباری شامل ہے جہاں چار معصوم بچے شہید ہوئے۔ اسی طرح غزہ شہر کے الزیتون محلے میں بے گھر افراد کو پناہ دینے والے ایک بیرک اور مکان پر حملے میں چار شہری شہید ہو گئے۔ دیر البلح میں بے گھر افراد کے ایک خیمے پر حملے میں ایک فلسطینی شہید اور متعدد زخمی ہوئے۔ اس کے علاوہ جبالیہ مغازی کیمپ ساحلی علاقہ اور خان یونس میں بھی فضائی حملے اور ڈرون طیاروں سے فائرنگ کی گئی۔

مرکز المیزان نے زور دے کر کہا کہ یہ حملے غزہ کے باشندوں کے خلاف جاری نسل کشی کی جنگ کا تسلسل ہیں۔ مرکز کے مطابق قابض اسرائیل شرم الشیخ میں طے پانے والے جنگ بندی معاہدے کی مسلسل خلاف ورزی کر رہا ہے جہاں عام شہریوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے گزرگاہوں کی بندش برقرار ہے اور انسانی امداد کی ترسیل روکی جا رہی ہے جس سے ایک بے مثال انسانی المیہ جنم لے چکا ہے۔

مرکز نے رفح سے تعلق رکھنے والی ایک بے گھر خاتون کی گواہی بھی نقل کی جو اس وقت مواصی خان یونس میں مقیم ہے۔ خاتون نے بتایا کہ اس کی بھتیجی نو سالہ بچی جنت ایک ڈرون طیارے کی فائرنگ سے خیمے کے اندر زخمی ہو گئی جسے علاج کے لیے ناصر ہسپتال منتقل کیا گیا۔ فلسطینی وزارت صحت کے مطابق جنگ بندی معاہدے کے نفاذ کے بعد دس اکتوبر 2025ء سے اب تک 439 فلسطینی شہید اور 1223 زخمی ہو چکے ہیں۔ یہ سب ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب توپ خانے کی گولہ باری، فوجی دراندازی اور گھروں کی مسماری کا سلسلہ بدستور جاری ہے خصوصاً الزیتون الشجاعیہ اور غزہ کے وسطی اور جنوبی علاقوں میں۔

مرکز المیزان نے اس امر کی بھی نشاندہی کی کہ قابض اسرائیل انسانی امداد کی ترسیل میں مسلسل رکاوٹیں ڈال رہا ہے۔ جنگ بندی کے بعد اب تک صرف تقریباً 23 ہزار امدادی ٹرکوں کو داخلے کی اجازت دی گئی جو اقوام متحدہ کے طے کردہ کم از کم یومیہ معیار سے کہیں کم ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ 37 مقامی اور بین الاقوامی امدادی تنظیموں کے اجازت نامے معطل یا منسوخ کر دیے گئے جسے مرکز نے امداد کی رسائی محدود کرنے اور عوامی مصائب بڑھانے کی دانستہ کوشش قرار دیا۔

مرکز نے موسم سرما کی آمد کے ساتھ انسانی صورتحال میں شدید بگاڑ کی طرف بھی توجہ دلائی۔ حالیہ موسمی دباؤ کے باعث پہلے سے متاثرہ درجنوں عمارتیں منہدم ہو چکی ہیں جس کے نتیجے میں بے گھر افراد میں اموات اور زخمی ہونے کے واقعات پیش آئے۔ خیموں میں رہنے والے خاندان بنیادی تحفظ اور حرارت کے فقدان کے باعث انتہائی کٹھن حالات کا سامنا کر رہے ہیں۔

مرکز المیزان نے عالمی برادری بالخصوص جنگ بندی معاہدے کی ضامن ریاستوں سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری اور مؤثر اقدامات کریں تاکہ قابض اسرائیلی خلاف ورزیاں روکی جا سکیں۔ مرکز نے شہریوں کے تحفظ، گزرگاہوں کی مکمل اور مستقل بحالی، امدادی طبی اور رہائشی سامان کی بلا رکاوٹ ترسیل رفح گزرگاہ کو زخمیوں مریضوں اور شہریوں کی آمد و رفت کے لیے کھولنے اور غزہ میں شہریوں کے خلاف کیے گئے جرائم کے ذمہ داروں کو جواب دہ بنانے پر زور دیا۔

غزہ میں شہداء کی تعداد میں اضافہ، قابض اسرائیل کی جنگ بندی کی خلاف ورزیاں جاری

غزہ: غزہ کی پٹی میں جمعرات کی فجر سے شہداء کی تعداد بڑھ کر 14 ہو گئی ہے، جن میں پانچ معصوم بچے بھی شامل ہیں، یہ سب قابض اسرائیل کے جنگی طیاروں کی جانب سے غزہ کے مختلف علاقوں پر کی گئی شدید فضائی بمباری کا نتیجہ ہیں۔ غزہ کی پٹی کے ہسپتالوں میں گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران 14 فلسطینی شہداء اور 17 زخمیوں کو لایا گیا، جب کہ قابض اسرائیل کی جانب سے جنگ بندی کی مسلسل خلاف ورزیاں اور فوجی جارحیت مختلف علاقوں میں بدستور جاری ہے۔

فلسطینی وزارت صحت نے آج جمعہ کو غزہ کی پٹی پر قابض اسرائیل کے فوجی حملوں سے متعلق اپنی شماریاتی رپورٹ میں بتایا کہ متعدد متاثرین اب بھی ملبے تلے اور سڑکوں پر پڑے ہیں، کیونکہ ایمبولینس اور سول ڈیفنس کی ٹیمیں شدید تباہی کے باعث تاحال ان تک پہنچنے سے قاصر ہیں۔ ہمارے نامہ نگار نے بتایا کہ گذشتہ شب قابض اسرائیل کے طیاروں نے نصیرات کیمپ کے بلاک سی میں المجدلاوی خاندان کے ایک گھر کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں تین شہری زخمی ہو گئے، جب کہ غزہ شہر کے جنوب مشرق میں واقع محلہ الزیتون کے علاقے عسقول ※ میں ایک بیرکس اور ایک گھر پر بمباری کی گئی، جس میں چار شہری شہید اور متعدد دیگر زخمی ہوئے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ قابض اسرائیلی طیاروں نے دیر البلح شہر اور وسطی غزہ میں بریج کیمپ کے ایک گھر پر بھی فضائی حملے کیے، جب کہ قابض اسرائیل کی توپ خانے نے غزہ شہر کے جنوب مشرق میں محلہ الزیتون کی شارع السکہ کو گولہ باری کا نشانہ بنایا۔ اس سے قبل جنوبی غزہ میں خان یونس کے علاقے مواصی کی شارع پانچ پر بے گھر افراد کے خیمے کے اندر قابض اسرائیل کے ڈرون کے دھماکے کے نتیجے میں چار شہری شہید ہو گئے، جن میں تین بچے شامل تھے، شہداء میں دو بھائی عبد اللہ اور عمر الحسین محمد العبادلہ اور لیان عمر ابو شقرہ شامل ہیں، جب کہ مشرقی خان یونس کے علاقے الشیخ ناصر میں شہریوں کے ایک گروہ پر ڈرون سے بم گرائے جانے کے نتیجے میں صالح عبد اللہ القصاص شہید ہو گئے۔ اسی طرح مواصی خان یونس میں العطار کے علاقے کے اطراف ایک خیمے کو نشانہ بنائے جانے سے 43 سالہ کمال عبد الرحمن محمد عواد شہید اور تین دیگر شدید زخمی ہوئے، جب کہ بلدیہ الزوایدہ کے جنوب میں برج فیصل کے مغرب میں بے گھر افراد کے ایک خیمے پر قابض اسرائیل کے ڈرون حملے کے نتیجے میں احمد حماد شہید اور متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ شمالی غزہ اور غزہ شہر میں بھی قابض اسرائیل کی سفاکیت جاری رہی، جبالیہ کیمپ کے مغرب میں الفالوجہ کے علاقے میں قابض اسرائیل کی فوج کی فائرنگ سے 11 سالہ بچی ہمسہ نضال سمیر حسو شہید ہو گئی، جب کہ جبالیہ کیمپ میں بے گھر افراد کو پناہ دینے والے ابو حسین سکول پر بمباری کے نتیجے میں ابراہیم صبح شہید اور چار دیگر زخمی ہوئے۔ اسی دوران بیت لاہیا کے منصوبہ علاقے میں واقع خلیفہ سکول پر گولہ باری سے تین شہری زخمی ہوئے، جب کہ غزہ شہر کے مشرق میں محلہ الزیتون کے قریب مفترق الکویت پر قابض اسرائیل کی فوجی گاڑیوں کی فائرنگ سے ایک شہری شدید زخمی ہو گیا۔

غزہ میں سیز فائر کی 1193 خلاف ورزیاں، قابض اسرائیلی نسل کشی کی جنگ میں مزید شدت

غزہ: غزہ پٹی میں سرکاری میڈیا آفس نے اعلان کیا ہے کہ قابض اسرائیل نے 10 اکتوبر سنہ 2025ء کو سیز فائر کے فیصلے کے نفاذ کے بعد سے جمعہ تک معاہدے کی سنگین اور منظم خلاف ورزیاں جاری رکھیں، جو بین الاقوامی انسانی قانون کی صریح پامالی، سیز فائر کی روح کو جان بوجھ کر سبوتاژ کرنے اور اس سے منسلک انسانی پروٹوکول کی دفعات کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔

دفتر نے جاری بیان میں واضح کیا کہ متعلقہ سرکاری اداروں نے 90 دنوں کے دوران معاہدے کی 1193 خلاف ورزیاں ریکارڈ کیں، جن میں 384 واقعات براہ راست شہریوں پر فائرنگ کے، 66 مرتبہ فوجی گاڑیوں کا رہائشی علاقوں میں دراندازی کرنا، 551 بار نہتے شہریوں اور ان کے گھروں پر بمباری اور حملے، جب کہ 192 واقعات گھروں، اداروں اور شہری عمارتوں کو دھماکوں سے اڑانے اور مسمار کرنے کے شامل ہیں۔

بیان کے مطابق ان منظم خلاف ورزیوں کے نتیجے میں 484 شہری شہید ہوئے، 1206 دیگر زخمی ہوئے، جب کہ قابض افواج نے 50 افراد کو غیر قانونی طور پر گرفتار کیا۔

سرکاری میڈیا آفس نے بتایا کہ غزہ کی پٹی ایک سست رفتار اجتماعی نسل کشی کا سامنا کر رہی ہے، کیونکہ قابض اسرائیل معاہدے اور انسانی پروٹوکول میں درج اپنی ذمہ داریوں سے مسلسل انحراف کر رہا ہے۔ طے شدہ امدادی مقدار کا کم از کم حصہ بھی پورا نہیں کیا گیا، چنانچہ 90 دنوں کے دوران 000,54 ٹرکوں میں سے محض 019,23 امدادی ٹرک غزہ میں داخل ہو سکے۔ یومیہ اوسط صرف 255 ٹرک رہی، حالانکہ معاہدے کے مطابق 600 ٹرک روزانہ داخل ہونا تھے، یوں عمل درآمد کی شرح 43 فیصد سے بھی کم رہی۔

دفتر نے زور دیا کہ اس صورت حال کے باعث خوراک، ادویات، پانی اور ایندھن کی شدید قلت برقرار ہے، جس نے غزہ پٹی میں انسانی المیے کی شدت کو مزید گہرا کر دیا ہے۔

بیان میں نشاندہی کی گئی کہ قابض اسرائیل جن غذائی اشیا کو داخلے کی اجازت دیتا ہے، ان کی غذائی قدر انتہائی کم ہے، جب کہ غذائیت سے بھرپور اور بنیادی خوراکی مواد کے داخلے پر پابندی برقرار ہے۔ یہ امر اس بات کا ثبوت ہے کہ قابض اسرائیل دانستہ طور پر بھوک اور پیاس کو ہتھیار بنانے کی منظم پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ دفتر نے بتایا کہ اسی مدت میں غزہ پٹی میں داخل ہونے والی ایندھن کی ترسیلات محض 539 ٹرکوں تک محدود رہیں، حالانکہ معاہدے کے مطابق 500,4 ٹرک داخل ہونا تھے۔ یومیہ اوسط صرف پانچ ٹرک رہی، جب کہ مقررہ تعداد 50 ٹرک تھی، یوں عمل درآمد کی شرح محض 11 فیصد کے قریب رہی۔ اس کے نتیجے میں ہسپتال، بیکریاں، پانی اور نکاسی آب کے مراکز تقریباً مفلوج ہو کر رہ گئے اور شہری آبادی کی مشکلات دوگنی ہو گئیں۔ سرکاری میڈیا آفس نے غزہ پٹی میں انسانی بحران کے بے مثال اور شدید تر ہونے سے خبردار کرتے ہوئے کہا کہ قابض اسرائیل سرحدی گزرگاہیں بند رکھے ہوئے ہے اور عارضی گھروں، کیرفینز اور رہائشی سامان بشمول خیموں اور پلاسٹک شیٹوں کے داخلے کو روک رہا ہے، جو معاہدے اور بین الاقوامی انسانی قانون کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ ان ظالمانہ پالیسیوں نے، موسم سرما کے آغاز پر آنے والے موسمی دباؤ کے ساتھ مل کر، پہلے سے تباہ شدہ اور بمباری سے متاثرہ 50 سے زائد گھروں اور عمارتوں کو منہدم کر دیا۔ ان عمارتوں کے گرنے سے درجنوں شہری شہید اور زخمی ہوئے، جو اپنے اصل گھروں کی تباہی کے بعد کسی محفوظ متبادل کے بغیر انہی ڈھانچوں میں پناہ لینے پر مجبور تھے۔ دفتر نے اس امر کی بھی نشاندہی کی کہ بے گھر افراد کے خیموں میں شدید سردی کے باعث اموات ریکارڈ کی گئیں، جب کہ 000,127 سے زائد خیمے ناکارہ ہو چکے ہیں اور 15 لاکھ سے زائد بے گھر افراد کو کم از کم تحفظ فراہم کرنے کے قابل نہیں رہے۔ بیان میں زور دیا گیا کہ غزہ پٹی شدید سردی کے مرحلے میں داخل ہو چکی ہے، جس کے باعث اگر یہ دانستہ غفلت جاری رہی تو بے گھر افراد میں مزید اموات کا خدشہ ہے۔ سرکاری میڈیا آفس نے واضح کیا کہ ان خلاف ورزیوں اور تجاوزات کا تسلسل سیز فائر پر ایک خطرناک حملہ ہے اور ایسی انسانی صورت حال مسلط کرنے کی کوشش ہے جو جبر، بھوک اور بلیک میلنگ پر مبنی ہو۔

بیان میں قابض اسرائیل کو انسانی صورت حال کی مسلسل بگڑتی کیفیت، ضائع ہونے والی جانوں اور تباہ ہونے والی املاک کی مکمل ذمہ داری کا حامل ٹھہرایا گیا، حالانکہ یہ وہ مدت ہے جس میں مکمل اور پائیدار سیز فائر نافذ ہونا چاہیے تھا۔ آخر میں سرکاری میڈیا آفس نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ، معاہدے کے ضامن ممالک، ثالثوں، عالمی برادری اور اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی قانونی اور اخلاقی ذمہ داریاں نبھائیں، قابض اسرائیل کو بلا کسی کمی کے اپنی تمام ذمہ داریاں پوری کرنے پر مجبور کریں، شہریوں کے تحفظ کو یقینی بنائیں، انسانی امداد اور ایندھن کی فوری اور محفوظ ترسیل کو ممکن بنائیں۔

سنہ 2026ء میں صہیونی آبادکاری کا پھیلاؤ، مغربی کنارے پر گرفت مضبوط اور فوجی جال وسیع

غزہ: قابض اسرائیل کے سنہ 2026ء کے لیے تیار کردہ آبادکاری منصوبے اس تیز رفتار رجحان کو بے نقاب کرتے ہیں جس کا مقصد مغربی کنارے پر اپنی گرفت کو مستقل بنانا ہے۔ ان منصوبوں کے تحت نئی بستیوں میں صہیونی خاندانوں کی منتقلی اور بے قاعدہ آبادکاری چوکیوں کو قانونی حیثیت دینا شامل ہے۔ اقوام متحدہ کی رپورٹس کے مطابق یہ سیاسی اور سکیورٹی تناظر ایک ایسے زمینی الحاق کو مضبوط بنا رہا ہے جو بتدریج آگے بڑھ رہا ہے اور جغرافیائی طور پر مربوط فلسطینی ریاست کے قیام کے ہر امکان کو سبوتاژ کر رہا ہے۔

عبرانی اخبار یدیعوت احرونوت کے مطابق بدھ کے روز قابض اسرائیلی حکومت ان صہیونیوں کو ان آبادکاری چوکیوں میں منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جنہیں باقاعدہ بستیاں قرار دیا جا چکا ہے۔ یہ اقدام وزیر اعظم بنجمن نیتن یاھو کے ان وعدوں کا تسلسل ہے جو انہوں نے اپنی اتحادی حکومت کے معاہدوں میں مذہبی صہیونیت پارٹی کے ساتھ کیے تھے، جن کے تحت مغربی کنارے میں 70 نئی بستیاں قائم کی جانی ہیں۔

اب تک قابض اسرائیلی حکومت 69 آبادکاری چوکیوں کے قیام اور قانونی حیثیت کی منظوری دے چکی ہے، جن میں لگ بھگ 20 نئی بستیاں شامل ہیں۔

سنہ 2025ء کے دوران مغربی کنارہ قابض فوج اور آبادکاروں کے حملوں میں غیر معمولی اضافے کا گواہ بنا۔ چھاپوں کی شدت، گھروں کی مسماری اور مقامی آبادی کی جبری بے دخلی میں اضافہ اس منظم پالیسی کا واضح ثبوت ہے جس کے ذریعے قابض اسرائیل آبادکاری کو پھیلا کر زمین پر نیا سفاکانہ واقعہ مسلط کر رہا ہے۔ منصوبے کے مطابق ابتدائی مرحلے میں صہیونی خاندانوں کو ان چوکیوں میں عارضی عمارتوں میں بسایا جائے گا، بعد ازاں مستقل رہائشی یونٹس، تعلیمی اور مذہبی ادارے تعمیر کیے جائیں گے اور اندرونی سڑکیں بنائی جائیں گی، تاکہ زمین پر آبادکاری وجود کو ناقابل واپسی بنایا جا سکے۔

اخبار نے آبادکاروں کے ایک عہدیدار کے حوالے سے بتایا کہ سنہ 2025ء فیصلوں کا سال تھا، جبکہ سنہ 2026ء عملی نفاذ کا سال ہوگا۔ یہ منصوبے زمین پر عملی اقدامات کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں، جن میں قابض حکومت کی جانب سے شمالی مغربی کنارے میں علیحدگی کے قانون کا خاتمہ اور سنہ 2005ء میں خالی کی گئی چار بستیوں حومش، سانور، گانیم اور کدیم کی دوبارہ تعمیر کا آغاز شامل ہے۔

اسی دوران قابض فوج ان علاقوں میں فوجی سڑکیں کاٹ رہی ہے اور اپنے کیمپ منتقل کر رہی ہے، جس سے اس کی مستقل موجودگی مضبوط ہو رہی ہے اور آبادکاری کو فوجی پھیلاؤ کے لیے ایک ڈھال کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔

فلسطینی قصبات کا محاصرہ

اسی تناظر میں یہ منصوبے فلسطینی شہروں اور قصبات کو الگ تھلگ کرنے پر بھی مشتمل ہیں، جن میں سرفہرست شہر اریحا ہے۔ اس کے گرد آبادکاری کا ایک گھیرا قائم کیا جا رہا ہے، جن میں نام نہاد کھجوروں کا شہر بھی شامل ہے، جو حریدی آبادکاروں کے لیے مخصوص ہے۔ اس کے ساتھ دیگر بستیاں بھی قائم کی جا رہی ہیں تاکہ شہر کو اس کے فلسطینی ماحول سے کاٹ دیا جائے۔ اخبار کے مطابق یہی ماڈل بعد میں وادی اردن، پھر جنوبی جبل الخلیل اور رام اللہ کے اطراف اور شمال مشرقی القدس گورنری کے علاقوں میں نافذ کیا جائے گا۔

آبادکار قیادت ان منصوبوں کو نام نہاد سکیورٹی جواز فراہم کرتی ہے اور سات اکتوبر کے طوفان الاقصیٰ کے بعد صہیونی سکیورٹی نظریے میں تبدیلی کا حوالہ دیتی ہے، تاہم عملی طور پر یہ جواز فلسطینی دیہات کے قلب میں آبادکاری کے پھیلاؤ، زرعی فارموں اور مذہبی اداروں کی آڑ میں سامنے آتا ہے، جہاں طلبہ کو اسلحے کے استعمال کی تربیت دی جاتی ہے۔ ان میں سے بعض منصوبے اردن کی سرحد کے قریب ہیں، جیسے اریحا کے شمال میں العوجا گاؤں کے قریب تیار کیا گیا منصوبہ۔

یہ سرگرمیاں اس قانون کے بعد مزید تیز ہو گئیں جو جون 2023ء میں منظور کیا گیا، جس کے تحت آبادکاری کی تعمیر کے مراحل کے لیے وزیر اعظم اور وزیر سکیورٹی کی منظوری کی شرط ختم کر دی گئی اور صرف سیاسی اور سکیورٹی کابینہ کی منظوری کو کافی قرار دیا گیا۔ اسی طرح قابض فوج کے ماتحت نام نہاد سول انتظامیہ کو ایک ایسی شہری انتظامیہ میں منتقل کیا گیا جو وزیر خزانہ بزلئیل سموٹریچ کے زیر اثر ہے، جو وزارت سکیورٹی میں بھی وزیر اور آبادکاری فائل کے نگران ہیں۔ اس تبدیلی سے وسیع اختیارات سول اداروں کو منتقل ہوئے جن کی قیادت ان کی قائم کردہ ڈائریکٹوریٹ آف سیٹلمنٹس کر رہی ہے۔

اقوام متحدہ کی تازہ رپورٹس خبردار کرتی ہیں کہ آبادکاری کی یہ تیز رفتاری، خصوصاً القدس اور مغربی کنارے کے درمیان واقع علاقوں جیسے E1 منصوبے میں، شمالی مغربی کنارے کو جنوب سے کاٹنے کا ذریعہ بن رہی ہے۔ اس کے ساتھ قابض فوج کی تعیناتی بڑھائی جا رہی ہے تاکہ نئی آبادکاری بلاکس کو تحفظ دیا جا سکے، جس کے نتیجے میں فلسطینی جغرافیہ ٹکڑوں میں بٹ رہا ہے اور شہر و قصبات الگ تھلگ جزیروں میں تبدیل ہو رہے ہیں۔

اقوام متحدہ اس راستے کو بین الاقوامی قانون کی صریح خلاف ورزی قرار دیتی ہے اور کہتی ہے کہ اس سے دو ریاستی حل تقریباً مکمل طور پر دفن ہو چکا ہے۔

حقیقی آبادکاری الحاق

اس پس منظر میں یدیعوت احرونوت نے آبادکار عہدیداروں کے حوالے سے بتایا کہ الحاق عملاً نافذ ہو چکا ہے اور اب صرف اس کا باضابطہ اعلان باقی ہے۔ ان کے مطابق نئی بستیوں کا قیام ایک اسٹریٹجک تجزیے کے بعد کیا گیا جس کا مقصد فلسطینی جغرافیائی رابطے کو توڑنا ہے۔ ادھر تحریک سلام اب نے خبردار کیا ہے کہ یہ تمام حقائق اس امر میں کسی شک کی گنجائش نہیں چھوڑتے کہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ عملی الحاق ہے۔ تنظیم کے مطابق بنجمن نیتن یاھو کی موجودہ حکومت نے اپنی مدت کے دوران 69 بستیاں اور 150 آبادکاری چوکیوں کا قیام عمل میں لایا، 45 ہزار سے زائد رہائشی یونٹس کی منظوری دی اور تقریباً 200 کلومیٹر سڑکیں تعمیر کیں۔

تحریک کے اعداد و شمار سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ فلسطینی عمارتوں کی مسماری کی شرح سنہ 2010ء سے 2022ء کے درمیان اوسطاً 537 عمارتیں سالانہ تھی، جو سنہ 2022ء کے بعد سے سنہ 2025ء تک بڑھ کر 966 عمارتیں سالانہ ہو گئی۔ اقوام متحدہ اور صہیونیت مخالف اسرائیلی رپورٹس کے مطابق یہ تمام حقائق اس نتیجے کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ سنہ 2026ء ایک فیصلہ کن مرحلہ ثابت ہو سکتا ہے، جس میں نئی آبادکاری حقیقتیں مسلط کی جائیں گی، قابض فوجی پھیلاؤ کو مضبوط کیا جائے گا اور مغربی کنارے میں جغرافیائی تقسیم کو مزید گہرا کیا جائے گا، تاکہ کسی بھی ممکنہ سیاسی عمل سے پہلے زمین پر قبضے کی جنگ کو حتمی شکل دی جا سکے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

جب پھیری والے کو مائک سے ریکارڈڈ آواز پر اپنا سامان بیچتے ہوئے سُنا

میرے بچپن میں حامد میاں گولے کے کباب اور پوری بیچتے ہوئے آتے تھے

پردہ نشیں عورتیں چلمن کی آڑ سے آواز دے کر یا پھر گھر کے کسی بچہ سے سودے والے کو بلا کر خریداری کرتی تھیں۔

بھولی بسری

• خورشید انور رضوی "رومی نواب"

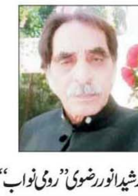

آج پوری دنیا انٹرنیٹ کا شکنجہ میں اس طرح جکڑ چکی ہے کہ پڑھے لکھے تو پڑھے لکھے، غیر تعلیم یافتہ افراد بھی اس خوبصورت جنجال میں پوری طرح الجھے ہوئے ہیں۔ جہاں کوئی آن لائن کاروبار کر رہا ہے تو کوئی پڑھائی میں مصروف ہے۔ کچھ لوگ آن لائن تفریحی پروگرام دیکھ رہے ہیں تو کوئی طنز و مزاح سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔ آج کل ہر چیز آن لائن دستیاب ہے، بس ایک بٹن دبانے کی دیر ہے کہ آپ کی من پسند اشیاء آپ کے سامنے حاضر ہیں۔ اس خوبصورت جنجال کی جہاں ایک طرف اچھائیاں ہیں تو وہیں کچھ برائیاں بھی ہیں۔ پہلے جہاں چور ڈاکو اپنے مخصوص انداز میں چوری ڈکیتی کرتے تھے اور اپنے نام سے مشہور ہوتے تھے جیسے فتو چھوٹا اور حامد ڈاکو۔ اب وہی کام انٹرنیٹ سے بخوبی انجام دیا جا رہا ہے جسے سائبر ٹھگی کہا جاتا ہے۔

انٹرنیٹ پر تنقید کرنا میرا مقصد نہیں ہے۔ بس یوں ہی بھولی بسری یادیں اس وقت تازہ ہو گئیں جب ایک پھیری والے کو مائک سے ریکارڈڈ آواز پر اپنا سامان بیچتے ہوئے سُنا۔ ایک وہ زمانہ تھا جب شرفا میں بازار جانا معیوب سمجھا جاتا تھا۔ جہاں ایک طرف گھر میں خادمائیں ہوتی تھیں تو وہیں ڈیوڑھی پر بازار کے کام کرنے والے ملازم بھی ہوتے تھے۔ جبکہ شہر میں ایک وہ طبقہ تھا جو اپنے گھریلو کام خود انجام دیتا تھا مگر وہاں بھی یہ کام مردوں تک محدود تھا۔ ایک طرف جہاں بازار میں مختلف اشیاء کی دکانیں تھیں وہیں چھوٹے کاروباری اپنے سر پر جھووں میں اشیاء خورد و نوش و دیگر گھریلو سامان رکھ کر گلی کوچوں میں گھوم گھوم کر بیچتے تھے۔ ان کی مخصوص آواز سن کر لوگ ان کے گرد جمع ہو جاتے تو وہیں پردہ نشیں عورتیں چلمن کی آڑ سے آواز دے کر یا پھر گھر کے کسی بچہ سے سودے والے کو بلا کر خریداری کرتی تھیں۔ سبزی فروش تو سبزی سے بھرا جھوا سر پر رکھ کر بیچتے ہوئے آتے تھے مگر تنبولیوں کا انداز ان سے مختلف تھا۔ وہ پانوں سے بھرے اپنے چھوٹے جھوے کو جو کہ سرخ کپڑے سے ڈھکا ہوتا تھا کمر پر رکھ کر لاتے تھے۔ جس میں دیساوری، بنارسی، مہوبا، مگھئی نامی پانوں کی ڈھولیاں ہوتی تھیں۔ ایک ڈھولی میں پانچ سو یا ہزار پان ہوتے تھے۔ پان گنتی میں بکتے تھے۔ سبزی فروش اور تنبولیوں کے علاوہ بساتیوں کا انداز مختلف تھا۔ اُن کے دونوں ہاتھوں میں چھوٹے چھوٹے بریف کیس کی شکل جیسی پٹاریاں ہوتی تھیں جن میں سامنے کے رخ پر شیشہ لگا ہوتا تھا تاکہ اس میں رکھی ہوئی چیزیں دکھائی دیں۔ ان میں عورتوں کے بناؤ سنگار کا سامان ہوتا تھا۔ جہاں ایک طرف بساتی آتے تھے وہیں چوڑی والیاں بھی آتی تھیں جن کے سر پر چوڑیوں کی ٹوکری سفید کپڑے سے بندھی ہوتی تھی۔ ان کو منیہارن کہا جاتا تھا۔ یہ چوڑی والیاں اندرونِ خانہ جا کر خواتین کو چوڑیاں پہناتی تھیں۔ کچھ چوڑی والیاں خود تو آواز لگاتی چلتی تھیں اور ان کا مال ایک مزدور اٹھا کر چلتا تھا۔ جس وقت چوڑی والیاں گھر میں داخل ہو کر عورتوں کو چوڑیاں پہنا رہی ہوتی تھیں اور اگر کوئی چوڑی ٹوٹ جاتی تو سمجھدار بچے ان کو اٹھا لیتے تھے اور بعد میں ان ٹوٹی چوڑیوں کو شمع کی لو میں گرم کر کے موڑ موڑ کر زنجیر بناتے اور کھیلتے تھے۔

اسی طرح کچھ پھیری والے کھانے کا سامان بھی بیچتے ہوئے آتے تھے۔ میرے بچپن میں حامد میاں گولے کے کباب اور پوری بیچتے ہوئے آتے تھے۔ ان کے ایک ہاتھ میں پوریوں سے بھرا ناشتہ دان ہوتا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں کوئلے کی انگیٹھی جس پر ایک چھوٹی سی پتیلی کبابوں سے لبریز بندھی ہوتی تھی۔ بات کھانے کی ہو رہی ہے تو ایک پھیری والا سائیکل کے کیریئر پر بڑا بھگونا باندھ کر آتا تھا۔ جس میں پکی ہوئی بٹیں اور کلیجی کے کباب ہوتے تھے۔ اسی طرح ایک خوانچے والا آلو کی ٹکی، آلو کے کچالو، بنڈے کے کچالو، کابلی مٹر، دہی کی پھلکیاں، پکوڑی اور بیگنی بیچتا ہوا آتا تھا۔ کھانے پینے کی اشیاء موسم کے لحاظ سے بدلتی رہتی تھیں۔ جہاں سردیوں کے موسم میں مونگ پھلی بکتی تھی وہیں رام دانے کی لیّا اور مرمرے کے لڈو بھی بیچنے والے آتے تھے۔ عموماً مونگ پھلی اور رام دانے کی لیّا بیچنے والے شام ڈھلے آتے تھے۔ اس وقت رات میں پھیری والے نہیں آتے تھے کیونکہ اس وقت گلیوں میں بجلی نہیں تھی بلکہ جگہ جگہ لالٹینیں لگی ہوتی تھیں جن میں مٹی کے تیل کے چراغ جلائے جاتے تھے۔ ان پھیری والوں کا انداز نرالا تھا۔ وہ آواز لگاتے کہ "لیّا رام دانے کی بچوں کو بہلانے کی عورتوں کو کھلانے کی"۔ جبکہ مونگ پھلی والا آواز لگاتا "بادام کے مزے ہیں"۔ چونکہ ان گلیوں میں اندھیرا ہوتا تھا اس لیے ان کے خوانچے پر ٹین کی بنی ایک چھوٹی سی ڈبی (چراغ) جل رہی ہوتی تھی جس کی ٹمٹماتی روشنی سے وہ فائدہ اٹھاتے اور اپنا سودا بیچتے تھے۔ اسی زمانے کی ایک اور بات یاد آئی جس پر شاید آج کے لوگوں کو یقین نہ آئے۔ مگر یہ دیکھنے والوں کے سامنے کی بات ہے۔ ایک شخص سائیکل پر رکھے جھوے میں گوشت بیچنے آتا تھا۔ یہ گوشت عام گوشت سے کچھ الگ ہوتا تھا یعنی اس میں کلیجی، کلے پائے، کھیری، گردے وغیرہ ہوا کرتی تھی۔ چونکہ یہ چیزیں عام گوشت سے ہٹ کر تھیں اس لیے یہ پھیری والا بہت اہمیت رکھتا تھا۔

سردیوں کے موسم میں لکھنؤ میں صبح کے وقت ٹمش ضرور بکتا ہے۔ یہ لکھنؤ کی مخصوص ڈش ہے جو کہ سردیوں میں ہی بکتی ہے وہ بھی صبح کے وقت۔ اسی طرح گرمیوں کے موسم میں سائیکل پر گھوم گھوم کر برف بھی بکتی تھی وہیں سائیکل پر آئس بھی بکتی تھی۔ ایک پھیری والا سائیکل کے کیریئر پر چوکور ڈبہ بندھا ہوئے آتا تھا۔ جس پر شاکر کی قلفی لکھا ہوتا تھا یہ دودھ سے بنی آئس کریم جس کی قیمت دس پیسے ہوتی تھی بڑی مقبول تھی۔ اسی طرح سر پر جھوا رکھے دیسی قلفی فالودہ بیچنے والے بھی آتے تھے۔ دیسی قلفی دو طرح کی ہوتی تھی ایک سادی قلفی دوسری ہری قلفی جو بھانگ کی آمیزش سے بنتی تھی۔ اسی طرح برسات کے موسم میں کھویا پٹی بکتی تھی جو کہ کھوئے کے ساتھ سفید تل کی پٹی ہوتی تھی۔ میرے محلہ میں فضلے نامی ایک شخص کھویا پٹی بیچتا ہوا آتا تھا۔ اس کے مرنے کے بعد پھر کوئی کھویا پٹی بیچنے نہیں آیا۔

میرے بچپن میں گاؤں سے گدی آتے تھے۔ جن کا پیشہ دودھ دہی کا کاروبار کرنا تھا۔ گدی آج بھی ہوتے ہیں مگر اب وہ پھیری نہیں لگاتے۔ پہلے جہاں گدی مرد دودھ دہی بیچنے آتے تھے وہیں گدی عورتیں گھوم گھوم کر گھی اور مکھن بیچنے آتی تھیں۔ اس زمانہ میں ان کی پوشاک بھی مختلف تھی، چھینٹ کا سوتی رنگین لہنگا اور قمیض پہنے، سر پر چادر رکھے، گلے میں چاندی کی ہسلی، ہاتھوں میں موٹے موٹے چاندی کے کنگن اور پیروں میں لچھے اور کان میں بڑے بڑے جھالے پہنے۔ پیروں میں نوک دار چمڑے کا ناگرا جوتا پہنتی تھیں۔

لیجیے! ذہن سے یہ بات تو نکل ہی گئی تھی کہ صبح صبح وہ "دودھ ملائی" والا بھی آتا تھا۔ اس کا حلیہ بھی بڑا مخصوص ہوتا تھا، لمبا سا کرتا اور دھوتی پہنے، ہاتھ میں دودھ کی بالٹی جس میں چھوٹا سا ناپنا (پیمانہ) پڑا ہوتا اور سر پر ایک سینی (بڑا تھال) رکھے۔ وہ بڑے وقار سے بغیر ادھر ادھر دیکھے سیدھا چلتا چلا جاتا اور آواز لگاتا۔ اسکے علاوہ ایک پھیری والا سائیکل پر بھی آتا تھا اسکی سائیکل کے ہینڈل میں دودھ کی بالٹی لٹک رہی ہوتی تھی اور سر پر بالائی کا تھال ہوتا تھا۔ یہ پھیری والا بڑے آرام سے سر پر تھال رکھ کر سائیکل چلاتا ہوا آتا تھا۔ ہم لوگ خاص طور پر اس سے ملائی لینے جاتے تھے کیونکہ اس کا انداز ہی نرالا تھا۔ آواز دینے پر وہ سائیکل روک لیتا اور بالائی کا تھال نیچے اتار کر سائیکل کے ہینڈل پر روک کر با مطلوبہ بالائی دے دیتا تھا۔

اسی طرح منگل اور اتوار کو چڑی مار بھی آتے تھے۔ ان کے پنجروں میں مختلف چڑیوں کے علاوہ کوا بھی ہوتا تھا۔ وہ آواز لگاتے "کوا صدقہ کو، کالا کوا صدقہ کو" لوگ اپنے بچوں پر سے صدقہ کر کے کوے کو چھڑواتے تھے۔ اگر کوا اڑ جاتا تو ٹھیک ہے اگر نہیں اڑ پاتا تو لوگ فکر مند ہو جاتے کہ ان کے بچہ کو بری نظر لگ گئی ہے اور پھر وہ اس کی تدبیر میں دوسرے ٹونکے ٹونے کرتے تھے۔ اسی زمانے میں یہاں ایک پرانے جوتے خریدنے والا بھی آتا تھا جس کا انداز سب سے نرالا تھا۔ وہ مخصوص لہجے میں آواز لگاتا تھا "پرانی جوتا بیچ ڈالو!"۔ لوگ اس کے انتظار میں اپنے پرانے جوتے سنبھال کر رکھتے تھے اور وہ ان جوتوں کی اچھی خاصی قیمت دے کر جاتا تھا۔ ان تمام پھیری والوں کے علاوہ کچھ پھیری والے آواز لگاتے ہوئے آتے تھے کہ "لوہا، پیتل، تانبے سے گڑ پیڑی بدل لو"۔ وہ لوگ لوہے سے ایک تول، پیتل و تانبے سے دو تول گڑ یا گڑ سے بنی پیڑی دیتے تھے۔ اس طرح کے پھیری والے چٹوروں کو بہت بھاتے تھے۔ چٹوری عورتیں اور بچے خالی وقت میں لوہا لنگڑ چن چن کر رکھتے اور پھیری والے کا انتظار کرتے تھے۔ مجھے تو اتنے ہی پھیری والے یاد آ گئے، مجھے یقین ہے کہ آپ کے ذہن میں اور بھی کئی پھیری والے ضرور ہوں گے جن کو میں بھول گیا ہوں مگر میں نے قصداً کسی کو نظر انداز نہیں کیا ہے۔ آج بیٹھے بیٹھے جو پھیری والے یاد آئے اور ذہن میں ان کی پھیری لگی تو میں نے ان کو قلمبند کر دیا۔ اس لیے میں آپ سے بھی گزارش کروں گا کہ اگر آپ کے پاس بھی ایسی کوئی یادیں ہوں تو اسے محفوظ کریں اور آنے والی نسلوں کو بتائیں کہ ہمارے ماضی کی گلیاں کتنی رونق افروز ہوا کرتی تھیں۔

☆☆☆

تاریخ جہانکشا میں درج

چنگیز خانی حکمت عملی: چند معروضات

• پروفیسر صالحہ رشید
سابق صدر شعبہ عربی و فارسی، الہ آباد یونیورسٹی

جن دنوں ایران کے تخت پر سلطان محمد خوارزم شاہ (۱۲۰۰ء تا ۱۲۲۰ء) متمکن تھا انھیں دنوں تمر جین نام کا ایک شخص صحرائے گوبی کے منگولیہ سے جو شمالی چین میں واقع ہے، اٹھا اور اس نے تمام منتشر تاتاری اور منگول قبیلوں کو یکجا کر ۱۲۰۶ء میں اپنی سلطنت قایم کر لی۔ تاتاریوں کے شورائی ملی کے ایک بڑے مجمع یعنی قوریلتائی COURILTAY نے اسی وقت تمر جین کو چنگیز خان کا لقب دے دیا جس کا معنی فرماں روائے جہان ہوتا ہے جب کہ تمر جین کا معنی ہے لوہے کا کام کرنے والا یہ وہی چنگیز خان ہے جس نے منگول سلطنت کو ایک مضبوط سلطنت کے طور پر دنیا میں متعارف کرایا۔ اس نے فوج کی تنظیم از سر نو کی اور حکومت کے دیگر اداروں کو بھی محکم و مضبوط کیا۔ چین کو دو مرتبہ تاراج کر اس کے بڑے علاقے پر قابض ہو گیا۔ اس مرد آہن نے ۶۵ برس کی عمر پائی۔ اس کی پیدائش ۱۶ اپریل ۱۱۶۲ء کو ہوئی۔ ۱۸ اگست ۱۲۲۷ء میں جب اس کی وفات ہوئی تو وہ شمالی چین، وسطی ایشیا اور مشرقی فارس کے علاقے فتح کر چکا تھا۔ آگے چل کر منگول حکومت مشرقی یوروپ سے مغربی ایشیا تک پھیل گئی حتیٰ کہ ۱۳۶۸ء میں اس سلطنت کا زوال ہو گیا جسے ایلخانی سلطنت کے نام سے جانا گیا۔

ایلخانی سلطنت کا دوسرا بڑا بادشاہ ہلاکو خان ہے جو چنگیز خان کا پوتا ہے۔ اس کی پیدائش ۱۵ اکتوبر ۱۲۱۸ء اور وفات ۸ فروری ۱۲۶۵ء کو ہوئی۔ اس کے زمانے میں ایران میں ایک اسماعیلی گروہ حشاشین نے خونریزی برپا کر رکھی تھی۔ ۱۲۵۶ء میں ہلاکو خان ایران کا حاکم بن کر آیا اور اسماعیلیوں کے آخری بادشاہ خور شاہ کو قتل کر قلعۂ الموت پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد اس نے بغداد کا رخ کیا جو اس وقت شیعہ سنی فساد میں مبتلا تھا۔ اس نے خلیفہ المستعصم باللہ کا قتل کر ۱۲۵۸ء میں خلافت عباسیہ کا خاتمہ کر دیا۔ بغداد کو بری طرح تاراج کیا۔ قتل و غارت کے ساتھ ہی سارے کتب خانے اور بیت الحکمت کو نذر آتش کر دیا باقی کتابوں کو دریا برد کر دیا۔ یہاں سے وہ (۱۲۶۰ء) فلسطین کے شہر نابلوس کی جانب بڑھ گیا جہاں اسے شکست ہوئی۔ ہلاکو کے بعد اس کا بیٹا اباقا آن تخت نشین ہوا۔ وہ بھی اپنے باپ کی مانند اسلام دشمن تھا۔ وہ پوپ اور یوروپ کے حکمرانوں سے قریبی تعلقات رکھتا تھا۔ اسی نے عیسائیوں کو بیت المقدس پر قبضہ کرنے کے لئے اکسایا۔ اس نے آرمینیوں اور غرجستانیوں کی مدد سے حمص پر حملہ بھی کیا مگر اسے شکست ہوئی۔

تاریخ جہاں کشا چنگیز خاں کی موت کے صرف ۳۳ برس بعد یعنی ۱۲۶۲ء میں لکھی گئی۔ اس کا مؤلف علاء الدین عطا ملک جوینی بن بہاء الدین محمد (۱۲۲۶ء تا ۱۲۸۳ء) ہے۔ یہ چنگیز خان کے پوتے ہلاکو خان (وفات ۱۲۶۵ء) اور اباقا آن کا درباری ملازم تھا۔ یہ ان کی جانب سے عراق عرب اور دوسرے صوبوں کی حکومت کے انتظام و انصرام کے لئے بھی بھیجا گیا۔ تاریخ جہاں کشا تین جلدوں پر مشتمل ہے جس میں منگولوں کے اخلاق و عادات، ان کی فتوحات، ان کے بادشاہوں بالخصوص چنگیز خان کی زندگی کی تفصیلات درج ہیں۔ یہ وہی چنگیز خاں ہے جسے ہم قتل و غارت کا استعارہ جانتے ہیں۔

تاریخ جہاں کشا کا ایک چھوٹا سا باب "ذکر قواعدی کہ چنگیز خان بعد از خروج نہاد و یاساہا کہ فرمود" عنوان سے ہے۔ یعنی چنگیز خان جب مہم پر نکلا تو کون سے قاعدے قانون اپنائے اور اس کے ذریعے جاری کئے گئے احکامات کا ذکر۔ اس عنوان میں ایک لفظ یاسا آیا ہے جو چنگیز خان سے منسوب کیا جاتا ہے جیسے یاسائی چنگیزی۔ اسے طرز و طریقہ، قاعدے قانون یا حکم و قرار داد کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ یہ لفظ پہلوی قدیم، اوستائی، سنسکرت اور چینی زبانوں میں بھی موجود ہے۔ اس وقت تاتاری قوم کے پاس لکھنے کا ذریعہ یعنی خط script نہیں تھا۔ اس لئے چنگیز خان نے حکم دیا کہ تاتاری لوگ ایغوریوں سے خط سیکھیں۔ اس نے اپنی عقل و فہم کے مطابق قانون اور مصلحت طے کی۔ ہر گناہ کی ایک حد مقرر کی۔ سرقہ اور زنا اس نے بڑے گناہ قرار دئے۔ اس نے اپنے تمام احکام اور قوانین ایغوری خط میں ایک رجسٹر میں درج کروائے۔ اس رجسٹر کو یاسا نامۂ بزرگ کہا جاتا تھا۔ یاسا نامہ معتبر شاہزادوں کی نگرانی میں رکھا جاتا تھا۔ جب کبھی کوئی خان تخت نشین ہوتا یا کوئی مہم درپیش ہوتی اور بڑا لشکر تیار کرنا ہوتا یا مملکت کے کسی معاملے پر غور و فکر کرنا ہوتا تو اس وقت سارے شاہزادے جمع ہوتے اور یاسا نامۂ بزرگ سامنے رکھا جاتا۔ اس میں درج قوانین کی روشنی میں معاملات حل کئے جاتے یا دشمن پر حملے کے منصوبے اور لشکر کشی کا خاکہ تیار کیا جاتا۔ شروعاتی دور میں تمام منگول قبیلے اسی یاسا نامے کی بدولت منظم ہوئے۔ چنگیز خان نے ان تمام قبیلوں کی بری رسموں کو ترک کرا اچھی رسموں کو اپنا لیا۔

تاریخ جہان کشا محض ایک سیاسی تاریخ نہیں بلکہ جوینی نے اس میں اس وقت کے اجتماعی اور اقتصادی حالات، شہری معاملات، ان کے قدیم نام اور جغرافیہ، وہاں کے لوگوں کی شناخت، منگولوں کی روحیات کی رسم، لشکر سازی، ہتھیاروں کی تقسیم، جنگ کے طریقے، شکار، ارتباط اداری جیسے یام کا نظام، مالیات، فتوحات، وراثت، عائلی نظام اور رعایا پر گرفت مضبوط رکھنے کے طریقوں پر روشنی ڈالی ہے۔ جوینی چنگیز خاں کی مہمات کے بارے میں لکھتا ہے کہ اس نے دشمن کو شکست دینے کے لئے جو ترکیبیں وضع کیں وہ اس کے اپنے دماغ کی اختراع تھیں۔ اس نے اس معاملے میں کسی کی پیروی نہیں کی تھی۔ ان تراکیب میں سب سے اہم دشمنوں کی شان و شوکت کو توڑنا اور دوستوں کے مرتبے کو بلند کرنا ہے۔ اس کے دشمنوں کی تعداد کثیر تھی مگر اپنی شجاعت و حکمت عملی کے بل بوتے پر اس نے نا جانے کتنے سورماؤں کو نیست و نابود کر دیا تھا بالخصوص ترکستان سے لے کر ملک شام تک کی حدود میں آنے والے اسلامی ممالک کے حکمرانوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔ ایسا قتل و غارت اور تباہی مچائی کہ جن بستیوں میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ بستے تھے وہاں دس بھی نہ باقی بچے۔

اپنی فتوحات کو یقینی بنانے کے لئے چنگیز خان نے ایک ایسا نظام وضع کیا جس کے تحت پوری رعایا لشکر ہوتی۔ دوسری حیرت انگیز بات یہ تھی کہ اس نے ایک ایسا طریقہ کار اپنایا جس سے اس رعایا یا لشکر کو نہ کسی حاضری کے رجسٹر کی ضرورت پڑتی اور نہ ہی کسی حاضری لینے والے افسر کی۔ بلکہ اس نے یہ عہدہ ہی ختم کر دیا تھا۔ تیسرے یہ کہ دوران جنگ سارے لوگ جنگجو ہوتے اور فراغت کے دنوں میں شکار اور جانوروں سے نفع بخش تجارت کرتے۔ اس کی حکمت عملی اس طرح تھی کہ اس نے پوری رعایا کو دس۔ دس کے گروہ میں تقسیم کر دیا۔ ان دس میں سے نو پر ایک سردار مقرر کر دیا۔ دس۔ دس کے دس گروہ ملا کر امیر صد اور سو کے دس گروہ ملا کر اس پر امیر ہزار اور دس ہزار کا امیر تومان مقرر کیا۔ سب سے چھوٹی اکائی دس والے گروہ کے نو لوگ امیر دہ کے زیر فرمان ہوتے اور اسی طرح بتدریج اوپر پہنچتے ہوئے امیر تومان کے زیر فرمان ہو جاتے۔ کسی شخص کو کوئی ضرورت ہوتی تو وہ امیر دہ کو رجوع کرتا اور اس کی ضرورت کو متذکرہ ترتیب سے آگے پہنچا دیا جاتا۔ پھر وہ اسی ترتیب سے نیچے آتے ہوئے آخری شخص تک پہنچتی۔ اس طرح کسی بھی حاجت کو اوپر سے نیچے تک راست طریقے سے پورا کیا جاتا۔ ہر شخص دوسرے کو زحمت دیتا مگر کسی کو بڑائی کے اظہار کی اجازت نہیں تھی۔ سب کو صرف اپنی ذمہ داری نبھانی تھی۔ کوئی بھی شخص اپنا شمار دوسرے گروہ میں نہیں کرا سکتا تھا۔ جو جہاں درج ہوا وہیں سے اس کی شناخت ہوتی تھی۔ اگر کسی نے انحراف کی کوشش کی تو اسے مجمع میں قتل کر دیا جاتا تھا تاکہ دوسرے عبرت لیں اور نظم و نسق قایم رہے۔ چونکہ تمام رعایا لشکر تھی اس لئے ہر شخص آداب حرب سے واقف ہوتا تھا۔ چھوٹے بڑے شریف وضیع سب شمشیر زن، تیر انداز اور نیزہ گذار ہوتے۔ جس دم بادشاہ کو لشکر کشی کی ضرورت پڑتی، بس وہ ایک حکم نافذ کرتا کہ اتنے ہزار لشکر فلاں وقت اور فلاں جگہ اور سب لبیک کہتے۔ آن کی آن میں لشکر حاضر ہو جاتا۔ دفاع کا سارا سامان اسلحے، جانور، کھانا پینا اور دیگر ضروریات دس سوار اور ہزار کے گروہ کی مناسبت سے ترتیب دے دی جاتیں۔ انھیں میں سے ایک لشکر رعایا کی خدمت کے لئے جیسے تنخواہیں وقت پر پہنچانا، ٹیکس وصولنا، کھانے پینے کا انتظام، یام، جانور اور دیگر اخراجات کے لئے مامور کیا جاتا۔ جنگ کے دوران عورتیں، ضعیف یا بیمار جو گھر پر رہ جاتے وہ ضرورت پڑنے پر اپنا خیال خود رکھتے یا عورتیں باہر نکل کر انتظام کرتیں۔ یہ سب ایسی صورت میں انجام پاتا جب بادشاہ اور صد ہزار لشکر کے امیر کے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا۔ اس دوران خان ایک سوار الگ سے بھیجتا جو سارے انتظامات کا معائنہ کرتا کہ سب کچھ بموجب حکم خان درست ہے یا نہیں۔ کسی طرح کی کمی ملنے پر سزا بھی دی جاتی۔ اس طرح کی ترتیب لشکر جو چنگیز خان کی اولاد میں دیکھنے کو ملی وہ کہیں اور نظر نہ آئی۔ ایسا لشکر جو شدت پر صابر اور فراخی پر شاکر رہتا۔ لشکر کا امیر حاضر ہو یا غائب، سب اس کے تابع ہوتے۔ نہ کسی کو زمین جائیداد کا لالچ اور نہ ترقی کی خواہش ہوتی۔ یہی لشکر ایام جنگ میں پھاڑ کھانے والا چوپایہ ہوتا اور فراغت کے دنوں میں بھیڑوں اور بکریوں سے منافع کماتا۔ سب بے خوف اور آپسی اختلاف سے دور رہتے۔

جس طرح رعایا جنگ کی تربیت حاصل کرتی اسی طرح اسے شکار کے طور طریقے بھی سیکھنے پڑتے۔ جب کوئی مہم درپیش نہ ہوتی تو سب شکار میں مشغول ہوتے۔ یہ از راہ تفنن نہیں ہوتا بلکہ اس کا مقصد رعایا کو تیر و خنجر کی مشق کروانا تھا۔ شکار کی جزئیات پر بھی اتنی ہی شدت سے توجہ دی جاتی جتنی جنگی مشق پر۔ خان خود اس میں حصہ لیتا۔ شکار کے لئے جانوروں کی تلاش سے لے کر انھیں گھیر کر لانے کے فن، دست راست و چپ اور قلب کا تعین، نرکہ، خان کے لئے اونچائی پر تخت کا انتظام جہاں سے وہ اور دیگر شہزادے شکار کرتے، ان سب کا پورا انتظام و اہتمام ہوتا۔ غلطی ہونے پر مثلاً صف سے پاؤں باہر نکل گیا یا دائرے سے شکار کا جانور کود کر نکل گیا تو امیر ہزار، صد اور دہ کو سخت سزائیں دی جاتی تھیں۔ یہاں بھی سارے اصول و ضوابط جنگی مشق کی طرح ہی نافذ ہوتے تھے۔

جب منگولوں کی سلطنت وسیع ہوئی اور شرق سے غرب تک خبر گیری میں دشواری پیدا ہوئی تو انھوں نے یام قایم کئے۔ ہر دو تومان پر ایک یام بنایا گیا۔ یام کا طریقہ کار اور اس کے اخراجات طے کئے گئے۔ اس میں قاصدوں اور جانوروں کے ٹھہرنے کا معقول انتظام کیا گیا۔ یہاں سے سامان کی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقلی اور خبر رسانی کا کام انجام دیا جاتا تھا۔ یام کا ہر سال معاینہ ہوتا۔ جو بھی کمی یا خرابی پائی جاتی وہ رعایا کی جانب سے پوری کی جاتی۔ جتنا علاقہ ایک یام کے تحت ہوتا وہاں کے لوگوں کے ساتھ ساتھ جانوروں کی بھی گنتی بالکل اسی طرح کی جاتی جس طرح لشکر کی ہوتی۔

یاسائے چنگیزی میں یہ بھی شامل تھا کہ تمام قبیلے ایک نظر سے دیکھے جائیں۔ ایک دوسرے میں فرق نہ کیا جائے اور نہ ایک دوسرے کی مخالفت کی جائے۔ چنگیز خاں کسی خاص مذہب و ملت کا تابع نہیں تھا اس لئے ایک کو دوسرے پر فوقیت بھی نہیں دیتا تھا بلکہ وہ ہر گروہ کے علماء اور اہل تقویٰ کی تکریم کرتا تھا۔ جتنی عزت مسلمانوں کی کرتا اتنی ہی عیسائیوں اور بت پرستوں کی بھی توقیر کرتا تھا۔ سرقہ اور زنا کو سخت ناپسند کرتا تھا۔ کوئی مر جاتا تو اس کے مال سے کسی کو کوئی تعلق نہ ہوتا۔ وہ مال اس کے وارث، شاگرد یا غلام کو چلا جاتا۔ اسے کار نیک سمجھا جاتا۔ ایک مرتبہ چنگیز خاں کو دو لڑکوں نے شب خون کی اطلاع دے کر ہلاک ہونے سے بچا لیا تھا۔ اس نے ان دونوں کی نو پشت کے لئے مراعات کا اعلان کر دیا۔ اس نے شاہی خاندان کے ساتھ لگنے والے طویل القاب و آداب کے سلسلے کو ختم کر دیا۔ صرف قاآن یا خان لفظ کا اضافہ شاہی خاندان کے نام کے ساتھ ہوتا تھا۔ آگے چل کر ان قبیلوں نے اپنی خواہش کے مطابق مذہب اختیار کر لئے۔ کچھ اپنی قدیم روش پر ہی قائم رہے۔ چنگیز خاں نے بعد کے دنوں میں آس پاس کے حکمرانوں کو اپنے پرچم تلے آنے کی دعوت دی۔ جن لوگوں نے قبول کیا تو ٹھیک ورنہ یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ اس معاملے کو اللہ سمجھے۔

یاسائے چنگیزی کی ہلکی سی جھلک میں حکومت سازی، مردم شماری، جانور شماری، فوجی نظام، مالیات، رعایا کی ہر ضرورت کا خیال، غلطی کی سزا بڑے امیر سے شروع ہو کر چھوٹے تک آنا، اچھی رسومات کا ماننا اور بری کو ترک کر دینا، دیگر مذاہب کا احترام، دکھاوے سے اجتناب، چوری اور زنا گناہ، جائیداد اور مرتبے کی خواہش نہ ہونا، قوانین کا تحریری شکل میں ہونا، معاملات کو یاسائے بزرگ کی مدد سے حل کرنا وغیرہ چند ایسے نکتے ہیں جو ہمیں آئینہ دکھانے کے لئے کافی ہیں۔

☆☆

غزالہ

(میری بہن غزالہ کی برسی پر)

• امیر مہدی
برمنگھم، برطانیہ

طفلی کے سارے منظر آنکھوں میں ہیں غزالہ
امّی نے کس جتن سے غربت میں ہم کو پالا

کپڑے میں روئی بھر کے گڑیا بنا کے دی تھی
دھاگے سے کالے اُس کی زلفیں سجا کے دی تھی
پہنائی تھی گلے میں اک موتیوں کی مالا

لوہے کی وہ انگیٹھی، لکڑی کا وہ برادہ
وہ روغنی پراٹھا، انڈا تلا وہ آدھا
منھ میں بنا کے دینا، امّی کا وہ نوالا

توشک بچھا رہی ہیں امّی بغل میں تم ہو
پیڑے بنا رہی ہیں امّی بغل میں تم ہو
وہ چھیڑنا، چڑھانا، کہہ کر تمھیں گدالا

کاغذ کی ایک ناؤ پانی کا وہ بہاؤ
چنچل سی ایک لڑکی، گڑیا سا رکھ رکھاؤ
آنکھوں میں جگمگاہٹ، پلکوں پہ دیپ مالا

وہ کھیل وہ کھلونے، وہ پیار وہ جھگڑنا
پھولوں کی جھاڑیوں میں وہ تتلیاں پکڑنا
لپکا لگا دوپٹہ جھبلا وہ پھول والا

مٹّی کی گھر گرہستی میلے سے جا کے لانا
کاغذ کے ٹکڑے کر کے وہ روٹیاں پکانا
پکوان پتیوں کے وہ ریت کا مسالہ

بھائی بہن براتی، تکیوں کے اونٹ ہاتھی
گڈ ڈے کے سر پہ سہرا وہ دھوپ چلچلاتی
دفتی کی پالکی وہ گڑیا کا چوتھی چالا

آنگن میں پیچ سگوئی کوڑا جمال شاہی
وہ ڈھونڈنا وہ چھپنا وہ چور وہ سپاہی
وہ ریل کرسیوں کی، انجن وہ میز والا

ڈیڈی کی راستے میں انگلی پکڑ کے چلنا
سگرٹ کی ڈبیوں سے پنکھا بنا کے جھلنا
باتیں وہ تیکھی تیکھی، مکھڑا وہ بھولا بھالا

راتوں کی وہ پڑھائی اکزام کا زمانہ
دو چوٹیاں بنا کر کالے ربن لگانا
بستا گلے میں ٹانگے جانا وہ پاٹھ شالہ

بیٹی کو تم نے اپنی دلہن بنے نہ دیکھا
بیٹے کے سر پہ تم نے سہرا بندھے نہ دیکھا
ارمان کوئی دل کا تم نے نہیں نکالا

مسعود زندگی اب تنہا بسر کریں گے
رہ رہ کے آنسوؤں سے آنکھوں کو تر کریں گے
اٹھےگی ٹیس دل میں آئے گا لب پہ نالا

سر پیٹتے ہیں بے بس بھائی بہن بچارے
آنسو بہا رہے ہیں لختِ جگر تمہارے
تنہا نہیں مریں تم ہم سب کو مار ڈالا

اک پھانس کی چبھتی سی تاعمر سے دل میں
جینا ہے اب سے ہم کو اک کرب مستقل میں
ایسا زیاں ہے جس کا ممکن نہیں ازالا

بچھا ہے فرش ماتم، آنکھیں ہیں سب کی پرنم
احباب اور اعزہ تصویر غم مجسم
لوبان جل رہا ہے، اٹھتا دھواں ہے کالا

غزل

• شہپر رسول

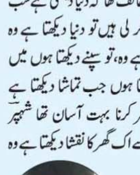

شجر بھر میں جو اک پتّا ہرا سا دیکھتا ہے وہ
تو اِس دنیا کے چہرے کو دوبارا دیکھتا ہے وہ

روایت صاف گوئی کی ہمیں بھی یاد ہے لیکن
نہ رشتہ دیکھتا ہے وہ نہ چہرا دیکھتا ہے وہ

جہاں دیکھوں جدھر دیکھوں ادھر آنکھیں ہی آنکھیں ہیں
مگر مجھ کو خبر کب تھی کہ اتنا دیکھتا ہے وہ

اسے کہہ دو کہ کچھ لفظ اپنے معنی بھی بدلتے ہیں
بڑی مدت سے اک وعدے کا رستہ دیکھتا ہے وہ

سبھی حیران ہوتے ہیں مگر ایسے نہیں ہوتے
تو اپنے آئینے میں کس کا چہرا دیکھتا ہے وہ

کھُلی آنکھیں تو خائف تھا کہ دنیا دیکھتی ہے سب
اور آنکھیں بند کر لی ہیں تو دنیا دیکھتا ہے وہ

جو مجھ کو دیکھتا ہے وہ، تو سپنے دیکھتا ہوں میں
میں اُس کو دیکھتا ہوں جب تماشا دیکھتا ہے

خیالوں میں بسر کرنا بہت آسان تھا شہپر
مگر کس شوق سے اک گھر کا نقشا دیکھتا ہے وہ

☆☆☆

غزل

• عبدالسبحان ندوی

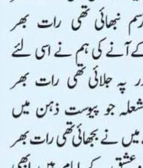

لیٹے رہے کہ نیند نہ آئی تھی رات بھر
اختر شماری رسم نبھائی تھی رات بھر

آہٹ تھی ان کے آنے کی ہم نے اسی لئے
قندیل رہ گذر پہ جلائی تھی رات بھر

تھا نفرتوں کا شعلہ جو پیوست ذہن میں
وہ آگ خود سے میں نے بجھائی تھی رات بھر

سوچا کہ حسن و عشق کے ایام ہیں ابھی
ہاتھوں میں اس نے مہندی لگائی تھی رات بھر

تھا جشن سالِ نو کا یوں بدکاریاں بھی تھیں
شہروں میں بے حیائی برائی تھی رات بھر

الزام تہمتوں کا لگائے کے واسطے
کھچڑی یہ اس نے خوب پکائی تھی رات بھر

گم ہو گیا وہ جانے کہاں کائنات میں
ندوی نے اک غزل جو سنائی تھی رات بھر

شرح نما

تارے گن گن کے تمہیں یاد کیا کرتا ہوں
یہ ہیں بکھرے ہوئے تسبیح کے دانے میرے

● ڈاکٹر سید سبطِ حسن نقوی
(صدر شعبہ اردو، سینٹ جانس کالج، آگرہ)

تشریح:
اب کی بار لکھنؤ جانا ہوا تو وہاں استادِ فاضل صاحب سے ملاقات ہوئی۔ رسماً گفتگو کے بعد شعر و شاعری کا تذکرہ ہونا ہی تھا، لہٰذا شاعری پر گفتگو چل نکلی۔ اسی گفتگو کے دوران انہوں نے پچاس سال پرانا ایک شعر سنایا جس نے سماعت سے ٹکراتے ہی طبیعت میں ایک وجدانی کیفیت پیدا کر دی اور دل تڑپ اٹھا۔ تب انہوں نے بتایا کہ آج سے تقریباً ساٹھ یا پچاس سال پہلے شارب لکھنوی نے ایک مشاعرے میں یہ شعر پڑھا تھا تو اس وقت مشاعرے کی جو کیفیت ہوگئی تھی وہ ناقابلِ بیان تھی۔ وہ شاہکار شعر کچھ یوں تھا:

تارے گن گن کے تمہیں یاد کیا کرتا ہوں
یہ ہیں بکھرے ہوئے تسبیح کے دانے میرے

حقیقت یہ ہے کہ یہ شعر اپنے اندر ایک عظیم جمالیاتی پیکر سمیٹے ہوئے ہے اور جب ہم اس پر غور کرتے ہیں تو معانی کی نئی تہیں کھلتی چلی جاتی ہیں۔ تارے گننا نیند نہ آنے کی علامت بھی ہے اور ہمارا روزمرہ کا تجربہ اور محاورہ بھی۔ مگر یہاں تارے گن گن کے 'میں جو گن گن' کی تکرار ہے، اس میں ایک خاص صوتی اور معنوی جادو چھپا ہوا ہے۔ یہ تکرار تسبیح کے دانوں کو ایک ایک کر کے گننے کی اس کیفیت سے پوری طرح میل کھاتی ہے جس میں انسان ایک کے بعد ایک دانہ انگلیوں سے سرکاتا ہے۔ یعنی یہاں تارے گننا محض وقت گزاری نہیں ہے، بلکہ یادِ محبوب کا ایک منظم اور مسلسل عمل ہے جو ایک ایک ستارے کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔

اس شعر میں ایک بڑا اہم نکتہ 'نظام' اور اس کے ٹوٹنے کا ہے۔ تسبیح میں عام طور پر ایک نظام پایا جاتا ہے؛ اس میں ایک سو دانے ہوتے ہیں جو ایک ڈورے میں پروئے ہوتے ہیں اور اس ڈورے کے درمیان وہ دانے ایک خاص ترتیب سے حرکت کرتے ہیں۔ ڈورا ان تمام دانوں کو ایک لڑی میں جوڑے رکھتا ہے۔ مگر شاعر نے یہاں 'بکھرے ہوئے تسبیح کے دانے' کہا ہے۔ دوسری طرف، آسمان پر بکھرے ہوئے ستاروں میں بظاہر کوئی ایسا مادی نظام نظر نہیں آتا جو انہیں کسی ڈور میں پروئے ہوئے دکھائے؛ وہ آسمان کی وسعتوں میں الگ الگ پڑے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اس سے ایک گہرا نفسیاتی پہلو یہ نکلتا ہے کہ اب یادیں منضبط یا منظم نہیں رہیں۔ جب عشق اور جذبات کی شدت انتہا کو پہنچ جاتی ہے، تو انسانی خیالات میں وہ ربط اور ترتیب باقی نہیں رہتی جو عام حالات میں ہوتی ہے۔ یہ یادیں اب تلازماتی سطح پر بکھر چکی ہیں؛ ایک یاد آتی ہے تو اس سے وابستہ کوئی دوسری یاد سامنے آجاتی ہے، پھر تیسری اور پھر چوتھی۔ یہ یادوں کا انتشار اس قدر بڑھ چکا ہے کہ اب یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ یہ سلسلہ کہاں سے شروع ہوا تھا اور یہ دانے کس ترتیب سے آگے بڑھے تھے۔

شعر کا ایک اور رخ یہ ہے کہ شاعر نے تارے گننے اور یاد کرنے کے عمل کو تسبیح کے دانوں سے تشبیہ دی ہے۔ ذکر کرنا، تسبیح پڑھنا اور یاد کرنا یہ تمام اصطلاحات ایک طرح سے عشقِ حقیقی اور تصوف کے رنگ کی عکاسی کرتی ہیں۔ اگرچہ یہ شعر بظاہر عشقِ مجازی کی ترجمانی کرتا ہے، مگر اس میں رنگِ تصوف کا ایک ایسا اثر کا لگا ہوا ہے جس نے اسے عام عشقیہ شاعری سے بہت بلند کر دیا ہے۔ تسبیح کا لفظ آتے ہی ذہن میں ایک تقدس، پاکیزگی اور یکسوئی کا تصور ابھرتا ہے۔ شاعر نے اپنی یادوں کو تسبیح کہہ کر انہیں ایک نوع کا تقدس عطا کر دیا ہے۔ اب یہ یادیں صرف دنیاوی یا ہوس ناک یادیں نہیں رہیں، بلکہ ان میں ایک پاکیزگی آگئی ہے۔ جب یادوں کو تسبیح کا درجہ مل جائے، تو ذہن ہوسناکی کی طرف مائل نہیں ہوتا بلکہ ان یادوں کا تقدس ہر لمحہ برقرار رہتا ہے۔ جس طرح ایک صوفی یا مجذوب اپنی دھن میں ایک ہی نام جپتا رہتا ہے اور اپنی پوری کیفیت ظاہر کرتا ہے، شاعر بھی اسی کیفیت میں ستاروں کو گنتے ہوئے اپنی محبت کا ورد کر رہا ہے۔

ایک اور پہلو جو اس منظر نامے میں اہمیت کا حامل ہے، وہ یہ کہ چاند کا ذکر کہیں نہیں ہے۔ آسمان پر تارے تو نظر آرہے ہیں، مگر پورے شعر میں چاند کا کہیں تذکرہ نہیں ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ شبِ دیجور ہے؟ کیا اندھیرا اتنا گہرا ہے کہ چاند روپوش ہو چکا ہے؟ اس کی کئی توجیہات ہوسکتی ہیں۔ ایک رخ یہ ہے کہ چاند کے غائب ہونے سے ایک المیے کا احساس ہوتا ہے؛ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ محبوب اب اس دنیا میں نہیں رہا، جس کی وجہ سے آسمان کا چاند بھی بجھ گیا ہے اور اب صرف ستاروں کی ٹمٹماہٹ یادوں کے چراغ بن کر باقی رہ گئے ہیں۔ یہ تاریکی ہمیں قبر کی تاریکی کی طرف بھی متوجہ کرتی ہے جہاں سے محبوب رخصت ہو چکا ہے۔ دوسرا رخ یہ ہوسکتا ہے کہ شاعر جان بوجھ کر آسمان کے چاند کو دیکھنا نہیں چاہتا۔ وہ صرف اپنے تخیل کے چاند یعنی محبوب میں مگن ہے اور وہ اپنے محبوب کی تصویر کسی اور چاند میں دیکھ کر اس کی انفرادیت کو عام نہیں کرنا چاہتا۔ وہ فلک کے چاند سے گریز کر رہا ہے کیونکہ اس کی نظر میں اس کا اپنا محبوب ہی حقیقی چاند ہے اور وہ اس کی مشابہت کسی اور میں دیکھنا نہیں چاہتا۔

آسمان کے ستاروں اور چاند میں ایک بنیادی فرق ثبات اور تغیر کا ہے۔ چاند اپنی حالتیں بدلتا رہتا ہے؛ وہ کبھی ہلال ہوتا ہے، کبھی بدر بنتا ہے اور کبھی قمر۔ اس میں ایک ارتقائی تبدیلی اور تغیر پایا جاتا ہے، وہ مدارج طے کرتا ہے اور رنگ بدلتا رہتا ہے۔ مگر ستاروں میں یہ بات نہیں ہے۔ ستاروں کا وجود مستقل ہے؛ وہ چھوٹے چھوٹے چمکتے ہوئے وجود ہیں جو آسمان پر افشاں کی طرح ٹکے ہوئے ہیں۔ ستاروں کا یہ ٹمٹمانا اور ان کا بکھراؤ انسانی یادوں سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔ ستارے افشاں کی طرح ہیں جو دوپٹے میں ٹکے ہوتے ہیں، یہ زینت اور حسن کا حصہ بھی ہیں اور محبوب کے سراپے کی یاد بھی۔ اسی لیے شاعر نے تسبیح کے دانوں کو ستاروں سے تشبیہ دی ہے تاکہ یادوں کے اس ثبات اور حسن کو برقرار رکھا جاسکے۔

مقام کی تبدیلی اور شاعر کا تخیل بھی اس شعر کا ایک خاص حسن ہے۔ عام طور پر تسبیح کے دانے جب ٹوٹ کر بکھرتے ہیں تو وہ زمین پر یا کسی فرش پر گرتے ہیں، اور انہیں دیکھنے کے لیے نظر نیچے کی طرف جھکانی پڑتی ہے۔ لیکن یہاں شاعر ستاروں کو بکھرے ہوئے دانے کہہ رہا ہے، جس کے لیے نظر آسمان کی طرف اٹھانی پڑتی ہے۔ اس سے شاعر کے مقام کی تبدیلی کا پتہ چلتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ شاعر بظاہر زمین پر لیٹا ہوا ہے، مگر اس کا تخیل اسے عرش تک لے گیا ہے۔ وہ خود کو ایک ایسی بلندی پر محسوس کر رہا ہے جہاں سے اسے پورا آسمان ایک ایسا فرش یا سطح نظر آتا ہے جس پر اس کی یادوں کے دانے بکھرے پڑے ہیں۔ وہ زمین پر تڑپنے کے بجائے ایک عبادت کے تصور میں شب گزار رہا ہے اور عابدِ شب زندہ دار بنا ہوا ہے۔

آخر میں، یہ نکتہ بھی بڑا اہم ہے کہ یہ یادیں صرف رات سے وابستہ ہیں۔ تارے گننے کا تعلق صرف رات سے ہے کیونکہ جب صبح برآمد ہوتی ہے اور سورج نکلتا ہے تو منظر بالکل تبدیل ہو جاتا ہے۔ تارے نظروں سے محو ہو جاتے ہیں، اس لیے نہیں کہ وہ موجود نہیں ہوتے، بلکہ اس لیے کہ دھوپ نکل آئی ہے اور اب دن کے اپنے تقاضے ہیں۔ دن محنت، مشقت اور پسینہ بہانے کا نام ہے جہاں زندگی کی تلخیاں سامنے ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس، رات سکون، راحت اور اس تنہائی کا نام ہے جہاں انسان اپنی یادوں کے ساتھ یکجا ہوتا ہے۔ دن کی کلفتوں اور آزمائشوں کے بعد رات کی تاریکی میں یادوں کی یہ تسبیح ہی انسان کو تسلی اور سکون بخشتی ہے۔ شارب لکھنوی کا یہ شعر آج پچاس سال گزرنے کے بعد بھی اپنی تازگی اور معنوی جہات میں کسی بہار کے گل سرسبد سے کم نہیں ہے۔ سخن فہمی کے مشام سے اس کی خوشبو کو آج بھی نچوڑا جاسکتا ہے۔ اپ میری اس کوشش کو مغز ماری نہ کہہ کر مگس ماری کہہ سکتے ہیں۔☆☆

دو شاعر ایک زمین

غزل

● بشیر بدر، بھوپال

میری آنکھوں میں ترے پیار کا آنسو آئے
کوئی خوشبو میں لگاؤں تری خوشبو آئے

وقتِ رخصت کہیں تارے کہیں جگنو آئے
ہار پہنانے مجھے پھول سے بازو آئے

میں نے دن رات خدا سے یہ دعا مانگی تھی
کوئی آہٹ نہ ہو در پر مرے جب تو آئے

ان دنوں آپ کا عالم بھی عجب عالم ہے
تیر کھایا ہوا جیسے کوئی آہو آئے

اس کی باتیں کہ گل و لالہ پہ شبنم برسے
سب کو اپنانے کا اس شوخ کو جادو آئے

اس نے چھو کر مجھے پتھر سے پھر انسان کیا
مدتوں بعد مری آنکھوں میں آنسو آئے

☆☆

غزل

● ضیا جالندھری، اسلام آباد

رنگ باتیں کریں اور باتوں سے خوشبو آئے
درد پھولوں کی طرح مہکے اگر تو آئے

بھیگ جاتی ہیں اس امید پہ آنکھیں ہر شام
شاید اس رات وہ مہتاب لب جو آئے

ہم تری یاد سے کترا کے گزر جاتے مگر
راہ میں پھولوں کے لب سایوں کے گیسو آئے

وہی لب تشنگی اپنی وہی ترغیب سراب
دشت معلوم کی ہم آخری حد چھو آئے

مصلحت کوشیٔ احباب سے دم گھٹتا ہے
کسی جانب سے کوئی نعرۂ یاہو آئے

سینے ویران ہوئے انجمن آباد رہی
کتنے گل چہرہ گئے کتنے پری رو آئے

آزمائش کی گھڑی سے گزر آئے تو ضیاؔ
جشنِ غم جاری ہوا آنکھوں میں آنسو آئے

رفعتِ سخن کا امین: باذل عباسی

● پروفیسر ارتکاز افضل، اورنگ آباد

باذل عباسی عہد رفتہ کے وہ سخن ور ہیں جن کی نگارشات عرصہ دراز تک قارئین تک پہونچ نہ پائیں۔ حالانکہ ان کے دو مکمل شعری انتخابات نہ صرف توجہ طلب ہیں۔ بلکہ ناقدین و مبصرین سے داد و تحسین پا چکے ہیں۔ ایک مجموعہ تو "شہر عزاء" کے نام سے مشہور ہوا اور دوسرا غزلوں پر مشتمل "رفعتِ سخن" ہے۔ باذل عباسی ہمارے شہر کے مشہور و معروف آرکیٹکٹ، عاجل عباسی کے بڑے بھائی تھے اور اپنے بڑے بھائی کے کلام کو از سر نو شائع کرنے کا مبارک فیصلہ عاجل نے کیا ہے۔ اپنے بھائی کے تئیں اس قدر والہانہ احترام و محبت نادر المثال ہے۔ اور اس کار خیر کے لئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

باذل عباسی کی شخصیت کئی معنوں میں ہمہ پہلو و ہمہ جہت رہی ہے۔ اور ان کے سوانحی کوائف بلا مبالغہ سحر البیان کا سماں باندھتے ہیں۔ موصوف ایک طویل عرصے تک حیدر آباد میں مقیم رہے۔ نظام کالج حیدر آباد میں اردو کے امتیازی طالب علم کی حیثیت سے پروفیسر سیدہ جعفر جیسی عبقری شخصیت سے شرف تلمذ حاصل کیا اور ادیب و مخدوم جیسے جید شعراء کے کلام سے شناسائی حاصل کی اور بتدریج اپنے ذوق سخن کو پروان چڑھاتے رہے۔ عہد عنفوان میں مسالموں اور مقاصدوں اور مجالس و محافل نے ان کی فکر کو برانگیختہ کیا اور نتیجتاً ان کی طبیعت غزل، قصیدہ، سلام، منقبت، حمد، نعت اور نوحے کی طرف مائل ہوگئی۔ لیکن زندگی کی جاں گسل آزمائشیں ابھی درپیش تھیں۔ والدہ کے حکم پر وطن لوٹنا پڑا۔ دہلی کی شاہراہوں میں تلاش معاش میں بھٹکتے رہے۔ مختلف ملازمتوں نے ان کے صبر و تحمل کو آزمایا اور زندگی کے نشیب و فراز سے وہ ثابت قدمی کے ساتھ گزرتے رہے۔ چونکہ طبیعت بنیادی طور پر جنوں پسند تھی۔ لہٰذا صحراء سخن میں آبلہ پائی سے ہرگز باز نہ آئے۔ اسی ثابت قدمی کا نتیجہ ہے کہ "شہرِ اعزاء" اور "رفعت سخن" جیسے گنج گراں مایہ ترکے میں چھوڑ گئے اور یہی وہ سلطنت ہے جس کی بازیابی و باز آبادکاری کو عاجل عباسی نے مقصدِ حیات بنالیا۔

باذل عباسی نے مختلف اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی۔ لیکن باذل کا امتیاز یہ ہے کہ موصوف نے جس صنف میں لکھا اس کے ساتھ نہ صرف پورا پورا انصاف کیا بلکہ اس صنف کی ہیئت و اسلوب کو بھی سلیقے سے نبھایا۔ بے شمار مناقب، سلام نوحے لکھے جن سے نہ صرف ان کی سخن دانی کا اندازہ ہوتا ہے۔ بلکہ اہل بیت کے تئیں ان کی عقیدت و احترام کا بھی بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ مزید برآں وہ تمام جزئیات و تفصیلات جو آل بیت اور اہلِ بیت کی زندگی سے متعلق ہیں، ان پر ماہرانہ گرفت بھی قابل تحسین ہے۔ عام طور پر مختلف اصناف سخن میں طبع آزمائی شاعرانہ مہارت کے لیئے لازمی قرار پاتی ہے۔ لیکن باذل عباسی نے محض طبع آزمائی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ جس صنف کا انتخاب کیا اس کے تمام حدود اربعہ میں مشاقانہ دسترس حاصل کی۔ اس موقف کی وضاحت، موصوف کے درج ذیل کلام سے کی جاسکتی ہے۔

یہیں سے پائی مودت کے نور کی منزل
یہیں سے پائی مرے دل نے کائناتِ وفا
لب و دہن کی ہے زینت، بس ایک نامِ حسینؑ
پسندِ گوشِ سماعت صدائے کرب و بلا
(سلام)

ہیں تیرگیٔ قید میں تقدیر سے باتیں
بانو سے کبھی زینب دلگیر سے باتیں
یا عابدِ بیمار کی زنجیر سے باتیں
ہر لحہ تصور میں وہ شبیر سے باتیں
یوں قید میں شبیر کی نازوں کی پلی ہے
زنداں میں سکینہ پہ عجب غم کی گھڑی ہے
(نوحہ)

اے حسن ازل تیری ممکن ہے ثناء کس سے
تو اوجِ فضلیت پر تنہا نظر آتا ہے
تیرا ہی تصرف ہے تیری ہی مسیحائی
ہر گوشہ جو دنیا کا یکتا نظر آتا ہے
دیدار محمد میں کیا وصف ہیں پوشید ہ
سرشارِ تمنا خود کعبہ نظر آتا ہے
(نعت)

مناقب، نوحہ اور سلام پر مبنی "شہر اعزاء" باذل عباسی کے کلام کا وہ انتخاب ہے جسے رثائی شاعری کی روایت سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ قارئین ادب جانتے ہیں کہ رثائی ادب کی ایک طویل روایت رہی ہے۔ اور 'انیس' 'دبیر' جیسے عالی قدر شعراء نے اس روایت میں وہ کمالات پیش کیے جن کا نہ کوئی ثانی ہے اور نہ کوئی نظیر۔ لیکن زبان و بیان اور خیال بندی کی جو گنجائشیں باذل عباسی نے نکالی ہیں، وہ بھی قابل مدحت ہیں اور ان مشمولات سے باذل عباسی کی عقیدت اور اہل بیت کے تئیں احترام کا بھی اندازہ ہوتا ہے جو از خود قابل ستائش ہے۔ درج بالا اشعار نہ صرف کلام کی مستحسن مثالیں ہیں بلکہ ان اشعار سے باذل عباسی کی اہل بیت کے تئیں عقیدت اور مودت کا بھی بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

دراصل کلام کے ان مختلف اور نادر المثال نمونوں کے علاوہ "رفعتِ سخن" میں شامل غزلیں باذل عباسی کی شاعرانہ طبیعت کے رواں دواں مظاہر ہیں۔ باذل عباسی کی شعریات کے سیاق و سباق اس عہد سے وابستہ ہے جس میں وحید اختر، علی سردار جعفری، جون ایلیاء، خلیل الرحمن اعظمی، مغنی تبسم اور مجاز و فیض اردو نظم اور غزل کے گیسو سنوار رہے تھے۔ یہ دور تہذیبی، معاشرتی اور ادبی منظر نامے پر محیط وہ دور تھا جسے ادبی روایات و رجحانات کا مخلوط دور کہا جاسکتا ہے۔ اک طرف مجاز و فیض کی رومان پرور، ترقی پسند شعری کاوشیں جاری و ساری تھیں۔ تو دوسری طرف وحید اختر، مغنی تبسم اور علی سردار جعفری کی ترقی پسندی اور جدیدیت سے مملوء شعری ترجیحات رواں دواں تھیں۔ دراصل رومانویت، ترقی پسندی اور جدیدیت وہ ادبی رجحانات ہیں، جن کے راستے اور منزلیں بارہا آپس میں الجھ جاتے ہیں۔ کبھی ایک دوسرے کی توسیع کرتے ہیں۔ کبھی ارتفاع اور کبھی نظریاتی سطح پر تنسیخ۔ باذل عباسی اسی ماحول کے پروردہ تھے اور انھوں نے ان مختلف النوع ادبی رجحانات کی پیش رفت کا اندازہ لگا لیا تھا۔ لہٰذا ترقی پسندی کا وہ شدید رویہ جو علی سردار جعفری کے ابتدائی کلام میں ملتا ہے یا رومانویت کا وہ مشتعل انداز جو مجاز کی شاعری میں تہہ نشین ہے، باذل عباسی ان اسرار و رموز سے واقف تھے۔ لیکن اپنی شعری کائنات میں باذل عباسی نے احساس و ادراک کا وہ تناسب برقرار رکھا جو نظم و شعر کو نہ اعلان ہونے دیتا ہے اور نہ نعرہ۔ شعر اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ اور غزل کی روایتی وضع داری کا پاس و لحاظ سے رکھتے ہوئے اظہار کی منزلیں طے کرتا ہے۔ تقی عابدی نے بجا طور پر باذل عباسی کی شاعرانہ کاوش کو الفاظ کا وہ کمند کہا جو مضمون کے مرغ وحشی کو کاغذی قفس میں سجادیتا ہے۔ غزل ایک ایسی صنف ہے جو شاعر سے، احتیاط و اعتدال کا بھی تقاضہ کرتی ہے اور اس بات کی اجازت بھی دیتی ہے کہ خیال آفرینی طبیعت کی سرمستی پر حاوی نہ ہو۔ دراصل اچھی شاعری کا یہ وصف ہوتا ہے کہ وہ الفاظ، خیالات اور جذبات کو محسوسات کے تنور سے گذارے اور فہم و ادراک کی حدود سے متجاوز ہوتے ہوئے آگہی و بصیرت کے وہ موتی لٹائے جو تراشیدہ بھی ہوں اور ناتراشیدہ بھی۔

اسی لئے باذل کہتے ہیں ؎

جھلملاتی رہی لفظوں کے افق پر باذل
ناتراشیدہ خیالات کی دنیا برسوں
ہے غزل کارگہہ شیشہ گراں بھی باذل
اپنے افکار پہ کچھ اور جلا کرنا ہے

علوم ہوں کہ معارف، تاریخ ہو یا فلسفہ یا پھر ادب کی کوئی صنف ناتمامی کا ایک مرحلہ ہمیشہ درپیش ہوتا ہے اور اسی بات کو اقبال نے کچھ یوں کہا تھا کہ

یہ کائنات ابھی نا تمام ہے شاید
کہ آرہی ہے دمادم صدائے کن فیکون

یہ وہ احساس ناتمامی، یا عدم تکمیل ہے جو انسانی سرشت کا حصہ بھی ہے اور اسکا حسن بھی۔ اسی احساس کے بطن سے تلاش و جستجو کے سوتے بھی پھوٹتے ہیں اور یافت و نایافت کے مرحلے بھی طے کیے جاتے ہیں۔ نہ کوئی شعر مکمل ہوتا ہے نہ افسانہ اور نہ کوئی نظم، آوارگانِ شوق اسی سوز و گداز سے گزر کر منزلِ عشق طے کرتے ہیں، پھر یہ منزل جذب و جنوں کی ہو، مسلک و عقیدہ کی ہو یا پھر ذات و کائنات کی۔

باذل عباسی زبان و محاورہ پر اس قدر مضبوط گرفت رکھتے ہیں کہ ان کی غزلوں اور نظموں میں بھی کہیں غیر ضروری الفاظ یا تراکیب عبارت کا حصہ نہیں بن پاتے۔ دراصل فارسی آمیز اردو زبان غزل کی معتبر روایت کا حصہ رہی ہے۔ لہٰذا فارسی تراکیب کا استعمال، اضافتوں کا تصرف اور غزل کا وہ روایتی محاورہ جو غزل کی تمکنت میں اضافہ کرتا ہے، باذل عباسی کی غزلوں اور نظموں میں بالاہتمام جلوہ گر ہے۔ مثال کے طور پر یہ اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

اے طالب جراحت پیہم رہے خیال
فردوس آفریں کوئی منظر بھی چاہیئے
رعنائی جمال بہر سر وقد سہی
پاکیزگی شاخ صنوبر بھی چاہیئے
کچھ اہتمام فصل بہاراں نہ ہو سکا
وحشت میں چاک اپنا گریباں نہ ہو سکا
میری خاموشی نہ دے، میری طبیعت کا سراغ
فکر اس کی صرف فہمِ بدگماں لے جائیگی

ان اشعار میں شعر و ادب کا وہ شائستہ ذوق تہہ نشین ہے جو شاخ صنوبر کی نزاکت، فہم و گماں کی تفریق اور جذب و جنوں کی وارفتگی سے پوری طرح واقف ہے اور غزل کے ان روایتی حوالوں سے بھی باخبر ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ باذل عباسی صرف روایتی طرز ہی کی غزل یا نظم لکھتے ہیں۔ ان کی بیشتر نظمیں اور غزلیں ایسی بھی ہیں جن کا انداز راست اور اظہار سادہ اور پُرکار ہے۔ "رفعتِ سخن" میں شامل نظمیں، غزلیں، قطعات، دوہے اور رباعیات سادہ و سلیس اظہار کی مثالیں فراہم کرتے ہیں۔ ادب کی ان مختلف اصناف کے ماہرانہ تصرف میں باذل عباسی کو ملکہ حاصل ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ موصوف نے اپنے شعری ذوق کی تربیت میں ادب کی صالح قدروں کو ملحوظ رکھا۔ باذل عباسی اگر اپنی غزلوں اور نظموں میں اردو کا روایتی اسلوب بروئے کار لاتے ہیں تو اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ وہ محض روایتی و پامال مضامین ہی باندھتے ہیں۔ بلکہ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ اردو روایت کی ان تمام گزر گاہوں سے واقف ہیں۔ جو منزل شوق طے کرنے میں درپیش ہوئی ہیں۔ اس انتخاب میں۔ بیشتر نظمیں ایسی بھی مل جائیں گی جن کا لب و لہجہ خالص ہندوستانی بھگتی تحریک کی ہندی آمیز نگارشات سے مطابقت رکھتا ہے۔ مثلاً "ابھی گاتے رہو جوگی" اور "اندھیاری ہے رین" ایسی نظمیں ہیں جو یقیناً ہندی آمیز ہیں۔ لیکن جو اردو نظم کی روایت کیلئے قطعی اجنبی نہیں۔ دراصل اردو کی غنائی شاعری کا ایک بڑا اثاثہ لوک گیتوں، فلمی نغموں اور دوہوں کے توسط سے ہندی آمیز محاورے ہی پر مشتمل ہے اور غالباً اسی لیے مقبول عام بھی۔ چونکہ باذل عباسی ایک طویل عرصے تک دھلی میں رہے اور مختلف مرکزی ادبی و ثقافتی اداروں کیلئے کام کرتے رہے۔ لہٰذا لازماً انھیں ملک کے اہم ہندی اور دیگر زبانوں کے شعراء اور ادیبوں سے ارتباط رہا۔ ادبی تنقید کے ایک اہم مکتب فکر کو تقابلی مطالعہ سے منسوب کیا جاتا ہے اور اس مکتب کی ذیلی شاخ انفلونس اسٹڈیز ہے (Influence Studies) جس کے تحت معاصر ادبی و ثقافتی ماحول کی اثر پذیری کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ باذل عباسی نے کئی اہم ادیبوں اور شعراء کے ساتھ کام کیا ہے بلکہ یہ کہنا زیادہ درست ہوگا کہ ملک کی اہم ترین اور قد آور شخصیات کی تصانیف میں معاون و مددگار رہے۔ لازماً ان کی فکر اور نگارشات پر بھی یہ معاملات اثر انداز رہے۔ ایک بے انتہا باصلاحیت اور خلاق فنکار اپنے سخن کے دُرّ بے بہا بے نیازی سے لٹاتا رہا اور اپنے کمالات کو سینے میں دبائے خاموشی سے اس دنیا سے رخصت ہو گیا لیکن خوشی اس بات کی ہے کہ اپنے پیچھے شعر و ادب کی وہ میراث چھوڑ گیا جو ادبی افق پر ہمیشہ روشن و درخشاں رہے گی۔

راہِ مضمون تازہ بند نہیں
تا قیامت کھلا ہے بابِ سخن

☆☆☆

مظفر حنفی کی کتاب
"کیف بھوپالی سے متعلق ایک دلچسپ واقعہ"

● پرویز مشرف، برمنگھم

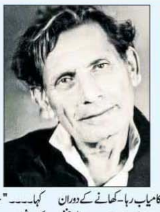

"گفتگو دوبدو" میں شامل ہے۔ مظفر حنفی بیان کرتے ہیں۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ میں روایت چلی آرہی تھی کہ دہلی میں شنکر شاد مشاعرے کے دوسرے دن کچھ شاعروں کو اوپن ایئر تھیٹر میں سخن سرائی کی زحمت دی جاتی تھی اور ان کی خدمت میں محض ٹیکسی کا کرایہ پیش کیا جاتا تھا۔ ایک بار مدعوئین میں مظفر حنفی نے کیف بھوپالی کا نام بھی شامل کر لیا۔ شیخ الجامعہ بولے: "ٹھیک ہے بلا لیجئے۔ ذمہ داری آپ کی ہوگی کہ وہ شراب نہیں مانگیں گے۔" مشاعرہ بہت کامیاب رہا۔ کھانے کے دوران کیف بھوپالی پلیٹ میں گلاب زمین لڑھکاتے ہوئے مظفر حنفی کے پاس آئے ...... "ذرا بیس روپے نکالو۔" مظفر نے معذرت کر لیے کیوں کہ جانتے تھے کہ پیسے کس لیے طالب کیے جا رہے ہیں۔ ازراہِ احتیاط اپنے دوستوں کو بھی انھونے محتاط رہنے کی ہدایت کر رکھی تھی۔ کیف بھوپالی نے اب دوسرے بھوپالی ٹیچر کو پکڑا وہاں مایوسی ہوئی تو یوسف پاپا سے مطالبہ کیا اور جب انھوں نے بھی انکار کر دیا تو موصوف نے مسعود حسین صاحب (وائس چانسلر) کے پاس جا کر کہا۔۔۔ "جناب عالی! آپ جامعہ کے استادوں کو تنخواہیں کیوں نہیں دیتے؟"☆☆☆

غزل

● سہیل کاکوروی

خوشامد کر کے وہ پہروں کبھی مجھ کو مناتا ہے
اسے میری طرح سے چاہنے کا ڈھنگ آتا ہے

جہانِ حسن کی رعنائیوں میں شوق کا عالم
شرارت جب بھی دل کرتا ہے دلبر مسکراتا ہے

بصد لطف و کرم لے کر مجھے جاتا ہے دریا تک
ڈبو کر مجھ کو وہ خود بھی اسی میں ڈوب جاتا ہے

بوقتِ خاص مجھ کو منکشف کرتا ہے وہ مجھ پر
وہ اپنی شانِ یکتائی کا جلوہ یوں دکھاتا ہے

یہی رنگینیاں تو ہیں فروغ روئے جانانہ
وفا کا رنگ آتا ہے جفا کا رنگ جاتا ہے

لکیریں میرے ہاتھوں کی یکا یک جگمگاتی ہیں
میرے ہاتھوں میں جس لمحہ تمہارا ہاتھ آتا ہے

سہیل 'اس طرح لکھتا ہے وہ خود آرائی کا قصہ
وہ اپنا نام لکھ کر پھر تمہارا نام لاتا ہے

☆☆☆

براہِ مہربانی
ادبی تصنیفات،
مضامین، افسانے، شاعری و
خط و کتابت وغیرہ درج ذیل
ای میل پر ارسال کریں:
urdusahafat@gmail.com
tazeen.rizvi66@gmail.com
● امیر مہدی، برمنگھم، یوکے (میگزین انچارج)

سیاست کے باعث تعلیمی سفر ادھورا، طلباء نے جموں وکشمیر میڈیکل کالج کو الوداع کہا

سری نگر (ایجنسی): جموں وکشمیر کے ماتا ویشنو دیوی میڈیکل کالج کے ایم بی بی ایس طلبہ نے کالج میں داخلے کے محض تین ماہ بعد جذباتی انداز میں الوداع کہنا شروع کر دیا ہے۔ مسلم طلبہ کے داخلے کو لے کر پیدا ہونے والی کشیدگی کے بعد کالج کی منظوری منسوخ ہوگئی جس کے نتیجے میں پچاس سے زائد مستقبل کے ڈاکٹروں کا تعلیمی سفر اچانک ایک موڑ پر آ کر رک گیا ہے۔ دل برداشتہ طلبہ کا کہنا ہے کہ کالج کو بند کرنے کا فیصلہ غیر ذمہ دارانہ ہے کیونکہ انہیں محسوس ہو رہا ہے جیسے ان کی زندگی کا ایک اہم باب اچانک چھین لیا گیا ہو۔ ایک طالبہ علینہ نے کہا کہ یہ بات ہماری سمجھ سے باہر ہے کہ اچانک ایک نوٹس جاری کر دیا جاتا ہے کہ کالج بند ہو رہا ہے۔ کالج میں سہولیات بہترین ہیں پھر یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ سہولیات کی کمی کی وجہ سے کالج بند کیا جا رہا ہے۔ ہم شدید ذہنی دباؤ میں ہیں اور ہمیں سمجھ نہیں آ رہا کہ اب کیا کریں۔ جموں کے ادھم پور سے تعلق رکھنے والے طالب علم مانیت نے کہا کہ گھر کے قریب کالج میں داخلہ ملنے پر وہ بے حد خوش تھے مگر یہ خوشی زیادہ دیر قائم نہ رہ سکی۔ انہوں نے کہا کہ کالج کی منظوری منسوخ کرنے کا فیصلہ لاپرواہی پر مبنی ہے۔ اب وہ امید کر رہے ہیں کہ انہیں کسی اچھے کالج میں ایم بی بی ایس مکمل کرنے کا موقع مل جائے۔ مانیت کا کہنا تھا کہ یہ ایک بہت برا فیصلہ ہے۔ اب جب فیصلہ ہو ہی گیا ہے تو ہمیں کسی مناسب کالج میں داخلہ دیا جانا چاہیے۔ شاید ہمیں ویسی سہولیات نہ مل سکیں مگر کم از کم ہمیں کوئی کالج تو ملنا چاہیے۔ ماتا ویشنو دیوی انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل ایکسیلنس ایک جدید اسپتال ہے جس کا افتتاح وزیراعظم نریندر مودی نے 2016 میں کیا تھا۔ گزشتہ سال ستمبر میں نیشنل میڈیکل کمیشن نے اس ادارے کو

ایم بی بی ایس کورس شروع کرنے کی اجازت دی تھی۔ طلبہ کا کہنا ہے کہ منگل کے روز جب نیشنل میڈیکل کمیشن نے کالج میں خامیوں کا حوالہ دیتے ہوئے اجازت نامہ واپس لے لیا تو یہ ان کے لیے زندگی کا سب سے بڑا صدمہ تھا۔ دوسری جانب جموں میں اس فیصلے پر جشن منایا گیا۔ بی جے پی اور دائیں بازو کی تنظیموں نے جنہوں نے بیالیس مسلم طلبہ کے داخلے کے خلاف احتجاج شروع کیا تھا کالج کی بندش کو اپنی فتح قرار دیا اور مٹھائیاں تقسیم کیں اور تیز موسیقی بجا کر خوشی منائی۔ جموں وکشمیر اسمبلی میں قائد حزب اختلاف اور بی جے پی کے سینئر رہنما سنیل شرما نے ماتا ویشنو دیوی میڈیکل کالج کی منظوری منسوخ کیے جانے کو تاریخی فیصلہ قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ نیشنل میڈیکل کمیشن کی جانب سے اجازت نامہ واپس لینا ایک تاریخی قدم ہے۔ کالج کے اندر طلبہ کا کہنا ہے کہ ان کی مشترکہ شناخت کا تعلق صرف سائنس سے ہے نہ کہ مذہب سے۔ سری نگر سے تعلق رکھنے والی طالبہ عشیہ نے کہا کہ کالج کی بندش کے بعد شاید انہیں اس سے بہتر ادارہ کہیں نہ مل سکے۔ ان کا کہنا تھا کہ جہاں بھی ہم جائیں گے ہمیں ایسی سہولیات اور ایسے اساتذہ نہیں ملیں گے۔ یہ ہمارے کالج کی یادیں اور آپسی رفاقت بھی ہیں جو کہیں اور دوبارہ نہیں مل سکتیں۔ ہمارے خاندان فکرمند ہیں۔ کالج میں ہمیں کبھی یہ محسوس نہیں ہوا کہ باہر کیا ہو رہا ہے۔ جب تک ہمیں دوسرے کالجوں میں داخلہ نہیں مل جاتا ہم میں سے کوئی بھی سکون سے نہیں رہ سکے گا۔ طلبہ کا کہنا ہے کہ کالج کی بندش نے ان کے خوابوں پر تالے لگا دیے ہیں۔ اگرچہ حکومت نے انہیں دوسرے کالجوں میں بغیر رکاوٹ منتقلی کی یقین دہانی کرائی ہے مگر ماتا ویشنو دیوی میڈیکل کالج کی منظوری کی منسوخی اس تلخ حقیقت کی یاددہانی ہے کہ کس طرح سیاست اور مذہبی تقسیم تعلیم جیسے حساس شعبے کو متاثر کر سکتی ہے۔

اردو یونیورسٹی کی اراضی واپس لینے کا حکومت کا کوئی ارادہ نہیں۔ وزیر اقلیتی بہبود محمد اظہر الدین کی وضاحت

حیدرآباد: (یو این آئی) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی اراضی سے متعلق جاری قیاس آرائیوں پر تلنگانہ کے وزیر اقلیتی بہبود محمد اظہر الدین نے اہم وضاحت جاری کی ہے۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ حکومت کا اردو یونیورسٹی کی اراضی واپس لینے کا کوئی ارادہ نہیں ہے اور یونیورسٹی کی اراضی مکمل طور پر محفوظ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اراضی کے سلسلہ میں حالیہ تنازعہ آڈٹ ریمارکس کی بنیاد پر ضلع کلکٹر کی جانب سے جاری کردہ ایک نوٹس کے بعد شروع ہوا تھا۔ انہوں نے واضح کیا کہ اس نوٹس کا مقصد صرف یہ تھا کہ یونیورسٹی اپنی

اراضی کا موثر استعمال کرے نہ کہ اراضی چھیننا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ تین دن قبل یونیورسٹی کے رجسٹرار نے کلکٹر سے ملاقات کی اور انہیں اراضی کے سلسلہ میں مستقبل کے منصوبوں سے واقف کروایا جس کے بعد کلکٹر نے نوٹس واپس لینے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملہ پر کافی بیانات دیئے گئے ہیں لیکن سچ یہ ہے کہ حکومت کی نیت بالکل صاف ہے۔ وزیر موصوف نے واضح کیا کہ کلکٹر نے اس سلسلہ میں ایک پریس نوٹ بھی جاری کر دیا ہے جس میں صورتحال واضح کر دی گئی ہے۔ عوام اور یونیورسٹی انتظامیہ کو اس سلسلہ میں فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

سہرسہ: کھگو یارشوت کا معاملہ سہرسہ تک پہنچا، کرشنا نگر علاقے میں ویجیلنس انویسٹی گیشن بیورو کے چھاپے میں نقدی اور زیورات اور اہم مالیاتی دستاویزات ضبط کیں۔

شاہ بتائیں کہ کنہیا لال کے خاندان کو کب تک انصاف ملے گا: گہلوت

جے پور: (یو این آئی) راجستھان کے سابق وزیراعلیٰ اور کانگریس کے سینئر رہنما اشوک گہلوت نے مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ سے مطالبہ کیا ہے کہ اودے پور کنہیا لال قتل معاملے میں ان کے خاندان کو کب تک انصاف ملے گا۔ مسٹر گہلوت نے ہفتہ کو یہاں جاری ایک بیان میں یہ مطالبہ کیا۔ انہوں نے مسٹر شاہ کا راجستھان آنے پر خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ "آپ سے توقع ہے کہ آج اپنی 'سیاسی خاموشی' توڑیں گے اور بتائیں گے کہ کنہیا لال کے خاندان کو کب انصاف ملے گا۔ آپ کی وزارت داخلہ کے تحت نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (این آئی اے) نے واقعہ کی رات ہی یہ کیس راجستھان پولیس سے لے لیا تھا، لیکن این آئی اے کے پاس کیس ہونے کے باوجود ابھی تک انصاف کیوں نہیں ملا ہے۔ ان کا خاندان ابھی تک انصاف کے لئے کیوں بھٹک رہا ہے۔"

انہوں نے کہا کہ "کنہیا لال کے خاندان نے آپ کے جھوٹ کو بے نقاب کر دیا ہے کہ ان کے خاندان کو 50 لاکھ روپے کا معاوضہ اور دونوں بیٹوں کو سرکاری نوکری ملی تھی۔ کیا آپ راجستھان کی عوام سے غلط بیانی کے لئے معافی مانگیں گے۔ یہ افسوسناک ہے کہ جس مسئلے پر آپ نے انتخاب لڑا، اسے اب بھلا دیا گیا ہے۔" مسٹر گہلوت نے الزام لگاتے ہوئے کہا کہ آج راجستھان میں قانون کا وقار ختم ہو چکا ہے۔ بھتہ خوری، زیادتی اور مافیا راج سے عوام پریشان ہیں۔ بجری مافیا روز قتل کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حد تو تب ہوگئی جب دوسرے ریاستوں کی پولیس یہاں آ کر کارروائی کرتی ہے اور وزیراعلیٰ کہتے ہیں کہ راجستھان پولیس کو اطلاع ہی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ "وزیر داخلہ جی، تقریروں سے ہٹ کر راجستھان کی بگڑتی ہوئی قانون و نظم پر جواب دیجیے۔"

غیر رجسٹرڈ ہوٹلوں، گیسٹ ہاؤسز اور ہوم اسٹیز کے خلاف بڑی کارروائی

سری نگر: (یو این آئی) سرینگر پولیس نے ٹورسٹ پولیس اسٹیشن کی معاونت سے شہر بھر میں سیاحتی رہائش گاہوں کی جامع جانچ مہم کے دوران کئی غیر رجسٹرڈ ہوم اسٹیز اور ہوٹلوں کو بے ضابطگیوں کا مرتکب پایا اور ان کے خلاف موقع پر ہی کارروائی عمل میں لائی۔ اس خصوصی مہم کا مقصد سیاحتی صنعت کو ضابطہ بند کرنا، غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام اور سیاحوں کی سلامتی کو یقینی بنانا بتایا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق معائنے کے دوران متعدد ادارے بغیر سرکاری اجازت نامے اور لازمی رجسٹریشن کے چلائے جا رہے تھے۔ ان میں شہر کے مختلف حصوں میں واقع کئی ہوٹل اور ہوم اسٹیز شامل ہیں جنہیں قواعد کی سنگین خلاف ورزی پر جرمانہ کیا گیا اور مالکان کے خلاف بی این ایس ایس کی دفعات 126 اور 170 کے تحت کارروائی شروع کی جا رہی ہے۔ ایک سینئر پولیس افسر نے بتایا کہ غیر رجسٹرڈ رہائش گاہیں نہ صرف قانون کی خلاف ورزی ہیں بلکہ ان سے سیاحوں کی حفاظت اور نگرانی کا نظام بھی متاثر ہوتا ہے۔ ہم اس بات کو یقینی بنا رہے ہیں کہ ضلع میں کوئی بھی ادارہ قانونی دائرے سے باہر کام نہ کرے۔ پولیس نے تمام مالکان کو سختی کے ساتھ ہدایت دی ہے کہ وہ فوری طور پر اپنی رجسٹریشن مکمل کریں، ورنہ ان کے خلاف مزید قانونی کارروائی کی جائے گی۔ حکام کے مطابق سرینگر میں اس نوعیت کی جانچ مہم آئندہ بھی جاری رہے گی تاکہ سیاحتی سرگرمیوں میں شفافیت اور نظم وضبط برقرار رہے۔

ہماچل پردیش ہائی کورٹ نے باگھل سوسائٹی میں ممبرشپ آڈٹ اور الیکشن کا حکم دیا

شملہ: (یو این آئی) ہماچل پردیش ہائی کورٹ نے رجسٹرار اور اسسٹنٹ رجسٹرار کو ہدایت دی ہے کہ وہ باگھل لینڈ لوزرز ٹرانسپورٹ کوآپریٹو سوسائٹی، دلاگھاٹ کے ممبران کی تصدیق مکمل کریں اور ایک مقررہ وقت کے اندر انتخابات کو یقینی بنائیں۔ اس حکم کے ساتھ ہی گزشتہ ایک دہائی سے زائد عرصے سے سوسائٹی کے کام کاج میں رکاوٹ بنے ہوئے تنازع کے خاتمے کی امید پیدا ہوگئی ہے۔ جسٹس سندیپ شرما کی سنگل بنچ نے 9 جنوری کو فیصلہ سناتے ہوئے سوسائٹی کے انتخابی حلقوں کے از سرِ نو تعین سے متعلق رجسٹرار کے سنہ 2018 کے حکم کو برقرار رکھا۔ اس کے ساتھ ہی عدالت نے اراکین کے اندراج اور ووٹر لسٹ سے متعلق تنازعات کے حل کے لیے تفصیلی ہدایات بھی جاری کیں۔ عدالت کی ہدایات کے مطابق کوآپریٹو سوسائٹی کے اسسٹنٹ رجسٹرار سوسائٹی کی جنرل ہاؤس میٹنگ طلب کریں گے اور ان اراکین کے اعتراضات قبول کریں گے، جنہیں مستقل رکن کے طور پر شامل کرنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔ جنرل ہاؤس کے بعد اسسٹنٹ رجسٹرار سماعت کریں گے اور بطور چیئرپرسن اپنا فیصلہ سنائیں گے، جو تمام موجود اراکین کے لیے قابلِ قبول ہوگا۔ قابلِ ذکر ہے کہ دلاگھاٹ اور باگھل میں ایک نجی کمپنی امبوجا سیمنٹ کے پلانٹ کے لیے سیمنٹ اور چونے جیسی اشیا کی ترسیل کے کام میں مصروف یہ سوسائٹی سنہ 2014 سے قانونی تنازع میں پھنسی ہوئی ہے۔ اس وقت انتظامیہ کمیٹی کی مدت پوری

ہونے کے بعد پہلی بار انتخابات کرانے کی کوششیں کی گئی تھیں۔ انتخابی حلقوں کے تعین اور نااہل اراکین کے مبینہ اندراج سے پیدا ہونے والے تنازع کے باعث یہ معاملہ کوآپریٹو افسران اور ہائی کورٹ کے درمیان کئی مراحل کی قانونی کارروائی میں الجھا رہا۔

مودی 'وکست بھارت ینگ لیڈرز ڈائیلاگ' میں نوجوان لیڈروں سے کریں گے بات چیت

نئی دہلی: (یو این آئی) وزیراعظم نریندر مودی نے ہفتہ کے روز کہا کہ وہ 12 جنوری کو منعقد ہونے والے وکست بھارت ینگ لیڈرز ڈائیلاگ میں ملک بھر کے نوجوان لیڈروں سے گفتگو کے منتظر ہیں۔ انہوں نے ایک مضبوط اور خوشحال ہندوستان کی تعمیر میں نوجوانوں کے اہم رول پر زور دیا۔ وزیراعظم مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں ہندوستان کے نوجوانوں کو ملک کی امنگوں کے پیچھے محرک قوت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ "ہماری نوجوان طاقت غیر معمولی جوش و جذبے سے لبریز ہے اور ایک مضبوط و خوشحال ملک کے لیے پُرعزم ہے۔ میں وکست بھارت ینگ لیڈرز ڈائیلاگ میں ملک بھر کے اپنے نوجوان ساتھیوں سے بات چیت کرنے کے لیے کافی پُرجوش ہوں۔" انہوں نے مزید کہا کہ وہ اس پروگرام میں شریک افراد سے ملاقات کے بھی منتظر ہیں۔ یہ پروگرام حکومت کی اُس جامع پہل کا حصہ ہے جس

کے تحت نوجوان ہندوستانیوں کو وکست بھارت کے وژن کی تشکیل میں شامل کیا جا رہا ہے، کیونکہ ملک 2047 میں آزادی کی صد سالہ تکمیل کی جانب بڑھ رہا ہے۔ اس پہل کا مقصد نوجوان قائدین، جدت کاروں اور تبدیلی لانے والوں کو خیالات کے تبادلے، پالیسی سے متعلق چیلنجز پر گفتگو اور قومی ترقی کی ترجیحات پر تجاویز پیش کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے۔ مودی حکومت نے گزشتہ چند برسوں کے دوران بار بار نوجوان قیادت پر مبنی ترقی پر زور دیا ہے اور نوجوان ہندوستانیوں کو حکمرانی اور ملک کی تعمیر میں شراکت دار کے طور پر پیش کیا ہے۔ اسٹارٹ اپ انڈیا، اسکل انڈیا اور ڈیجیٹل انڈیا جیسے پروگراموں کو اقتصادی ترقی سے فائدہ اٹھانے اور نوجوانوں میں اختراع اور کاروباری صلاحیت کو فروغ دینے کی کوششوں کے طور پر متعارف کرایا گیا ہے۔ اس میں تعلیم، روزگار اور اختراع سے لے کر حکمرانی میں اصلاحات اور جامع ترقی جیسے امور پر توجہ مرکوز کیے جانے کی توقع ہے۔

باغپت میں انبالہ ریلوے ٹیکنیشن کا گلا ریت کر قتل

انبالہ: (یو این آئی) ہریانہ کے انبالہ کے رہائشی ریلوے کے سینئر ٹیکنیشن دیپک کو اتر پردیش کے ضلع باغپت میں بے دردی سے گلا ریت کر قتل کر دیا گیا ہے۔ قتل کے بعد ملزمان نے لاش کو مشرقی یمنا نہر میں پھینک دیا۔ دیپک چار دن پہلے ڈیوٹی پر جانے کی بات کہہ کر گھر سے نکلے تھے لیکن نہ تو وہ اپنی ڈیوٹی پر پہنچے اور نہ ہی اہل خانہ سے ان کا کوئی رابطہ ہو سکا۔ دیپک انبالہ کے دلیپ گڑھ علاقے میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ رہتے تھے اور ریلوے میں سینئر ٹیکنیشن کے عہدے پر فائز تھے۔ ان کی تعیناتی باغپت میں تھی۔ اہلِ خانہ کے مطابق، دیپک روز کی طرح ڈیوٹی کے لیے نکلے تھے لیکن دیر شام تک واپس نہیں لوٹے۔ فون بند ہونے پر اہل خانہ کو تشویش ہوئی اور ان کی تلاش شروع کی گئی۔ آٹھ جنوری کو باغپت کے بڑوت تھانہ علاقے کے تحت کشن پور برال گاؤں کے قریب مشرقی یمنا نہر کی جھال سے پولیس کو ایک نامعلوم لاش ملی۔ لاش کی حالت نہایت خراب تھی۔ گلے پر تیز دھار ہتھیار سے گہرا وار کیا گیا تھا جبکہ جسم پر چوٹوں کے متعدد نشانات موجود تھے۔ پولیس نے ابتدائی طور پر قتل کا شبہ ظاہر کرتے ہوئے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا اور شناخت کی کوششیں شروع کیں۔ جمعہ کی دیر رات مقتول کی شناخت دیپک کے طور پر ہوئی جس کے بعد باغپت پولیس نے اہلِ خانہ کو اطلاع دی۔ خبر ملتے ہی گھر کے افراد امبالہ سے باغپت کے لیے روانہ ہو گئے۔ دیپک کی موت کی خبر سے اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ فی الحال یہ معلوم نہیں ہو سکا ہے کہ قتل کس نے کیا اور اس کے پیچھے کیا وجہ تھی۔ پولیس معاملے کی گہرائی سے تفتیش کر رہی ہے۔

ایل او سی کے نزدیک مشتبہ کبوتر پکڑا گیا

پراسرار نشان اور انگوٹھیاں برآمد، پولیس نے تفتیش شروع کی

جموں: (یو این آئی) جموں کے اکھنور سیکٹر میں لائن آف کنٹرول (ایل او سی) کے قریب اس وقت حیرت کی لہر دوڑ گئی جب ایک مشتبہ کبوتر کو سرحدی گاؤں کھڑہ میں مقامی بچے نے پکڑ لیا۔ حکام کے مطابق، کبوتر کے پیروں میں لگی انگوٹھیاں اور پروں پر موجود مہر نما نشانات نے معاملے کو مزید حساس بنا دیا ہے، جس کے بعد سکیورٹی اداروں نے اس کی تفتیش شروع کر دی ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ 13 سالہ آریَن نامی لڑکے نے صبح کے وقت ایک کبوتری رنگ کا پرندہ پکڑا، جس کے دونوں پروں پر سیاہ پٹیاں اور پیروں میں سرخ و زرد رنگ کی دو انگوٹھیاں لگی ہوئی تھیں۔ ان

انگوٹھیوں پر 'رحمت سرکار' رضوان 2025 کے الفاظ درج تھے، جن کے ساتھ کچھ نمبرز بھی تحریر تھے۔ حکام کے مطابق یہ نشانات اسے مشتبہ بناتے ہیں کیونکہ ماضی میں بھی سرحدی علاقوں سے اس نوعیت کے کبوتروں کی برآمدگی کے بعد انٹیلی جنس ایجنسیوں نے کئی پہلوؤں کی جانچ کی تھی۔ ذرائع نے مزید بتایا کہ کبوتر کے پروں پر مخصوص اسٹیمپنگ بھی پائی گئی ہے، جو ممکنہ طور پر کسی تربیت یافتہ یا پیغام رساں مقصد سے اس کے استعمال کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

ایسے واقعات اس سے قبل بھی سرحدی اضلاع پونچھ، راجوری اور اکھنور میں سامنے آ چکے ہیں، جنہیں سکیورٹی ماہرین بعض اوقات ایک طریقۂ رابطہ یا نگرانی کے آلے کے طور پر بھی دیکھتے ہیں۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی مقامی لوگوں نے پرندے کو پلانوالہ پولیس اسٹیشن کے حوالے کر دیا، جہاں ابتدائی جانچ کے بعد اسے مزید سکیورٹی ایجنسیوں کے سپرد کیا جائے گا تاکہ اس کے جسم پر موجود نشانات، انگوٹھیوں کے نمبر اور ممکنہ پیغام رسانی کے پہلوؤں کی تفتیش کی جا سکے۔ ادھر سرحدی علاقوں میں رہنے والے باشندوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ اگر کسی بھی مشکوک پرندے یا شے کا مشاہدہ ہو تو فوری طور پر پولیس یا سکیورٹی فورسز کو مطلع کریں۔

ہندوستان کی خلائی کامیابیوں کا سفر

اسرو نے تاحال 434 غیر ملکی سیٹلائٹ خلا میں روانہ کئے

حیدرآباد: (یو این آئی) ہندوستانی خلائی تحقیقی ادارہ (اسرو) عالمی کمرشل خلائی مارکٹ میں ایک مضبوط مرکز بن کر ابھرا ہے۔ گزشتہ ڈھائی دہائیوں کے دوران ہندوستان نے 434 غیر ملکی سٹلائٹس کو کامیابی سے خلا میں پہنچایا ہے اور 12 جنوری 2026 کو پی ایس ایل وی۔سی 62 کو چھوڑنے کے ساتھ یہ تعداد بڑھ کر 442 ہو جائے گی۔ ہندوستان کے غیر ملکی سیٹلائٹس چھوڑنے کا سفر مئی 1999 میں شروع ہوا تھا جب پی ایس ایل وی۔سی 2 نے جنوبی کوریا کے کٹسائٹ۔ '3 اور جرمنی کے ڈی ایل آر ٹب سیٹ کو ہندوستانی سیٹلائٹ اوشین سیٹ کے ساتھ خلا میں بھیجا۔ ابتدا میں اسرو صرف چھوٹے غیر ملکی سیٹلائٹس کو ہندوستانی مشن کے ساتھ اضافی پے لوڈ کے طور پر لے جاتا تھا لیکن اپریل 2007 میں یہ صورتحال اس وقت تبدیل ہوئی جب اسرو نے اپنا پہلا مکمل کمرشل راکٹ پی ایس ایل وی۔سی 8 لانچ کیا، اس نے اٹلی کے 350 کلوگرام وزنی سیٹلائٹ اگائل کو مدار میں پہنچایا۔ اب تک کے زیادہ تر غیر ملکی مشنز پی ایس ایل وی راکٹ کے ذریعہ ہی مکمل کئے گئے ہیں تاہم چھوٹے سیٹلائٹس کی بڑھتی ہوئی مارکٹ کے لئے ہندوستان نے ایس ایس ایل وی بھی تیار کیا ہے جس نے 2023 میں امریکی سیٹلائٹ جینس کو خلا میں بھیجا۔ دوسری جانب ہندوستان کے بھاری بھرکم راکٹ ایل وی ایم تری نے بھی عالمی سطح پر اپنا اثر چھوڑا ہے جس نے برطانیہ کی کمپنی ون ویب کے 72 کمیونیکیشن سیٹلائٹس اور 2025 میں امریکی کمپنی ایسٹ اسپیس موبائل کے 6100 کلوگرام وزنی سیٹلائٹ بلیو برڈ 6 کو کامیابی سے لانچ کیا۔ ہندوستان سے سٹلائٹ لانچ کروانے والے ممالک میں امریکہ سب سے آگے ہے جس کے 230 سے زائد سیٹلائٹ روانہ کئے جا چکے ہیں اس کے بعد برطانیہ (83)، سنگاپور (19)، کینیڈا (8) اور جنوبی کوریا (5) کا نمبر آتا ہے۔ دیگر ممالک میں لکسمبرگ، اٹلی، جرمنی، بیلجیم اور فرانس بھی شامل ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ہندوستان کے تمام راکٹس میں سے صرف جی ایس ایل وی کو ابھی تک کوئی تجارتی آرڈر موصول نہیں ہوا سوائے 'نثار' کے جو ہندوستان اور امریکہ کا مشترکہ منصوبہ ہے۔ یہ تمام اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ ہندوستان کی کم لاگت اور قابل بھروسہ خلائی ٹکنالوجی پر دنیا بھر کا اعتماد مسلسل بڑھ رہا ہے۔

روڑکی: میں ڈی اے وی کالج کے باہر دو گروپوں کے درمیان لڑائی ہوئی۔ گولیاں بھی چلائی گئیں۔ فائرنگ کے بعد ایک نوجوان سڑک پر گر گیا۔

منی پور وادی میں پیٹرول پمپ غیر معینہ مدت کے لئے بند

امپھال: (یو این آئی) ضلع بشنو پور میں ایک پیٹرول پمپ پر بم پھینکنے کے واقعے کے دو دن بعد، پیٹرولیم ڈیلرز اور عملے کی حفاظت سے متعلق نئے خدشات کے پیش نظر ہفتہ سے ریاست منی پور بھر کے پیٹرول پمپ غیر معینہ مدت کے لیے بند کر دیے گئے۔ اس صورتحال کی وجہ سے لوگ بلیک مارکیٹ میں تقریباً 180 روپے فی لیٹر کے حساب سے پیٹرول خریدنے پر مجبور ہیں۔ منی پور پیٹرولیم ڈیلرز برادری (ایم پی ڈی ایف) نے گورنر اجے کمار بھلا کے نام لکھے گئے ایک خط میں کہا ہے کہ ریاستی حکام کی جانب سے یقین دہانیوں اور اقدامات کے باوجود ایندھن اسٹیشن کے مالکان کو بدستور سنگین حفاظتی خطرات کا سامنا ہے۔ تنظیم نے موئرانگ میں ایلیڈاس فیول اسٹیشن پر جمعرات کی رات ہونے والے بم دھماکے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ خطرہ اب بھی برقرار ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق، جمعرات کی رات دو پہیہ گاڑی پر سوار نامعلوم شرپسندوں نے پیٹرول پمپ پر دھماکہ خیز مواد پھینکا، جس سے زوردار دھماکہ ہوا۔ اس واقعے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا، لیکن اس سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ ایم پی ڈی ایف نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ پیٹرول پمپوں پر سکیورٹی بڑھا کر اور ڈیلرز اور ملازمین کے تحفظ کو یقینی بنا کر مستقبل میں ایسے واقعات کو روکنے کے لیے ٹھوس اقدامات کرے۔

آئی اے ایس افسر کے رویے کے خلاف تریپورہ کے وکلاء کا عدالتی کارروائی کا بائیکاٹ

اگرتلہ: (یو این آئی) تریپورہ کے علاقے سبروم میں سب ڈویژنل مجسٹریٹ (ایس ڈی ایم) ابھیجیت سنگھ یادو کی ایک وکیل کے ساتھ مبینہ بدسلوکی اور دھمکی آمیز رویے کے الزامات کے بعد وکیلوں نے شدید ہے۔ سبروم بار ایسوسی ایشن نے ہفتہ کے روز اعلان کیا ہے کہ جب تک حکومت متعلقہ افسر کے خلاف ٹھوس کارروائی نہیں کرتی، وہ 12 جنوری سے ایس ڈی ایم عدالت میں تمام مقدمات کی سماعت اور دستاویزات کا بائیکاٹ کریں گے۔ دوسری جانب، مسٹر یادو نے ان الزامات کی تردید کرتے ہوئے وکیل پر نامناسب رویے کا الزام لگایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 7 جنوری کو ایک سماعت کے دوران انہوں نے محض وکیل سے درخواست کی تھی کہ وہ عارضی کمرہ عدالت میں ہجوم نہ کریں اور اپنے کیس کی باری آنے پر مقررہ جگہ پر بیٹھیں۔ ایس ڈی ایم کا موقف ہے کہ اس درخواست پر وکیل نے جارحانہ رویہ اختیار کیا اور بعد میں واقعے کو بڑھا چڑھا کر اپنے ساتھیوں کو گمراہ کیا، جس سے مبینہ طور پر ایس ڈی ایم کی ساکھ کو نقصان پہنچا۔ رپورٹس کے مطابق، ایڈووکیٹ رتن ناتھ، جو سبروم بار ایسوسی ایشن کے نائب صدر بھی ہیں، نے دعویٰ کیا کہ ایس ڈی ایم نے ان کے خلاف نازیبا زبان استعمال کی اور براہ راست دھمکیاں دیں۔ اس واقعے کے بعد، ناتھ نے سبروم پولیس اسٹیشن کے ساتھ ساتھ جنوبی تریپورہ کے ضلع مجسٹریٹ اور چیف سکریٹری کو باضابطہ شکایت درج کرائی ہے اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔

بین الاقوامی سم باکس سائبر فراڈ سنڈیکیٹ کا پردہ فاش

چین، نیپال اور پاکستان جیسے ممالک سے جڑے ہوئے تھے تار، بیرون ملک سے ڈیجیٹل دہشت گردی معاملے میں ایک تائیوانی سمیت 7 ملزمین گرفتار

نئی دہلی، (صحافت بیورو): دہلی پولیس کے اسپیشل سیل نے ایک ایسے 100 کروڑ روپے کے بین الاقوامی سائبر فراڈ نیٹ ورک کا پردہ فاش کیا ہے، جو خوف، دہشت گردی کے بیانیے اور جدید ٹیلی کام ہیرا پھیری کو بطور ہتھیار استعمال کرتے ہوئے ہندوستان میں معصوم شہریوں کو دھوکہ دے کر رقم اینٹھ رہا تھا۔ اس گروہ کے تار چین، نیپال اور پاکستان جیسے ممالک سے جڑے ہوئے تھے جس میں ایک تائیوانی سمیت 7 ملزمین کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ستمبر 2025 سے ملک بھر میں متاثرین کو ایسے فراڈ کالز موصول ہو رہی تھیں جن میں جعلساز خود کو اینٹی ٹیررسٹ اسکواڈ (اے ٹی ایس)، خصوصاً اتر پردیش کے افسران ظاہر کرتے تھے۔ شہریوں پر پہلگام اور دہلی بم دھماکوں جیسے دہشت گردانہ حملوں سے تعلقات کے جھوٹے الزام لگائے جاتے، فوری گرفتاری کی دھمکی دی جاتی اور انہیں نام نہاد 'ڈیجیٹل گرفتاری' میں رکھا جاتا۔ یہ ایک نفسیاتی جال تھا جس کا مقصد قومی سلامتی کے نام پر فوری طور پر رقم کی منتقلی پر مجبور کرنا تھا۔ اس خطرناک نیٹ ورک کو بے نقاب کرنے کی ذمہ داری دہلی پولیس کے آئی ایف ایس او یونٹ نے سنبھالی۔ ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ یہ گروہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی نظروں سے بچنے کیلئے انتہائی جدید ٹیلی کام ہیرا پھیری کی تکنیک استعمال کر رہا تھا۔ تحقیقات میں انکشاف ہوا کہ کالز کو جان بوجھ کر کم فریکوئنسی (2 جی) نیٹ ورکس کے ذریعے روٹ کیا جاتا تھا تاکہ حقیقی وقت میں لوکیشن ٹریکنگ سے بچا جاسکے۔ مجرم سم باکس سسٹمز استعمال کر رہے تھے، جس کے ذریعہ بین الاقوامی کالز کو مقامی ہندوستانی نمبروں کے طور پر ظاہر کیا جاتا تھا۔ یہ کالز غیر ملکی ممالک، بالخصوص کمبوڈیا سے آ رہی تھیں اور خفیہ سم باکس تنصیبات کے ذریعہ ہندوستانی ٹیلی کام نیٹ ورک میں داخل کی جاتی تھیں۔ سم باکس ڈیوائسز میں آئی ایم ای آئی نمبرز کو مسلسل بدلنے اور اوور رائٹ کرنے کی تکنیک استعمال کی جا رہی تھی، جس سے ڈیوائس کی شناخت انتہائی مشکل ہو جاتی تھی۔ جدید سافٹ ویئر کے ذریعے متعدد سم باکسز کو ایک واحد ورچوئل یونٹ میں ضم کیا جاتا، جہاں آئی ایم ای آئی اور سم نمبرز خودکار طور پر تبدیل ہوتے رہتے تھے۔ نتیجتاً، جب کال ڈیٹا ریکارڈز کا تجزیہ کیا گیا تو ایک ہی نمبر ایک ہی دن میں مختلف شہروں سے کال کرتا ہوا دکھائی دیتا تھا، جس کا مقصد تفتیش کاروں کو گمراہ کرنا تھا۔ ان سنگین رکاوٹوں کے باوجود، مسلسل تکنیکی تجزیے اور زمینی انٹیلی جنس کے ذریعے آئی ایف ایس او یونٹ نے بالآخر سم باکس آپریشنز کے پہلے جسمانی مقام کو دہلی کے گوکلا ڈیری علاقے میں محدود کر لیا۔ ایک ماہ پر مشتمل خفیہ نگرانی کے بعد چار فعال مقامات کی تصدیق ہوئی جہاں سم باکس تنصیبات موجود تھیں، جس کے بعد فوری اور فیصلہ کن کارروائی کی گئی۔ مزید تحقیقات سے ایک بڑے بین الاقوامی سازش کے زاویے کا انکشاف ہوا۔ یہ بات ثابت ہوئی کہ سم باکس ڈیوائسز کی فراہمی، تنصیب اور تکنیکی ترتیب صرف تائیوانی شہریوں کے ذریعے کی گئی تھی۔ ہندوستانی ہینڈلرز اور غیر ملکی سازشیوں کے درمیان رابطہ ٹیلی گرام کے ذریعے خفیہ چیٹس میں ہوتا تھا۔ ضبط شدہ ڈیجیٹل آلات کے فرانزک تجزیے سے ایک تائیوانی شہری کی شناخت ہوئی۔ ملزمین سے تفتیش میں 'ڈیجیٹل گرفتاری' فراڈ کے پیچھے موجود ایک بین الاقوامی کمانڈ اینڈ کنٹرول ڈھانچے کا بھی انکشاف ہوا، جس سے واضح ہوا کہ ہندوستان میں چلنے والا یہ آپریشن دراصل کئی ممالک پر مشتمل نیٹ ورک کی آخری کڑی تھا۔

'ہماری شراکت داری کبھی بھی اتنی مضبوط نہیں رہی جتنی آج ہے'

ہندوستان اور جرمنی کے دوطرفہ تعلقات پر سفیر فلپ ایکرمین کا اظہار خیال

نئی دہلی، (صحافت بیورو): ہندوستان میں جرمنی کے سفیر فلپ ایکرمان نے ہفتہ کے روز دفاع اور سلامتی کے شعبوں میں ہندوستان اور جرمنی کے درمیان تعاون پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان اسٹریٹجک شراکت داری برسوں کے دوران مضبوط ہوئی ہے۔ ایکرمان نے بتایا کہ ہندوستان جرمنی کے لیے ایک اہم شراکت دار ہے۔ یہ اسٹریٹجک شراکت داری برسوں کے دوران مستحکم ہوئی ہے۔ دفاع کے شعبے میں بھی ہندوستان ایک نہایت اہم شراکت دار ہے۔ انہوں نے حالیہ برسوں میں ہندوستانی مسلح افواج کیساتھ تعاون میں جرمنی کی بڑھتی ہوئی موجودگی کی طرف اشارہ کیا، جس میں مشترکہ فوجی مشقوں میں زیادہ شرکت شامل ہے۔ ایکرمان نے کہا کہ گزشتہ چند برسوں میں آپ نے ہندوستانی مسلح افواج کے ساتھ تعاون میں جرمنی کی کہیں زیادہ موجودگی دیکھی ہے۔ مشترکہ مشقوں میں شامل ہونے کے لیے واضح طور پر آمادگی اور تیاری میں اضافہ ہوا ہے، کیونکہ ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہندوستان اس خطے میں تیزی سے ایک اہم شراکت دار بن رہا ہے، اور ایسا شراکت دار ہے جس کے ساتھ ہم بین الاقوامی عالمی نظام کے حوالے سے مشترکہ اقدار اور نظریات رکھتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسی لیے آنے والے برسوں میں سلامتی ان شعبوں میں شامل ہوگی جہاں ہم ایک زیادہ متنوع اور مضبوط شراکت داری کو فروغ دیں گے۔ ہندوستان اور جرمنی کے مجموعی دوطرفہ تعلقات پر بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جرمنی کے چانسلر مرز کا سرکاری دورہ دونوں ممالک کے درمیان شراکت داری کو 'مزید مضبوط' بنانے کے لیے نئی کوششوں کا سبب بنے گا۔ ایکرمان نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ہم اس وقت اپنی تاریخ کی بلند ترین سطح پر ہیں۔ ہماری شراکت داری کبھی بھی اتنی مضبوط نہیں رہی جتنی آج ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے کہ جرمنی میں ہندوستان کے حوالے سے توجہ کتنی مضبوط ہے اور ہندوستان میں جرمنی کے ساتھ دوستی کتنی مستحکم ہے۔ تاہم، ایک مضبوط شراکت داری ہمیشہ مزید بہتر اور زیادہ مضبوط بن سکتی ہے۔ یہ دورہ اس شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کی نئی کوششوں کا آغاز کرے گا۔ ان کے یہ بیانات جرمنی کے چانسلر فریڈرک مرز کے 12 اور 13 جنوری کو ہونے والے ہندوستان کے دورے سے قبل سامنے آئے ہیں۔ اس سے قبل ایکرمان نے نئی دہلی میں دفاعی سیکریٹری راجیش کمار سنگھ سے ملاقات کی، جس میں دوطرفہ سلامتی اور دفاعی امور پر تبادلہ؟ خیال کیا گیا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں وزارتِ دفاع کے ترجمان نے بتایا کہ دفاعی ساز و سامان کی مشترکہ تیاری اور مشترکہ پیداوار کے ترجیحی شعبوں پر بھی گفتگو ہوئی۔ بیان میں کہا گیا کہ جرمنی کے سفیر ڈاکٹر فلپ ایکرمان نے آج دفاعی سیکریٹری راجیش کمار سنگھ سے ملاقات کی۔ سفیر نے جرمن حکومت کی جانب سے نئے سال کی مبارکباد پیش کی۔ اس کے ساتھ ہی دوطرفہ سلامتی اور دفاع سے متعلق متعدد امور پر بات چیت ہوئی، جن میں دفاعی آلات کی مشترکہ تیاری اور مشترکہ پیداوار کے ترجیحی شعبے بھی شامل تھے۔

کپِل مشرا کے خلاف ایف آئی آر معاملے میں 48 گھنٹوں کے اندر جواب دے پنجاب پولیس

ڈی جی پی، خصوصی پولیس ڈائریکٹر جنرل (سائبر کرائم) اور جالندھر پولیس کمشنر کو دہلی اسمبلی اسپیکر کا نوٹس جاری

نئی دہلی، (صحافت بیورو) دہلی اسمبلی کے اسپیکر وجیندر گپتا نے دہلی کے وزیر ثقافت کپل مشرا کے خلاف جالندھر میں ایف آئی آر درج کئے جانے کے مسئلے پر سخت رویہ اختیار کرتے ہوئے پنجاب کے پولیس ڈائریکٹر جنرل (ڈی جی پی) گورو یادو، خصوصی پولیس ڈائریکٹر جنرل (سائبر کرائم) ارپت شکلا اور جالندھر کی پولیس کمشنر دھنپریت کور کو نوٹس جاری کیا ہے اور ان سے 48 گھنٹوں میں جواب دینے کو کہا ہے۔ مسٹر گپتا نے ہفتہ کو دہلی اسمبلی میں پریس کانفرنس کے دوران بغیر نام لئے عام آدمی پارٹی پر نشانہ لگایا اور کہا کہ یہ انتہائی افسوسناک ہے کہ جو 'ملکیت' (ویڈیو) اسمبلی کی ہے، اس کا استعمال سیاسی فائدے کے لئے کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کل جو ہوا وہ بہت افسوسناک ہے، یہ ہندوستان کے آئین پر حملہ ہے۔ جس ویڈیو کی بنیاد پر ایف آئی آر درج کی گئی ہے، وہ کسی نجی ذریعہ کی ریکارڈنگ نہیں ہے بلکہ یہ اسمبلی کے اندر کی سرکاری ریکارڈنگ ہے، یہ مکمل طور پر اسمبلی کی ملکیت ہے۔ اسمبلی کی ملکیت کا غلط استعمال اور اس کی بنیاد پر ایک رکن و وزیر کے خلاف ایف آئی آر درج کرنا سنگین معاملہ ہے۔ اسی لئے ہم نے کارروائی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان افسران سے 48 گھنٹوں میں اپنی پوزیشن واضح کرنے کو کہا گیا ہے۔ اگر وہ اس مدت میں جواب نہیں دیتے تو ہم مزید کارروائی کریں گے۔ یہ کوئی معمولی معاملہ نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جالندھر پولیس نے جس ویڈیو کی بنیاد پر ایف آئی آر درج کی ہے، اسے جعلی قرار دیا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ اس ویڈیو کے جعلی ہونے کی تصدیق فارنزک لیب میں ہوئی ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ اسمبلی کے ویڈیو کا استعمال کرنے اور یہ فیصلہ کرنے کا حق کہ وہ اصلی ہے یا جعلی، کسی شخص کو کس نے دیا۔ ساتھ ہی انہوں نے سوال کیا کہ آخر 24 گھنٹوں میں ہی فارنزک لیب کی رپورٹ کیسے آ گئی۔ مسٹر گپتا نے کہا کہ یہ معاملہ یعنی گروؤں کی بے حرمتی کا مسئلہ اسمبلی کے ارکان نے میرے نوٹس میں لایا تھا اور میں نے اس ویڈیو کو فارنزک لیب میں بھیجنے اور 15 دن میں رپورٹ پیش کرنے کے لئے کہا تھا۔ جب میں اس ویڈیو کی جانچ کروا رہا ہوں تو کوئی دوسرا شخص اس کی جانچ کیسے کروا سکتا ہے اور کیسے یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ کون سا ویڈیو اصلی ہے اور کون سا جعلی۔ انہوں نے کہا کہ گرو تیغ بہادر کی 350 ویں شہادت دن کے موقع پر اسمبلی میں بحث ہو رہی تھی اور پورا ایوان غمگین تھا اور گروؤں کو خراج عقیدت پیش کر رہا تھا۔ اسی وقت اپوزیشن لیڈر نے آلودگی کا مسئلہ اٹھایا اور گروؤں کے بارے میں کچھ باتیں کہیں۔ ان پر گروؤں کی بے حرمتی کا الزام ہے۔ اس کے بعد میں نے ان سے معافی مانگنے کے لئے کہا لیکن انہوں نے معافی نہیں مانگی۔ اسمبلی اسپیکر نے کہا کہ محترمہ آتشی کئی دنوں تک ایوان میں موجود ہی نہیں رہیں، جبکہ ان کی پارٹی (عام آدمی پارٹی) کے ارکان آلودگی پر بحث کا مطالبہ کرتے رہے، لیکن جب بحث ہوئی تو اپوزیشن کے ارکان ایک ایک کر کے ایوان سے باہر چلے گئے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر نے گرو روایت کی بے حرمتی کی ہے اور انہیں اس پر معافی مانگنے میں ہچکچانا نہیں چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاملہ صرف پنجاب پولیس تک محدود نہیں ہے بلکہ اس پورے واقعے میں جو بھی قصوروار پایا جائے گا، اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ قابل ذکر ہے کہ یہ ویڈیو 6 جنوری کو دہلی اسمبلی کی کارروائی سے متعلق ہے، جس کی بنیاد پر جالندھر پولیس نے مسٹر مشرا کے خلاف ایف آئی آر درج کی ہے۔ دہلی اسمبلی سیکریٹریٹ کی جانب سے جاری نوٹس میں پنجاب پولیس کے ان تینوں افسران کو پورے معاملے پر اپنا تحریری وضاحت، شکایت کی کاپی، ایف آئی آر کی نقل اور فارنزک لیب کی رپورٹ سمیت تمام متعلقہ دستاویزات 12 جنوری تک سیکریٹریٹ کو لازمی طور پر جمع کرانے کو کہا گیا ہے۔

دہلی میں کہرے کا سلسلہ جاری، ایئر لائنز نے سفری ایڈوائزری جاری کی

نئی دہلی، (صحافت بیورو): دہلی میں آج صبح بھی فضائی آلودگی کی خطرناک سطح اور گھنے کہرے کا سلسلہ جاری رہا، جس کے باعث معمولاتِ زندگی اور فضائی آمدورفت بھی متاثر رہی۔ ہفتہ کی صبح مقامی وقت کے مطابق 8 بجکر 2 منٹ پر دہلی کا ایئر کوالٹی انڈیکس 431 ریکارڈ کیا گیا، جو 'انتہائی خطرناک' درجے میں آتا ہے۔ اطلاعات کے مطابق اس وقت راجدھانی کی ہوا کا معیار قومی اوسط سے تقریباً 1.6 گنا زیادہ خراب ہے۔ ملک کے بڑے حصوں میں 10 جنوری سے موسمِ سرما کی شدت میں اضافہ ہوا ہے، جس کے پیش نظر محکمۂ موسمیات نے شمالی اور وسطی ہندوستان میں سرد لہر، سرد دن اور گھنے کہرے کی وارننگ جاری کی ہے۔ قومی راجدھانی میں کم سے کم درجۂ حرارت 4.6 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا، جو موسمی اوسط سے تقریباً 2.3 ڈگری کم ہے۔ مختلف ایئر لائنس نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ وہ ہوائی اڈے روانہ ہونے سے قبل اپنی پرواز کی صورتحال ضرور چیک کریں۔ آج سفر کرنے والے مسافروں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ ممکنہ تاخیر کیلئے تیار رہیں اور شمالی ہندوستان میں جاری کہرے کے پیش نظر ہوائی اڈے پہنچنے کیلئے اضافی وقت رکھیں۔

نتن نبین نے کناٹ پلیس میں بھگوان شنکر کا دودھ ابھیشیک کیا، قدیم ہنومان مندر میں پوجا ارچنا کی

نئی دہلی، (صحافت بیورو): بی جے پی کے نیشنل ایگزیکٹو چیئرمین نتن نبین نے ہفتہ کے روز کناٹ پلیس میں واقع قدیم شیو مندر میں بھگوان شنکر کا دودھ سے ابھیشیک کیا اور اس کے بعد قدیم

ہنومان مندر میں پوجا ارچنا کی۔ مسٹر نبین کے ساتھ دہلی بی جے پی کے صدر وریندر سچدیوا، رکن پارلیمنٹ بانسری سوراج اور بی جے پی کے قومی دفتر کے وزیر مہندر پانڈے نے بھی بھگوان شنکر کا جل ابھیشیک کیا۔ اس موقع پر بی جے پی نئی دہلی کے صدر رویندر چودھری اور میڈیا ریلیشن کے انچارج وکرم متل بھی موجود تھے۔ مسٹر سچدیوا نے کہا کہ پورے ملک میں سومناتھ سوابھیمان پرو منایا جارہا ہے اور آج بی جے پی کے نیشنل ایگزیکٹو چیئرمین نتن نبین نے بھگوان شیو کی پوجا کی۔ انہوں نے کہا کہ سومناتھ کا مندر جہاں سمندر بھی بھگوان شیو کے قدم دھوتا ہے، دوبارہ قائم ہوا اور اس مندر سے ہمارے پورے سماج کی خاص عقیدت جڑی ہوئی ہے۔ وہیں مسٹر چودھری نے کہا کہ دہلی میں ہر مقامی مندر میں آج سومناتھ سوابھیمان پرو کے موقع پر بی جے پی کارکنوں نے بھگوان شیو کا جل ابھیشیک کیا اور تقریباً ایک لاکھ کارکنوں نے بھگوان شیو کی پوجا ارچنا کی۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح غیر ملکی حملہ آوروں نے سومناتھ مندر پر حملے کیے، سن 1026 سے لے کر آج تک ایک ہزار برسوں کی یہ داستان ہماری ثقافتی وراثت اور ہماری روایت کو اجاگر کرتی ہے۔

مدرسہ جمال القرآن میں مدرسہ تربیتی ورکشاپ کا انعقاد

نئی دہلی (صحافت بیورو): مدارس و مذہبی مقامات کے خلاف پیدا کئے جارہے منفی ماحول کے دوران مدارس اسلامیہ کے تحفظات کے تعلق سے ذمہ داران مدارس کے علاوہ اہل علاقہ کو بھی خاص طور سے بیدار رہنے کی ضرورت ہے۔ مدارس سے متعلق سبھی چیزوں کو مضبوطی سے منظم و باوقار بنانے کیلئے سنجیدگی کا مظاہرہ کرنا نہایت ضروری ہے، ان ہی سب مذکورہ چیزوں و حالات کو دیکھتے ہوئے مدرسہ جمال القرآن چوہان بانگر کے مہتمم قاری محمد آفاق جمالی نے مولانا محمد جاوید صدیقی قاسمی کو مدعو کرکے باضابطہ ورکشاپ کا انعقاد کرایا۔ اس موقع پر مدرسہ کے اساتذہ و طلباء نے شرکت کی۔ مولانا محمد جاوید صدیقی قاسمی نے طلباء سے مختلف عنوات کے تحت سوالات بھی کئے، الگ الگ طریقے سے اساتذہ و بچوں کے درمیان ورکشاپ کے ذریعہ پروگرام پیش کئے گئے، حاضرین نے سوالات بھی کئے ورکشاپ کے درمیان میں حاضرین کے لئے بیس منٹ چائے کا وقفہ بھی رکھا گیا، مدارس کے قیام و استحکام کے لئے بہت سی چیزیں بہت اہم ہیں جن کی جانکاری و عملی مشق لازم ہے اہل مدارس کو نہایت سنجیدگی و بیداری کا مظاہرہ کرنا ہوگا اس میں کوئی شک نہیں کہ امت مسلمہ کو دینی مدارس سے وابستگی دین و ایمان اور مذہب کی نسبت پر واقع ہے ہر حال میں قوم چاہتی ہے کہ ہمارے مدارس ہر شر سے محفوظ رہیں باوقار انداز میں عمدہ طور طریقے کے مطابق مدارس کے ذریعے مذہبی فرائض کو انجام دینے کیلئے اپنی خدمات پیش کریں۔ قاری محمد آفاق جمالی نے مولانا محمد جاوید صدیقی قاسمی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ مدارس کے تئیں جس انداز میں ورکشاپ کا سلسلہ شروع کیا ہے وہ بہت اہم ہے سبھی اہل مدارس کو آگے آکر پر زور طریقے سے مدرسہ ورکشاپ سے استفادہ کرنا چاہیے۔ انہوں نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر قاری محمد صدام قاری محمد ریحان قاری محمد ایاز بھی موجود رہے۔

پرانی رنجش میں قتل کے معاملے میں دہلی پولیس نے 3 سگے بھائیوں کو گرفتار کیا

نئی دہلی، (صحافت بیورو): دہلی پولیس نے نریلا صنعتی علاقے میں ایک شخص کو چاقو مار کر قتل کرنے کے الزام میں 3 سگے بھائیوں کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس نے آج بتایا کہ ملزم منیش، راجیش عرف ہڈی اور راجہ گزشتہ سال ستمبر میں ہوئی اس واردات کے بعد سے فرار تھے۔ ان تینوں ملزمان کے خلاف تعزیرات ہند (بی این ایس) کی دفعہ 103(1) (قتل)، 109(1) (قتل کی کوشش) اور 3(5) (مشترکہ ارادہ) کے تحت مقدمہ درج تھا۔ دہلی کی ایک عدالت نے ان کے خلاف غیر ضمانتی وارنٹ بھی جاری کیا تھا۔ یہ مقدمہ اکبر نامی شخص کی شکایت پر درج کیا گیا تھا، جس میں الزام تھا کہ ایک پرانے تنازعے کے سبب ملزمان نے پہلے اسے اور اس کے بھائی راجہ کو دھمکی دی تھی۔ واقعہ والے دن منیش نے اپنے بھائیوں اور ساتھیوں کے ساتھ مل کر اکبر اور اس کے ساتھیوں پر پہلے سے منصوبہ بند حملہ کیا۔

پرگتی میدان میں دنیا کے سب سے بڑے 'عالمی کتاب میلہ 2026' کا افتتاح

پچھلے 53 سالوں سے لگاتار منعقد ہونے والا یہ کتاب میلہ عالمی اشاعتی دنیا میں ایک باوقار اور قابل اعتماد پلیٹ فارم بن گیا ہے: مرکزی وزیر

نئی دہلی، (صحافت بیورو): عالمی کتاب میلہ 2026 کا افتتاح مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے آج بھارت منڈپم (پرگتی میدان) میں کیا۔ 10 سے 18 جنوری 2026 تک چلنے والے میلے میں داخلہ مکمل طور پر مفت ہے۔ نیشنل بک ٹرسٹ (این بی ٹی) اور فیڈریشن آف انڈین پبلشرز (ایف آئی پی) کے اشتراک سے منعقد ہونے والے اس میلے کو دنیا کا سب سے بڑا میلہ قرار دیا جا رہا ہے جس میں شرکت کرنے والے 30 ممالک میں قطر مہمان ملک کے طور پر شریک ہے۔ اسپین کو اپنے ادبی اور ثقافتی ورثے کی نمائش کرتے ہوئے فوکس کنٹری بنایا گیا ہے۔ میلے میں تقریباً 3 ہزار اسٹالز لگائے جائیں گے اور 1,000 سے زیادہ پبلشرز اپنی کتابیں پیش کریں گے۔ ہندی اور انگریزی سمیت مختلف ہندوستانی زبانوں میں کتابوں کی ایک وسیع رینج دستیاب ہوگی۔ 'بھارتیہ سنیہ اتہاس شوریہ اور ووِیک @ 75' تھیم پر منعقد ہونے والے عالمی کتاب میلے کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے آج مرکزی وزیر دھرمیندر پردھان نے کہا کہ یہ افتتاح صرف کتابوں کا میلہ نہیں ہے بلکہ خیالات کا سنگم، مکالمے کا جشن اور تخلیقی صلاحیتوں کیلئے ایک متحرک پلیٹ فارم ہے۔ پچھلے 53 سالوں سے لگاتار منعقد ہونے والا یہ کتاب میلہ عالمی اشاعتی دنیا میں ایک باوقار اور قابل اعتماد پلیٹ فارم بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہلی کا عالمی کتاب میلہ پڑھنے کی ثقافت کا ہندوستان کا سب سے بڑا عوامی جشن ہے، جہاں مصنفین، پبلشرز، اور قارئین ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر بات چیت کرتے ہیں۔ نئی دہلی عالمی کتاب میلہ دنیا کا سب سے بڑا کتاب میلہ ہے۔ دھرمیندر پردھان نے کہا کہ یہ تقریب دنیا کا سب سے بڑا بزنس کتاب میلہ بن گیا ہے، جو عالمی اشاعتی صنعت میں ہندوستان کی مضبوط موجودگی کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان آج دنیا کا تیسرا سب سے بڑا اشاعتی اور کتابی تجارت کا مرکز بن گیا ہے۔ یہ کامیابی ہندوستان کے لسانی تنوع، وسیع علمی روایت اور عالمی مطابقت کا ثبوت ہے۔ یہ کامیابی ایک خود انحصار ہندوستان کے وژن کو بھی مجسم کرتی ہے۔

حضرت مٹکا پیر رحمۃ اللہ علیہ کا 808 واں سالانہ عرس آج سے

نئی دہلی، (صحافت بیورو): حضرت مٹکا پیر رحمۃ اللہ علیہ کا 808 واں سالانہ عرس مبارک 11، 12، 13 جنوری 2026 کو شروع ہوگا۔ متھرا روڈ پر پرگتی میدان کے قریب واقع مٹکا پیرؒ کی درگاہ پر دعا قرآن خوانی کے ساتھ ساتھ تینوں دن لنگر تقسیم کیا جائے گا۔ اس سہ روزہ عرس مبارک کے موقع پر تمام مذاہب کے عقیدتمندوں کے لیے درگاہ کی جانب سے حلوا، پوری، آلو کی سبزی کا لنگر بھی کیا جائے گا۔ اس دوران بعد نماز عشاء قوال اپنا کلام پیش کریں گے۔

سم فروخت گھوٹالے میں ٹیلی کام اہلکار کو عدالت نے ضمانت دے دی

سی بی آئی کی جانب سے حراست کی درخواست مسترد، ملزم کو سخت شرائط کے تحت 5 لاکھ روپے کے ذاتی مچلکے اور اسی رقم کی ضمانت پر رہا کرنے کا حکم

نئی دہلی، (صحافت بیورو): دہلی کی ایک عدالت نے ٹیلی کام کمپنی کے ایریا سیلز مینیجر بینو ودھیا دھرن کو سم فروخت گھوٹالہ کیس میں ضمانت دے دی۔ اس معاملے کی جانچ مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) کر رہی ہے۔ عدالت نے سی بی آئی کی جانب سے 14 دن کی عدالتی حراست کی درخواست مسترد کرتے ہوئے ملزم کو سخت شرائط کے تحت 5 لاکھ روپے کے ذاتی مچلکے اور اسی رقم کی ایک ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا۔ یہ حکم راؤز ایونیو کورٹس کی ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ جیوتی مہیشوری نے دو درخواستوں پر ایک ساتھ فیصلہ سناتے ہوئے دیا۔ سی بی آئی کی جانب سے عدالتی حراست کیلئے ایک درخواست دائر کی گئی تھی جبکہ دوسری درخواست ملزم نے بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا کی دفعہ 480 کے تحت ضمانت کے لیے داخل کی تھی۔ ملزم کی جانب سے وکلا امیت کمار، ویپن کمار، پریا نکا سنگھ، ارونیش گپتا اور ترنگ اگروال پیش ہوئے، جبکہ سی بی آئی کی نمائندگی اس کے سرکاری وکلا نے کی۔ فریقین کے دلائل سننے اور کیس ڈائری کا جائزہ لینے کے بعد عدالت نے سی بی آئی کی درخواست خارج کر دی اور ضمانت کی درخواست منظور کر لی۔ یہ معاملہ سی بی آئی کے جاری آپریشن چکر-وی کا حصہ ہے، جس کے تحت ایجنسی نے 8 جنوری 2026 کو بینو ودھیا دھرن کو مبینہ طور پر غیر قانونی طور پر سم کارڈ فروخت کرنے کے الزام میں گرفتار کیا تھا، جو بعد میں سائبر جرائم میں استعمال ہوئے۔ دسمبر 2025 میں سی بی آئی نے دہلی اور چنڈی گڑھ کے اطراف میں سرگرم ایک منظم فشنگ نیٹ ورک کا سراغ لگایا تھا، جو مبینہ طور پر سائبر مجرموں کو بڑی تعداد میں ایس ایم ایس سروسز فراہم کر رہا تھا، جن میں بیرونی عناصر بھی شامل تھے جو ہندوستانی شہریوں کو نشانہ بنا رہے تھے۔ سی بی آئی کے مطابق محکمۂ ٹیلی کمیونی کیشن کے قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تقریباً 21 ہزار سم کارڈ حاصل کیے گئے، تاکہ بڑی تعداد میں ایس ایم ایس بھیجے جاسکیں، جنہیں مبینہ طور پر سائبر مجرموں نے فشنگ سرگرمیوں کیلئے استعمال کیا۔ دسمبر 2025 میں ٹیلی کام سروس فراہم کرنے والی کمپنی کے ایک چینل پارٹنر سمیت تین افراد کو گرفتار کیا گیا تھا، جو اس وقت عدالتی حراست میں ہیں۔ بعد ازاں تفتیش کے دوران ودھیا دھرن کے مبینہ کردار کا انکشاف ہوا۔ ایجنسی نے الزام لگایا کہ ووڈافون میں ایریا سیلز مینیجر کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے ہوئے ملزم نے فرضی افراد کا انتظام کر کے اور انہیں لارڈ مہاویر سروسز انڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ کے ملازمین ظاہر کر کے بڑی تعداد میں سم کارڈز کے فراڈ کے ذریعے اجرا میں سہولت فراہم کی۔ یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ اس نے کے وائی سی کیلئے ان افراد کے دستاویزات جمع کرائے تھے۔

عدالت نے کہا کہ جو معلومات ملزم سے حاصل کی جانی تھیں وہ پہلے ہی حاصل کی جا چکی ہیں اور تمام قابل اعتراض مواد تفتیشی ایجنسی کے پاس موجود ہے، اس لیے مزید حراست غیر ضروری ہے۔ عدالت نے سی بی آئی کے اس خدشے کو بھی مسترد کر دیا کہ ملزم گواہوں کو متاثر کر سکتا ہے یا شواہد کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر سکتا ہے، اور کہا کہ یہ اندیشے محض قیاس آرائی پر مبنی ہیں اور ریکارڈ پر موجود مواد سے ثابت نہیں ہوتے۔

'آگے بڑھنے اور زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے مطالعہ ضروری'

عالمی کتاب میلہ 2026 میں این سی پی یو ایل کے زیرِ اہتمام مطالعے کی اہمیت پر منعقد مذاکرے میں ڈاکٹر خالد علوی کا اظہار خیال

نئی دہلی، (صحافت بیورو) قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان (این سی پی یو ایل) کے زیر اہتمام عالمی کتاب میلہ 2026 میں مطالعے کی اہمیت پر ایک اہم مذاکرے کا انعقاد کیا گیا۔ اس مذاکرے میں جناب معصوم مرادآبادی، ڈاکٹر خالد علوی، پروفیسر مشتاق عالم قادری اور ڈاکٹر ابراہیم افسر بطور پینلسٹ شریک ہوئے، جبکہ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر احسن ایوبی نے انجام دی۔ جناب معصوم مرادآبادی نے کہا کہ مطالعے کے بغیر کوئی بھی انسان باشعور نہیں ہوسکتا۔ اپنی سوچ میں وسعت اور تنوع پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ نئی چیزوں سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے مطالعہ ناگزیر ہے۔ انھوں نے کہا کہ اگرچہ یہ ڈیجیٹل دور ہے اور لوگوں کے پاس وقت کی کمی ہے، لیکن آج کتابوں تک لوگوں کی رسائی پہلے سے کہیں زیادہ ہو چکی ہے اور معیاری کتابوں کا مطالعہ گھر بیٹھے بھی ممکن ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ کتابیں انہیں موضوعات پر لکھی جانی چاہئیں جن کی واقعی ضرورت ہو، پامال موضوعات پر کتابیں لکھنا وقت کا ضیاع ہے۔ ڈاکٹر خالد علوی نے کہا کہ ماضی میں لوگوں میں مطالعے کی عادت ہوا کرتی تھی اور گھروں میں میزوں پر مختلف رسائل اور اخبارات رکھے رہتے تھے، جس کی وجہ سے گھر والوں میں مطالعے کا ذوق خود بخود پیدا ہو جاتا تھا۔ انھوں نے کہا کہ کتاب کا کوئی نعم البدل نہیں ہے، جو شخص مطالعہ کرتا ہے وہ دوسروں سے آگے رہتا ہے۔ آگے بڑھنے اور زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے مطالعہ ضروری ہے۔ کتابوں پر گفتگو کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ آج اچھی اور معیاری کتابوں کی کمی محسوس کی جا رہی ہے، اس لیے ضروری ہے کہ اچھے اور اہم موضوعات پر کتابیں لکھی جائیں۔ پروفیسر مشتاق عالم قادری نے کہا کہ کتاب اور مطالعہ لازم و ملزوم ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ٹیکسٹ بک کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ قاری اسے بار بار پڑھ سکتا ہے اور اہم نکات کی نشاندہی بھی کر سکتا ہے، جو مطالعے کو مؤثر بناتا ہے۔ انھوں نے اس بات کی نشاندہی کی کہ موبائل فون اور جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے خاص طور پر نوجوانوں میں مطالعے کا رجحان کم ہوا ہے، تاہم اس کے باوجود کتاب کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے۔

ڈاکٹر ابراہیم افسر نے کہا کہ مطالعہ جتنا زیادہ ہوگا، انسان کے اندر اتنا ہی اعتماد، شعور اور فکری پختگی پیدا ہوگی۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ مطالعہ نہ صرف علم میں اضافہ کرتا ہے بلکہ انسان کی شخصیت کو بھی نکھارتا ہے۔ مقررین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ مطالعے کے فروغ کے بغیر ایک صحت مند اور باشعور معاشرے کی تشکیل ممکن نہیں، اس لیے نئی نسل کو کتابوں سے جوڑنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

کے جی ایم یو میں ہنگامہ پر وزیراعلیٰ یوگی سخت

اپرنا یادو اور ببیتا چوہان کو کیا طلب

لکھنؤ: (پی این ایس) وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے راجدھانی کی کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی (کے جی ایم یو) میں جمعہ کو تین گھنٹے تک جاری رہنے والے ہنگامہ کو بہت سنجیدگی

سے لیا ہے۔ وزیراعلیٰ نے ریاستی خواتین کمیشن کی نائب صدر اپرنا یادو اور صدر ببیتا چوہان کو طلب کرکے وضاحت طلب کی ہے۔ اس دوران کے جی ایم یو انتظامیہ نے فسادیوں کے خلاف چوک پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی ہے۔ مذہبی تبدیلی کی کوشش اور اندرونی تنازعات کی وجہ سے KGMU کیمپس جمعہ کو دوپہر 12 بجے کے قریب چھاؤنی میں تبدیل ہو گیا تھا۔ جیسے ہی اپرنا یادو کی گاڑی سائرن بجاتی ہوئی پہنچی، تقریباً 200 لوگوں کے ہجوم نے وائس چانسلر کے دفتر پر دھاوا بول دیا۔ سیکورٹی حصار کو توڑتے ہوئے لوگ داخل ہوئے اور احاطے میں توڑ پھوڑ کی۔ ہجوم نے پرو وائس چانسلر ڈاکٹر امجیت کور اور وشاکھا کمیٹی کی چیئرپرسن ڈاکٹر مونیکا کوہلی کو گھنٹوں یرغمال بنائے رکھا۔ افراتفری کو بڑھتا دیکھ کر وائس چانسلر ڈاکٹر سونیا نتیا نند کو پچھلے گیٹ سے بحفاظت باہر نکلنا پڑا۔ اس وقت، وہ فیکلٹی پروموشنز کے لیے ماہرین کے ساتھ انٹرویوز کر رہی تھیں۔ دفتر کی عمارت میں میڈیکل طلباء کی کلاسوں میں خلل پڑا، اور طلباء کو خوفزدہ حالت میں پچھلے دروازے سے باہر نکالا گیا۔ ذرائع کے مطابق چیف منسٹر نے کمیشن کی پریس کانفرنس کو کے جی ایم یو کیمپس میں اچانک منتقل کرنے پر برہمی کا اظہار کیا۔ وزیراعلیٰ نے واضح کیا کہ کسی ادارے میں انتشار برداشت نہیں کیا جائے گا۔ کے جی ایم یو انتظامیہ نے توڑ پھوڑ، سرکاری کام میں رکاوٹ ڈالنے اور یرغمال بنانے کے لیے شرپسندوں کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ کے جی ایم یو کے دو کیس ریاستی خواتین کمیشن کے سامنے زیر التوا ہیں۔ ایک ریزیڈنٹ ڈاکٹر کو جنسی طور پر ہراساں کرنا اور تبدیلی کی کوشش کرنا اور دوسرا انتظامی تنازعہ۔ کمیشن کی ٹیم ان مسائل کو سننے کے لیے کے جی ایم یو پہنچی تھی، اور اس کے ساتھ ایک بڑا ہجوم کیمپس میں داخل ہوا۔

رام مندر احاطے میں نماز پڑھنے کی کوشش، ملزم گرفتار

ایودھیا: (پی این ایس) ایودھیا میں رام مندر کے احاطے میں نماز ادا کرنے کی کوشش کرنے والے نوجوان کی گرفتاری کے بعد سیکورٹی اور انتظامی حلقوں میں ہلچل مچ گئی ہے۔ مندر کے احاطے میں مذہبی سرگرمیاں انجام دینے کے دوران کمیونٹی کے کچھ لوگوں نے اسے روکا اور بعد میں حراست میں لے لیا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ نوجوانوں نے مندر کے احاطے میں نماز پڑھنے کی کوشش کی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور نوجوان کو حراست میں لے لیا۔ بتایا جاتا ہے کہ جب پولیس نے اسے روکا تو اس نے ایک خاص طبقے کے خلاف نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ اس واقعہ سے کمپلیکس کے اندر موجود لوگوں میں تھوڑی دیر کے لیے تناؤ پیدا ہوگیا تاہم پولیس کی بروقت کارروائی سے حالات قابو میں آگئے۔ پولیس تفتیش میں نوجوان کی شناخت کشمیر کے شوپیاں کے رہنے والے احمد شیخ کے طور پر ہوئی ہے۔ اس سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے اور رام مندر کمپلیکس کے قریب نماز پڑھنے کی کوشش کے بعد پورے معاملے کی جانچ کی جا رہی ہے۔ پولیس فی الحال واقعے کی تمام پہلوؤں سے تفتیش کر رہی ہے۔ نوجوان کی مندر کے احاطے میں نماز پڑھنے کی کوشش کا مقصد، اس کے مقاصد اور اس کا کسی اور سرگرمیوں سے تعلق ہے یا نہیں، یہ تمام پہلو تحقیقات کے دائرے میں ہیں۔ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد مزید قانونی کارروائی کی جائے گی۔

بی جے پی کے سینئر لیڈر اور سابق ایم ایل اے کملیش شکلا کا انتقال

دیوریا: (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے سینئر رہنما اور سابق رکن اسمبلی کملیش شکلا کا ہفتہ کے روز 75 سال کی عمر میں اُتراکھنڈ کے رودر پور میں انتقال ہوگیا۔ بی جے پی کے ضلع میڈیا انچارج پربھاکر تیواری نے بتایا کہ ان کا انتقال رودر پور کے ایک اسپتال میں ہوا۔ وہ 2017 میں دیوریہ ضلع کے رام پور کارخانہ اسمبلی حلقہ سے رکن اسمبلی منتخب ہوئے تھے۔ ان کی آخری رسومات اتوار کو ہریدوار میں ادا کی جائیں گی۔ وہ اصل میں دیوریہ ضلع کے ایکونا علاقے کے گاؤں بھیڑی شکل کے رہائشی تھے اور اُتراکھنڈ کو اپنی عملی زمین بنایا اور وہاں سماجی وسیاسی سرگرمیوں میں فعال کردار ادا کیا۔ مسٹر شکلا کئی بار اُتر پردیش رائس ملرز آرگنائزیشن کے صدر رہے اور آل انڈیا رائس ملرز آرگنائزیشن کے نائب صدر کے فرائض بھی انجام دیے۔

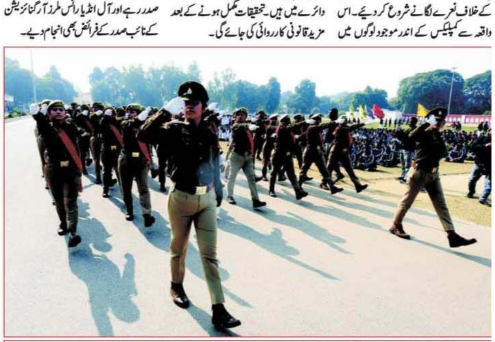

لکھنؤ: یوم جمہوریہ کی پریڈ سے قبل ریزرو پولیس لائنز میں این سی سی کیڈٹس، فوجی اہلکار اور پولیس اہلکار پریڈ کی مشق کرتے ہوئے۔

میرٹھ میں بیٹی کے اغوا اور ماں کے قتل پر کشیدگی

اپوزیشن نے ریاستی حکومت کو بنایا نشانہ

میرٹھ: (پی این ایس) میرٹھ میں ایک خاتون کے قتل اور اس کی بیٹی کے اغوا کے واقعے کے بعد اپوزیشن جماعتوں نے اترپردیش حکومت پر سخت تنقید کی ہے۔ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ ریاست کو بدترین قانون و نظم کی افراتفری کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ کانگریس لیڈر اُدت راج نے ہفتہ کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا، ''میرٹھ کے کپساڑ گاؤں میں ایک دلت خاتون اپنی بیٹی کے ساتھ کھیت جانے کے لیے گھر سے نکلی تھی۔ راستے میں غنڈوں نے بیٹی کو اغوا کرنے کی کوشش کی ... ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا ہے۔'' اُدت راج نے کہا کہ اتر پردیش میں دلتوں پر مظالم کے واقعات میں بے حد اضافہ ہوا ہے۔ کانگریس لیڈر نے سوال اٹھاتے ہوئے کہا، ''کیا ملزمان اور ان کے رشتہ داروں کے گھروں پر بلڈوزر چلایا گیا؟ ہندو راشٹر ابھی بنا بھی نہیں اور اس سے پہلے ہی اس کی جھلک دکھائی دے رہی ہے۔'' سماج وادی پارٹی کے لیڈر یوگیش ورما نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا، ''یہ واقعہ نہایت دردناک اور چونکا دینے والا ہے۔ اس نے ضلع کی پوری دلت برادری کو ہلا کر رکھ دیا ہے ... روکنا ہوگا۔ اب تک انتظامیہ کو بلڈوزر لے کر ملزمان کے گھروں تک پہنچ جانا چاہیے تھا۔'' میرٹھ پولیس کے مطابق، ضلع کے کپساڑ گاؤں میں مجرموں نے ایک 20 سالہ لڑکی کا اغوا کیا۔ اس دوران 50 سالہ خاتون نے اپنی بیٹی کو بچانے کی کوشش کی، لیکن مجرموں نے اس پر تیز دھار ہتھیار سے حملہ کر دیا۔ اس کے بعد علاج کے دوران خاتون کی اسپتال میں موت ہوگئی۔ اس واقعے کے بعد علاقے میں شدید غصہ پایا جا رہا ہے۔ پولیس نے ملزمان کی شناخت پارس سوم اور سنیل کمار کے طور پر کی

سریش کھنہ نے وارانسی میں روپ وے پروجیکٹ کا معائنہ کیا

وارانسی: (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر خزانہ و پارلیمانی امور اور ضلع کے انچارج وزیر سریش کھنہ نے جمعہ کی دیر رات وارانسی کے دورے کے دوران روپ وے منصوبے کی پیش رفت کا موقع پر جائزہ لیا۔ انہوں نے کام کو مکمل حفاظتی معیار کے ساتھ انجام دینے پر خاص زور دیا اور اسے جلد مکمل کرنے کی ہدایت دی۔ وزیر موصوف نے موقع پر ہی کام کرنے والی ایجنسی کے انجینئروں سے بات چیت کی اور پیش رفت کی تفصیلی معلومات حاصل کیں۔ اس سے قبل انہوں نے نہرو مارکیٹ، انگلشیا لائن میں غریب اور بے سہارا لوگوں میں کمبل تقسیم کیے اور سردی سے راحت پہنچائی۔ انہوں نے رین بسیرے میں مقیم لوگوں سے بھی گفتگو کی اور وہاں کی سہولیات کا جائزہ لیا اور موقع پر موجود افسران کو ہدایت دی کہ رین بسیرے میں تمام ضروری سہولیات ہر حال میں یقینی بنائی جائیں۔ انہوں نے صفائی کے ساتھ ساتھ الا[؟] کے مناسب انتظام پر بھی زور دیا۔ وزیر نے خاص طور پر کہا کہ سردی میں کوئی بھی غریب یا بے سہارا شخص کھلے آسمان تلے نہ سوئے، ایسے تمام لوگوں کو رین بسیرے میں پناہ دی جائے۔

امیٹھی میں وکلاء کا احتجاج جاری

ایس ڈی ایم کے خلاف تحقیقاتی کمیٹی تشکیل

امیٹھی: (یو این آئی) ضلع امیٹھی کی مسافر خانہ تحصیل میں تعینات سب ڈویژنل مجسٹریٹ (ایس ڈی ایم) ابھینو قنوجیہ کے خلاف عائد الزامات کی جانچ کے لیے ضلع مجسٹریٹ سنجے ضابطگی جیسے سنگین الزامات عائد کیے تھے۔ معاملے کی سنگینی کو مدنظر رکھتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ نے غیر جانبدارانہ جانچ کے لیے کمیٹی تشکیل دینے کے احکامات جاری کیے ہیں۔

چوہان نے تین رکنی تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ کمیٹی ایک ماہ کے اندر اپنی رپورٹ ضلع مجسٹریٹ کو پیش کرے گی۔ اس دوران ایس ڈی ایم کی برطرفی کے مطالبے کو لے کر وکلاء کی تحریک بدستور جاری ہے۔ موصولہ معلومات کے مطابق، 4 جنوری کو وکلاء نے ضلع مجسٹریٹ کو ایک میمورنڈم پیش کر کے ایس ڈی ایم پر بدعنوانی، بدتمیزی اور عدالتی امور میں بے وکلاء تنظیم کا کہنا ہے کہ ایس ڈی ایم مسلسل وکلاء کے ساتھ ناروا سلوک کرتے ہیں اور رشوت خوری میں ملوث ہیں۔ تنظیم کے ضلعی صدر وید پرکاش نے الزام لگایا ہے کہ احتجاج کی صورت میں ایس ڈی ایم خواتین لیکھ پال کو آگے کر دیتے ہیں۔ انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ اس سے قبل بھی تنازعات کے باعث ایس ڈی ایم کی تعیناتی دو مرتبہ منسوخ کی جا چکی ہے۔

شادی سے مکرنے والا ایس ڈی آر ایف کا نسٹیبل گرفتار

لکھنؤ: (پی این ایس) کانپور کی ایک نوجوان خاتون نے لکھنؤ میں تعینات ایس ڈی آر ایف کانسٹیبل پر کئی سنگین الزامات لگائے ہیں۔ اس نے اس پر الزام لگایا کہ اس نے شادی کے جھوٹے وعدے کے تحت اس کا جنسی استحصال کیا اور اسے مکان فراہم کرانے کے بہانے اس سے لاکھوں روپے ہڑپ لیے۔ متاثرہ کی شکایت پر حسین گنج پولس تھانے میں کیس درج کیا گیا ہے۔ پولیس نے ملزم کانسٹیبل کو گرفتار کرلیا ہے۔ میرج ڈاٹ کام کے ذریعے ملزم کانسٹیبل کے رابطے میں آئی۔ کانسٹیبل کی شناخت شوبھت بھلا کے طور پر ہوئی ہے۔ وہ ایس ڈی آر ایف ہیڈکوارٹر میں تعینات ہے۔ اس دوران وہ متاثرہ سے ملا۔ ملاقات کے بعد دونوں باتیں کرنے لگے۔ کانسٹیبل نے اس سے شادی کا وعدہ کیا اور ایک ہوٹل میں اس کے ساتھ جسمانی تعلقات بھی بنائے۔ خاتون کے مطابق کانسٹیبل نے لکھنؤ میں مکان فراہم کرانے کے بہانے اس سے تقریباً 9 لاکھ روپے رشوت لیے۔ اس کے بعد وہ اس معاملے میں ٹال مٹول کرنے لگا۔ دباؤ میں اس نے اس کا فون اٹھانا چھوڑ دیا۔ اس سے پریشان ہوکر متاثرہ نے لکھنؤ کے حسین گنج پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی۔ حسین گنج کے ایس ایچ او نے بتایا کہ خاتون نے تین چار دن پہلے شکایت درج کروائی تھی۔ یہ پورا واقعہ 2024 میں پیش آیا۔ ملزم شوبھت کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ متاثرہ خاتون نے کانسٹیبل پر شادی کے بہانے اس کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کا الزام لگایا ہے۔ کانسٹیبل پر گھر فراہم کرنے کے نام پر رقم لینے کا بھی الزام ہے۔

خاتون آٹو ڈرائیور کو قتل کرنے والا ملزم انکاؤنٹر میں گرفتار

جھانسی: (پی این ایس) اترپردیش کے جھانسی کی پہلی خاتون آٹو ڈرائیور انیتا کے قاتل کو پولیس نے جمعہ کی دیر رات فائرنگ کے تبادلے کے دوران گرفتار کرلیا۔ وہ عدالت میں خود سپردگی کا منصوبہ بنا رہا تھا۔ لیکن پہلے ہی مبینہ پولیس مقابلے میں زخمی ہونے کے بعد پکڑ لیا گیا۔ ملزم پر 25 ہزار روپے انعام کا اعلان کیا گیا تھا۔ مبینہ انکاؤنٹر کے دوران مکیش جھا کی ٹانگ میں گولی لگی۔ اسے علاج کے لیے میڈیکل کالج میں داخل کرایا گیا ہے۔ ایس پی سٹی پریتی سنگھ نے بتایا کہ 5 جنوری کو نوآباد تھانہ علاقے کے تالپورہ کی رہنے والی خاتون آٹو کا الزام لگایا تھا۔ اس کے بعد مقدمہ درج کیا گیا اور دو ملزمین شیوم اور منوج کو گرفتار کیا گیا۔ کلیدی ملزم مکیش جھا مفرور تھا اور اس کی گرفتاری کے لیے 25 ہزار روپے کے انعام کا اعلان کیا گیا تھا۔ ایس پی سٹی پریتی سنگھ کے مطابق جمعہ کی رات کو اطلاع ملی تھی، کہ مکیش جھا بھگونت پورہ روڈ پر واقع کرگوان میں موجود ہے۔ اس کے بعد نوآباد پولیس اسٹیشن کے انچارج روی سریواستو اور باروساگر پولیس کی ٹیم جائے وقوع پر پہنچی اور علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔ پولیس کا دعویٰ ہے کہ گھیراؤ دیکھ کر مکیش نے گولی چلا دی۔ جوابی فائرنگ میں پولیس

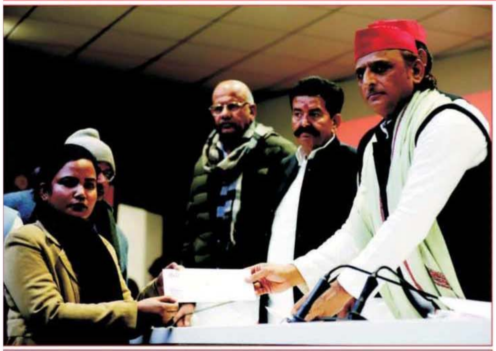

لکھنؤ ایس پی ہیڈکوارٹر میں پریس کانفرنس کرنے کے بعد سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے متوفی بی ایل او کے اہل خانہ کو 2 لاکھ روپے کی مالی مدد فراہم کی۔

ووٹر لسٹ سے ہٹائے جا رہے ہیں پی ڈی اے کے نام: اکھلیش

لکھنؤ: (پی این ایس) ووٹر لسٹ کو لے کر اتر پردیش کی سیاست میں ایک بار پھر زبردست لڑائی چھڑ گئی ہے۔ ایس پی صدر اکھلیش یادو نے مرکزی اور ریاستی حکومتوں پر اپوزیشن کے ووٹوں کو ختم کرنے کے لیے الیکشن کمیشن کے ساتھ ملی بھگت کا الزام لگایا ہے۔ انہوں نے اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) کے عمل کی منصفانہ پن پر سنگین سوالات اٹھائے ہیں۔ اکھلیش یادو نے اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ صرف ایک ضلع میں تقریباً 300,000 ووٹروں کے نام فہرست سے ہٹا دیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا، ''جس طرح سے ووٹوں کو ہٹایا جا رہا ہے، اس سے الیکشن کمیشن کی ساکھ کو شدید خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ PDA (پسماندہ، دلت، اور اقلیت) کے ووٹوں کو ختم کرنے اور حکمراں پارٹی کے ووٹوں کو بڑھانے کے لیے سرکاری مشینری کا استعمال کیا جا رہا ہے۔'' اکھلیش نے ایس آئی آر مشق کے دوران عہدیداروں کے رول پر شک ظاہر کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ تمام پارٹیوں نے اپنے بوتھ لیول ایجنٹس (BLAs) کو تعینات کیا تھا، لیکن پردے کے پیچھے کچھ اور ہی چل رہا تھا۔ اکھلیش نے کہا کہ اس سے پہلے کہ مسودہ ووٹر لسٹ جاری ہو چکی تھی اور کوئی سرکاری اعداد و شمار جاری نہیں کیے گئے تھے، وزیر اعلیٰ نے عوامی طور پر کہا کہ 40 ملین ووٹوں کو حذف کر دیا جائے گا، تمام کا تعلق بی جے پی سے ہے۔ ایس پی سربراہ نے خدشہ ظاہر کیا کہ ریاست بھر میں تقریباً 30 ملین ووٹروں کے نام حذف کیے جا سکتے ہیں، جو جمہوریت کے لیے ایک بڑا خطرہ ہے۔ اکھلیش یادو نے مطالبہ کیا کہ الیکشن کمیشن اتنی بڑی تعداد میں ناموں کو ہٹانے کی بنیاد واضح کرے۔ انہوں نے پارٹی کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ گاؤں گاؤں جا کر ووٹر لسٹ چیک کریں تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ کسی اہل شہری کا ووٹ منسوخ نہ ہو۔

ایس آئی آر مہم: بی جے پی کی اپنے اراکینِ اسمبلی پر گہری نظر

لکھنؤ: (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ایم ایل اے اگلے سال ہونے والے اتر پردیش اسمبلی انتخابات کے لیے ٹکٹ حاصل کرنے کیلئے پریشان ہیں، کیونکہ خصوصی نظرثانی (ایس آئی آر) مہم کے حوالے سے سیاسی سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں۔ بی جے پی کے ذرائع کا کہنا ہے کہ کچھ اسمبلی حلقوں میں ووٹروں کے اندراج کی رفتار توقع سے کم ہے، جس پر ریاستی اور مرکزی قیادت کی سطح پر سنجیدہ غور و خوض جاری ہے۔ حکمراں بی جے پی اسے 2027 کے اسمبلی انتخابات سے براہِ راست جوڑ کر دیکھ رہی ہے۔ پارٹی قیادت نے دوٹوک انداز میں اشارہ دیا ہے کہ ایس آئی آر میں غفلت یا سست روی برتنے والے اراکینِ اسمبلی اور امیدواروں کو آئندہ انتخابات میں سخت سیاسی اور انتخابی چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ ایس آئی آر کے تحت ووٹر فہرست کی تیاری، ناموں کے اندراج اور غلطیوں کی اصلاح سے متعلق تفصیلی رپورٹس مرکزی قیادت کو موصول ہو رہی ہیں۔ ان رپورٹس میں اس بات کا جائزہ لیا جا رہا ہے کہ کون سا رکنِ اسمبلی اور ممکنہ امیدوار اپنے اسمبلی حلقے میں مہم کو کتنی سنجیدگی اور فعالیت کے ساتھ آگے بڑھا رہا ہے۔

کمزور کارکردگی سامنے آنے پر تنظیمی حلقوں میں تشویش بڑھتی جا رہی ہے۔ بی جے پی قیادت کا ماننا ہے کہ ووٹر فہرست کسی بھی انتخابی کامیابی کی بنیاد ہوتی ہے۔ اس تناظر میں جن اسمبلی حلقوں میں ایس آئی آر کے دوران مطلوبہ پیش رفت نظر نہیں آ رہی یا مہم سست روی کا شکار ہے، وہاں متعلقہ اراکینِ اسمبلی کے طرزِ عمل پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ پارٹی حلقوں میں یہ بات بھی زیرِ بحث ہے کہ ایس آئی آر میں عدم دلچسپی 2027 میں ٹکٹ کے حصول کی راہ میں رکاوٹ بن سکتی ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ پہلے ہی تنظیم اور عوامی نمائندوں کو واضح ہدایات دے چکے ہیں کہ ایس آئی آر مہم کو پوری سنجیدگی کے ساتھ انجام دیا جائے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اہل ووٹروں کے نام ہر حال میں ووٹر لسٹ میں شامل ہوں اور کسی بھی سطح پر لاپروائی برداشت نہیں کی جائے گی۔ سیاسی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ بی جے پی ایس آئی آر کو صرف ایک انتظامی کارروائی نہیں بلکہ تنظیم کی فعالیت اور عوامی رابطے کی قوت جانچنے کا پیمانہ تصور کر رہی ہے۔ اسی تناظر میں ایس آئی آر کے دوران ہونے والی کارکردگی کو 2027 کے انتخابی منظرنامے سے جوڑ کر پرکھا جا رہا ہے۔

کشی نگر میں سڑک حادثہ نوجوان ہلاک

کشی نگر: (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع کشی نگر کے تھانہ تریا سوجان علاقے میں نامعلوم گاڑی کی زد میں آ کر کے موٹر سائیکل سوار ایک شخص ہلاک ہوگیا، جبکہ ایک اور شخص شدید زخمی ہوگیا۔ پولیس کے مطابق، ضلع گوپال گنج کے تھانہ گوپال پور علاقے کے گاؤں نرہوا شکلا کے رہائشی منا شاہ (40)، گاؤں کے ہی رہنے والے مہیش چوہان (32) کے ساتھ سلیم گڑھ بازار گئے تھے۔

لکھنؤ: ضلع صدر رودر دمن سنگھ ببلو کانگریس دفتر میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے۔

دیہی ہندوستان کی لائف لائن کو تباہ کر رہی ہے بی جے پی: ببلو

'منریگا بچاؤ تحریک' مہم کے پہلے مرحلے کا باقاعدہ کیا آغاز

لکھنؤ: (پی این ایس) کانگریس پارٹی نے ہفتہ کو 'منریگا بچاؤ تحریک' مہم کے پہلے مرحلے کا باقاعدہ آغاز کیا۔ لکھنؤ میں منعقدہ ایک اہم پریس کانفرنس میں، ضلع کانگریس کے صدر رودر دمن سنگھ ''ببلو'' اور ریاستی وار روم کے سینئر لیڈروں نے حکومت کی مزدور مخالف پالیسیوں پر سخت حملہ کیا۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ضلع صدر رودر دمن سنگھ ببلو نے کہا کہ منریگا کانگریس دور حکومت کی صرف ایک عام سرکاری اسکیم نہیں ہے، بلکہ بھوک اور ہجرت کے خلاف لاکھوں غریبوں کے لیے ایک عزت کے ساتھ کام کرنے کا حق دیا ہے۔ یوپی کانگریس وار روم کے انچارج سنجے دکشت نے کہا کہ بی جے پی حکومت منریگا کی روح پر حملہ کر رہی ہے۔ ان کے اہم دلائل درج ذیل ہیں: آئینی حق: منریگا ایک 'حقوق پر مبنی قانون' ہے۔ اس کے تحت مزدوروں کو کام کا مطالبہ کرنے کا قانونی حق حاصل ہے۔ بی جے پی اپنی قانونی ضمانت کو محض 'اسکیم' میں تبدیل کر کے اسے ختم کرنا چاہتی ہے۔ بے روزگاری الاؤنس: قانون کے تحت، اگر کوئی ریاستی حکومت 15 دنوں کے اندر کام فراہم کرنے سے بچنے کی کوشش کر رہی ہے۔ کانگریس لیڈروں نے بتایا کہ 'منریگا کو بچانے کی جدوجہد' شروع کرنے کا فیصلہ 27 دسمبر 2025 کو منعقدہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں لیا گیا تھا۔ کانگریس اب گاؤں گاؤں جا کر مزدوروں کو بتائے گی کہ کس طرح ان کی روزی روٹی پر حملہ ہو رہا ہے۔ پریس کانفرنس میں اسٹیٹ وار روم کے زونل ہیڈ راگھویندر اپادھیائے بھی موجود تھے۔ کانگریس نے واضح کیا ہے کہ وہ بی جے پی کو منریگا کی قانونی ضمانت کو ختم کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔ پارٹی

غزہ کے ملبے تلے دس ہزار لاشیں، نکاسی جدید آلات کے بغیر ناممکن ہے: رائدالدہشان

غزہ: غزہ گورنری میں سول ڈیفنس کے سربراہ اور قانونی ماہر بریگیڈیئر رائد الدہشان نے کہا ہے کہ قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ پر مسلط کی گئی مسلسل نسل کش جنگ کے سائے میں سول ڈیفنس آج اپنی تاریخ کے سب سے خطرناک مرحلے سے گزر رہا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ جنگ صرف شہریوں اور ان کے گھروں تک محدود نہیں رہی بلکہ اس نے امدادی ٹیموں، دفاتر اور آلات کو بھی نشانہ بنایا ہے، جس کے باعث ادارے کی عملی صلاحیت تقریباً مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔

الدہشان نے بتایا کہ بھاری مشینری اور جدید آلات کی آمد پر مسلسل پابندی کے باعث غزہ میں ملبے تلے دبے تقریباً دس ہزار شہداء کی لاشیں نکالی نہیں جا سکیں۔ ان کے مطابق اگر ضروری وسائل فراہم کر دیے جائیں تو یہ کام محض تین ماہ میں مکمل ہو سکتا ہے، مگر آلات کی عدم دستیابی اس المیے کو برسوں پر محیط ایک کھلے زخم میں تبدیل کر دے گی۔ انہوں نے یہ بات فلسطین آن لائن کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کہی۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر آلات کی فراہمی پر پابندی برقرار رہی تو لاشوں کی نکاسی کا عمل انتہائی سست ہو جائے گا اور ممکن ہے یہ دس سال سے بھی زیادہ عرصے تک پھیل جائے، جس سے ہزاروں خاندان اذیت ناک انتظار اور نہ ختم ہونے والے دکھ کے اسیر بنے رہیں گے۔

صلاحیتیں ختم، وسائل ناپید

الدہشان نے وضاحت کی کہ جنگ سے قبل بھی سول ڈیفنس محض پینتالیس فیصد صلاحیت کے ساتھ کام کر رہا تھا، جس کی وجہ سترہ برس سے زائد عرصے پر محیط محاصرہ اور جدید آلات کی عدم اجازت تھی۔ جارحیت میں اضافے کے بعد سول ڈیفنس اپنے پچاسی فیصد آلات سے محروم ہو چکا ہے اور آج محض پانچ سے سات فیصد حقیقی صلاحیت کے ساتھ خدمات انجام دے رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ امدادی ٹیمیں انتہائی ابتدائی وسائل کے ساتھ اور اکثر ہاتھوں سے کام کرنے پر مجبور ہیں، کیونکہ فائر بریگیڈ کی گاڑیاں، ہائیڈرولک سیڑھیاں، ایمبولینسز، پانی کے ٹینکر اور بھاری مشینری تقریباً مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہیں، جو کنکریٹ کے بڑے ڈھانچوں کو ہٹانے کی صلاحیت رکھتی تھیں۔

انہوں نے مزید بتایا کہ غزہ گورنری جو آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا علاقہ ہے، وہاں اب صرف ایک فائر بریگیڈ گاڑی، ایک ریسکیو گاڑی اور ایک ایمبولینس باقی رہ گئی ہے، جبکہ جنگ سے قبل یہاں مکمل اور جدید گاڑیوں کا ایک پورا بیڑا موجود تھا۔

بھاری انسانی قیمت

رائد الدہشان نے انکشاف کیا کہ سول ڈیفنس اپنے انسانی فرائض کی ادائیگی کے دوران ایک سو بیالیس شہداء کی قربانی دے چکا ہے، جن میں اکثریت ایسے ماہرین کی تھی جن کے پاس پندرہ سے تیس سال کا تجربہ تھا۔ اس کے علاوہ تین سو باون اہلکار شدید زخمی ہوئے، جن میں سے کئی اعضاء کی کٹائی، مستقل معذوری اور سنگین زخموں کے باعث ہمیشہ کے لیے خدمت سے باہر ہو گئے۔

انہوں نے بتایا کہ جنگ سے قبل غزہ میں سول ڈیفنس کے اہلکاروں کی تعداد آٹھ سو سے نو سو کے درمیان تھی، مگر اس شدید انسانی نقصان نے ادارے کے پیشہ ورانہ توازن اور فوری ردعمل کی صلاحیت کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ سول ڈیفنس کی ٹیمیں جنیوا معاہدوں کے تحت حاصل تحفظ کے باوجود براہ راست نشانہ بنیں، حالانکہ وہ فلوروسینٹ وردیاں پہنے ہوئے تھیں اور ریڈ کراس اور بین الاقوامی اداروں کے ساتھ پیشگی رابطہ بھی موجود تھا۔

تباہ مراکز اور مجبوری میں پھیلاؤ

الدہشان نے بتایا کہ غزہ میں سول ڈیفنس کے تمام سترہ مراکز مکمل طور پر تباہ کر دیے گئے ہیں، جن میں غزہ شہر کے پانچ بڑے مراکز بھی شامل ہیں۔

رفح کے بارے میں انہوں نے کہا کہ آبادی کے انخلا کے باعث وہاں سرگرمیاں تقریباً معطل ہیں، جبکہ اہلکاروں کو خان یونس اور وسطی علاقوں میں ضم کر دیا گیا ہے اور سکیورٹی خطرات اور محاذی علاقوں کے قریب ہونے کے باعث پھیلاؤ محدود کر دیا گیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اب سول ڈیفنس بین الاقوامی معیار کے مطابق نہیں بلکہ زمینی حقائق کی سختی کے تحت ایک ہنگامی اور غیر منظم انداز میں کام کر رہا ہے۔

ملبے تلے لاشیں، وداع کے بغیر

لاشوں کے معاملے پر الدہشان نے بتایا کہ اب تک صرف تین سو پچاس لاشیں نکالی جا سکی ہیں، جبکہ ہزاروں تاحال ملبے کے نیچے دبی ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ زیادہ تر لاشوں کی شناخت خاندانوں کو معلوم ہے، مگر وقت گزرنے اور بروقت رسائی نہ ہونے کے باعث اکثر صرف ہڈیوں کے باقیات ہی مل پاتے ہیں۔ انہوں نے افسوس کے ساتھ کہا کہ بلڈوزروں اور بھاری مشینری کی عدم موجودگی کے باعث ملبہ ہٹانے کا عمل نہایت سست ہے۔ بعض اوقات امدادی اہلکار ملبے تلے دبے افراد کی آہیں سنتے ہیں مگر انہیں بچانے سے قاصر رہتے ہیں، جبکہ اس سفاکیت کی قیمت صرف عام شہری ادا کرتا ہے۔

گرنے کے دہانے پر عمارتیں

الدہشان نے خستہ حال عمارتوں کے خطرے کی جانب بھی توجہ دلائی خصوصاً سردیوں کے موسمی دباؤ کے دوران اور بتایا کہ حالیہ عرصے میں درجنوں عمارتیں منہدم ہو چکی ہیں، جن کے نتیجے میں شہداء اور زخمی سامنے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ متبادل نہ ہونے کے باعث بہت سے شہری ایسی عمارتوں میں رہنے پر مجبور ہیں جو کسی بھی وقت گر سکتی ہیں یا غیر محفوظ خیموں میں پناہ لینے پر مجبور ہیں، جبکہ سول ڈیفنس آلات کی قلت کے باعث نہ تو انہیں گرا سکتا ہے اور نہ محفوظ بنا سکتا ہے۔

فوری انسانی اپیل

آخر میں رائد الدہشان نے زور دیا کہ سول ڈیفنس ایک خالص انسانی ادارہ ہے جس کا کوئی سیاسی کردار نہیں۔ انہوں نے عالمی برادری، اقوام متحدہ کے اداروں اور فلسطینی سرکاری حلقوں سے فوری مداخلت کی اپیل کی تاکہ آلات، مشینری، ایندھن اور لاجسٹک مدد فراہم کی جا سکے۔

انہوں نے کہا کہ سول ڈیفنس کی مدد دراصل زندگی کی مدد ہے، اور اس ادارے کو بحال کرنا ہزاروں جانیں بچانے اور انتہائی سخت حالات میں انسانی فریضہ ادا کرنے کے مترادف ہے۔

غزہ میں انسانی المیہ جاری، عالمی برادری فوری مداخلت کرے: انسانی حقوق گروپ

غزہ: انسانی حقوق کے اداروں کے اتحاد "حریہ" نے عالمی برادری اور اقوام متحدہ سے فوری اپیل کی ہے کہ وہ غزہ میں دو ملین سے زائد فلسطینی شہریوں کے خلاف قابض اسرائیل کی جاری نسل

کشی کو فوری طور پر روکنے کے لیے عملی اقدام کرے۔

حریہ" نے اپنے بیان میں زور دیا کہ اقوام متحدہ اور اس کے تمام ادارے، خاص طور پر انروا، فوری طور پر انسانی امدادی راستے کھولیں جو مستقل اور محفوظ ہوں تاکہ خوراک، دوائیں اور بنیادی ضروریات بلا کسی شرط یا رکاوٹ ہر شہری تک پہنچ سکیں۔

بیان میں واضح کیا گیا کہ دنیا کے وزرائے خارجہ اور اقوام متحدہ کو قابض اسرائیل اور اس کے اتحادیوں پر دباؤ ڈالنا ہوگا اور غزہ کے مظلوم شہریوں پر عائد شدید محاصرہ ختم کرانا ہوگا۔ حریہ نے سیاسی مفادات کے لیے معابر کھولنے کے عمل کی شدید مذمت کرتے ہوئے قابض اسرائیل کی طرف سے امدادی اور انسانی سامان پر مکمل کنٹرول ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔

حریہ نے خبردار کیا کہ غزہ آج ایک حقیقی انسانی آفت کا شکار ہے۔ ناقص خوراک، طبی سہولیات کی شدید کمی اور بیرون ملک علاج کے لیے پابندی کے نتیجے میں اموات کی شرح میں خطرناک اضافہ ہوا ہے۔ قابض اسرائیل نے سنہ 2023ء کے اکتوبر سے غزہ پر مکمل لاک ڈاؤن نافذ کر رکھا ہے، جس نے شہریوں کی زندگیوں کو شدید خطرے میں ڈال دیا ہے۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ قابض اسرائیل خوراک اور دواؤں کو نہ صرف جنگ کے ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہا ہے بلکہ ان سے فلسطینی عوام کے جسمانی اور نفسیاتی نقصان کا مقصد بھی پورا کر رہا ہے۔ یہ ایک جان بوجھ کر کیے جانے والا عمل ہے جس کے ذریعے دو ملین سے زائد شہری انتہائی ناقص اور غیر انسانی حالات میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ حقوقی اداروں کے مطابق یہ بین الاقوامی قوانین کے تحت نسل کشی کے جرم کے زمرے میں آتا ہے۔

قابض اسرائیل نے سیز فائر کو فلسطینیوں کے قتل کے لیے ڈھال بنایا

غزہ: غزہ میں انسانی حقوق کے مرکز نے اعلان کیا ہے کہ قابض اسرائیل نے غزہ میں نافذ سیز فائر کے معاہدے کو فلسطینی شہریوں کے قتل کے لیے ڈھال میں بدل دیا ہے اور دستاویزات کے مطابق ہر روز اوسطاً پانچ فلسطینی شہید ہو رہے ہیں۔ یہ سلسلہ 90 دنوں سے جاری ہے جب سے معاہدہ لاگو ہوا ہے۔

انسانی حقوق مرکز نے واضح کیا کہ قابض اسرائیلی فوج غزہ میں فلسطینیوں کے خلاف نسل کشی کا جرم مسلسل انجام دے رہی ہے، جس میں شہریوں کو جان بوجھ کر اور منظم طریقے سے قتل کیا جا رہا ہے، خاص طور پر بچے اور خواتین قتل عام کیے جا رہے ہیں، یہ سب 10 اکتوبر سنہ 2025ء سے نافذ سیز فائر کے معاہدے اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

صرف سیز فائر کے 90 دنوں میں قابض فوج نے 439 فلسطینیوں کو شہید کیا، جن میں 155 بچے اور 61 خواتین شامل ہیں، جبکہ 1225 دیگر شدید زخمی ہوئے، یہ واضح اشارہ ہے کہ قابض اسرائیل سیز فائر کو قتل جاری رکھنے کے ایک آلے کے طور پر استعمال کر رہا ہے۔

مرکز نے بتایا کہ قابض فوج نے گذشتہ ہفتے کے دن صبح دو فلسطینی شہری قتل کیے، ایک زیتون کے محلے میں اور دوسرا خان یونس میں قتل کیا گیا۔ یہ روزانہ ہونے والے جرائم کی تازہ مثال ہے جو شہریوں کے خلاف جاری ہیں، یہ بتاتا ہے کہ قابض اسرائیل سیز فائر کو محض سیاسی اور فوجی ڈھال کے طور پر استعمال کر رہا ہے تاکہ فلسطینیوں کے خلاف قتل و نسل کشی جاری رکھ سکے۔

مرکز نے مزید کہا کہ گذشتہ جمعرات کو شہریوں کے خلاف جان بوجھ کر قتل میں اضافہ ہوا، جب 14 شہری شہید اور 17 زخمی ہوئے، یہ سلسلہ قابض اسرائیل کی شدید فائرنگ اور فضائی حملوں کے نتیجہ میں خیموں اور سکولوں پر ہوا، جہاں پناہ گزین خاندان رہائش پذیر تھے۔

غزہ کے شمال میں قابض فوج نے جبالیہ کیمپ کے مشرق میں مسلح افواج سے شہری آبادی پر فائرنگ کی، جس کے نتیجہ میں 11 سالہ ہنسہ نضال سمیر حسو شہید ہوئی، یہ ایک معصوم بچی تھی جو کسی لڑائی میں حصہ نہیں لے رہی تھی۔ قابل ذکر ہے کہ اس کے والد قابض اسرائیل کی جیلوں میں قید ہیں۔

قابض اسرائیل کے ڈرون طیارے نے جبالیہ کے کیمپ میں انروا کے ابو حسین سکول کو نشانہ بنایا، جہاں سینکڑوں پناہ گزین خاندان رہائش پذیر تھے، اس حملے میں 21 سالہ نوجوان ابراہیم نبیل صبح شہید اور متعدد زخمی ہوئے، جبکہ غزہ شہر کے عسقولا کے جنوب میں راکٹ حملے میں چار شہری شہید اور پانچ زخمی ہوئے۔

اسی طرح قابض فوج نے خان یونس میں پناہ گزین خیموں کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجہ میں تین بچے شہید ہوئے، جن میں بھائیوں سات سالہ عبداللہ، پانچ سالہ لیان اور سولہ سالہ عمر ابو شقرا شامل ہیں، یہ ثابت کرتا ہے کہ قابض اسرائیل جان بوجھ کر عارضی پناہ گزین مراکز کو تباہ کر رہا ہے۔

اسی سلسلے میں قابض اسرائیلی فضائیہ نے وسطی غزہ میں نصیریات اور البریج کے کیمپوں میں شہری مکانات پر بمباری کی، جس سے متعدد شہری زخمی ہوئے اور کئی مکانات مکمل طور پر تباہ ہو گئے، یہ ایک منظم پالیسی کا حصہ ہے تاکہ باقی رہائشی ڈھانچوں کو ختم اور مقامی عوام کو زبردستی بے گھر کیا جا سکے۔

غزہ میں انسانی حقوق کے مرکز نے کہا کہ یہ واقعات اتفاقی نہیں، بلکہ شہریوں کو جان بوجھ کر نشانہ بنانے کے ایک مستقل نمونہ کی عکاسی کرتے ہیں۔ قابض فوج اب بھی "یلو لائن" کے اندر موجود علاقوں میں بمباری اور دھماکے کر رہی ہے تاکہ غزہ کے بڑے حصے کو رہائش کے قابل نہ رہنے دیا جائے۔

مرکز نے زور دیا کہ شہریوں، بچوں، پناہ گزینوں اور پناہ گزین مراکز کو جان بوجھ کر نشانہ بنانا سیز فائر کے معاہدے کی کھلی خلاف ورزی ہے، یہ جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم ہیں، اور ان کے دائرہ کار، سیاق و سباق اور نیت کے لحاظ سے یہ سنہ 1948ء کی نسل کشی روکنے کے کنونشن کے تحت نسل کشی کے جرم کے زمرے میں آتے ہیں۔ یہ جرائم بین الاقوامی عدالت انصاف کے عارضی اقدامات کی بھی صریح خلاف ورزی ہیں۔

مشرق غزہ میں قابض اسرائیلی دہشت گردی میں تین فلسطینی شہید

غزہ: قابض اسرائیلی فوج کے حملوں میں آج ہفتے کے روز تین فلسطینی شہری شہید اور متعدد دیگر زخمی ہو گئے، جبکہ یہ سلسلہ 91ویں دن بھی سیز فائر کی مسلسل خلاف ورزیوں کے ساتھ جاری ہے۔

ایک مقامی ذریعے نے بتایا کہ چھبیس سالہ شہری یوسف محمود الحرازین شہید ہو گیا، یہ واقعہ غزہ شہر کے مشرق میں سڑک چوراہے کے قریب پیش آیا۔ ایک اسرائیلی ڈرون نے جبازی کیمپ کے مرکزی داخلی دروازے کے نزدیک بلڈوزر پر حملہ کیا، جس کے نتیجہ میں تین شہری زخمی ہوئے۔ ہمارے نامہ نگار کے مطابق قابض اسرائیل کی مشینی گاڑیوں نے جنوبی رفح میں العلم چوراہے کے قریب فائرنگ اور توپ خانے کے گولے داغے۔

اس سے قبل ایک مقامی ذریعے نے اطلاع دی کہ خان یونس شہر کے مشرق میں المجمع الاسلامی مسجد کے قریب اسرائیلی ڈرون کی فائرنگ سے ایک شہری شہید ہوئے۔

ذرائع کے مطابق 38 سالہ محمد خالد محمد القهوجی کو زخمی حالت میں ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا۔ آج صبح مقامی ذرائع نے اطلاع دی کہ مشرقی زیتون کے محلے کے قریب فائرنگ میں ایک اور فلسطینی شہری شہید ہوئے۔

اسی دوران، مقامی طبی ذرائع نے بتایا کہ سات دن کا شیر خوار بچہ محمود الأقرع شدید سردی کے باعث دیر البلح میں شہید ہو گیا۔ قابض اسرائیلی فوج 91ویں روز بھی غزہ میں سیز فائر کے معاہدے کی خلاف ورزی کر رہی ہے، جس میں فضائی حملے، مشینی گاڑیوں کی فائرنگ اور ہیلی کاپٹر سے مسلسل گولہ باری شامل ہے، جس سے شہریوں پر خطرہ دوبارہ پیدا ہوا اور میدان میں شدید تناؤ بڑھ گیا، جیسا کہ ہمارے نامہ نگار اور مقامی ذرائع نے دستاویزی طور پر رپورٹ کیا۔

مقامی ذرائع نے بتایا کہ مشرقی التفاح محلے کے علاقوں پر صبح کے ابتدائی وقت میں قابض اسرائیل کی گاڑیوں سے فائرنگ ہوئی، جبکہ شمال مغربی رفح میں ہیلی کاپٹر کی فائرنگ بھی شدید جاری رہی۔ قابض فوج نے بیت لاہیا کے شمال میں ابو تمام سکول کے قریب شہری صلاح عطیہ العطار کا گھر بمباری کا نشانہ بنایا۔ اسی طرح مشرقی البریج کیمپ میں قابض گاڑیوں نے مسلسل فائرنگ جاری رکھی، یہ فلسطینی شہریوں کے خلاف منصوبہ بند حملوں کا تسلسل ہے۔ شمالی غزہ میں اسرائیلی فضائیہ نے چند گھنٹوں میں دو فضائی حملے کیے، اور ساتھ ہی اپاچی ہیلی کاپٹر سے جبالیہ کے مشرقی علاقے میں فائرنگ کی گئی۔ جنوبی غزہ میں بھی قابض اسرائیل نے رفح شہر کو فضائی حملوں کا نشانہ بنایا، جبکہ توپ خانے سے گولہ باری اور فائرنگ بھی وقفے وقفے سے جاری رہی۔

وزارت صحت کے اعداد و شمار کے مطابق 10 اکتوبر سنہ 2025ء سے سیز فائر کے بعد قابض اسرائیل کی خلاف ورزیوں میں 439 فلسطینی شہید اور 223,1 زخمی ہوئے، جبکہ 688 افراد کو ملبے سے نکالا گیا۔

سنہ سات اکتوبر 2023ء سے شروع ہونے والے قابض حملوں کے دوران مجموعی طور پر 409,71 فلسطینی شہید اور 304,171 زخمی ہو چکے ہیں۔ وزارت صحت نے واضح کیا کہ متعدد زخمی اب بھی ملبے تلے یا سڑکوں پر پھنسے ہوئے ہیں، کیونکہ ہسپتال اور ریڈ کراس کی ٹیمیں مسلسل بمباری اور خطرناک حالات کی وجہ سے انہیں پہنچنے سے قاصر ہیں۔

مغربی کنارے میں سیاسی گرفتاریوں میں خطرناک اضافہ، حماس کا شدید انتباہ

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت "حماس" نے مغربی کنارے میں سیاسی بنیادوں پر گرفتاریوں میں مسلسل اور تشویشناک اضافے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ اتھارٹی کے سکیورٹی ادارے بالخصوص جنین میں منظم انداز میں یہ کارروائیاں کر رہے ہیں جن کا ہدف قیادتیں، کارکنان یونیورسٹیوں کے طلبہ اور معاشرے کے مختلف طبقات بن رہے ہیں۔ حماس نے ہفتے کے روز جاری

اپنے بیان میں کہا کہ یہ طرز عمل ایک سنگین اور خطرناک جبر کی عکاسی کرتا ہے جو ہمارے عوام کی اجتماعی خواہشات اور ان کی عظیم قربانیوں کے سراسر منافی ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ ایسے اقدامات اس نازک مرحلے پر اندرونی کشیدگی کو مزید بھڑکا رہے ہیں جو ہماری قومی قضیہ کے لیے سب سے زیادہ خطرناک سمجھا جا رہا ہے۔ حماس نے واضح کیا کہ یہ سیاسی گرفتاریاں براہ راست قابض اسرائیل کے اہداف کو تقویت دیتی ہیں جن کا مقصد مزاحمت کاروں، قومی شخصیات اور آزاد آوازوں کا پیچھا کرنا اور قومی میدان کو اس کے بہترین فرزندوں سے خالی کرنا ہے۔ یہ سب ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب مغربی کنارہ شدید جارحانہ استعماری اور یہودیانے کی مہم کی زد میں ہے جہاں الحاق اور جبری بے دخلی کے منصوبے نافذ کیے جا رہے ہیں اور آبادکاروں کی روزانہ کی بنیاد پر کی جانے والی سفاکیت فلسطینی عوام اور ان کی زمین کو نشانہ بنا رہی ہے۔ حماس نے اتھارٹی کے سکیورٹی اداروں کی جانب سے اس غیر قومی جابرانہ روش پر مسلسل کاربند رہنے کے سنگین نتائج سے خبردار کیا اور کہا کہ جیلوں میں زیر حراست فلسطینیوں کو بدترین تشدد تذلیل اور اذیت کا سامنا ہے جس کے خطرناک اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ بیان میں دو ٹوک الفاظ میں کہا گیا کہ فلسطینی عوام منہ بند کرنے گرفت اور تضحیک کی پالیسی کے سامنے ہرگز سر نہیں جھکائیں گے۔ حماس نے مطالبہ کیا کہ سیاسی گرفتاریوں کی تمام صورتوں کو فوری طور پر بند کیا جائے اور قومی مؤقف اور وابستگی کی بنیاد پر قید تمام افراد کو فی الفور رہا کیا جائے۔ ساتھ ہی عقل تدبر اور قومی ذمہ داری کی زبان اپنانے پر زور دیتے ہوئے کہا گیا کہ تمام تر کوششوں کا رخ قابض اسرائیل اور اس کے جرائم کے مقابلے کی جانب موڑا جائے بجائے اس کے کہ عوام کی توانائیوں کو زائل کیا جائے اور ان لوگوں کو نشانہ بنایا جائے جو اپنی قوم کی عزت اور حقوق کے دفاع کے لیے صفِ اول میں کھڑے ہیں۔

غزہ میں جنگی طرزِ عمل کے نئے اصول: قابض اسرائیل آئندہ مرحلے کے خدوخال کیسے طے کر رہا ہے

غزہ: علاقے میں تیزی سے بدلتے ہوئے سیاسی اور سکیورٹی حالات کے پس منظر میں قابض اسرائیل ایک ایسے نئے مرحلے کی جانب بڑھ رہا ہے جس کی بنیاد جنگی طرزِ عمل کے نئے اصول، کشیدگی میں اضافہ اور طاقت کے بے لگام استعمال پر رکھی جا رہی ہے۔ قابض ریاست اس عالمی فضا سے فائدہ اٹھا رہی ہے جہاں اس کے نزدیک احتساب اور نگرانی کے بین الاقوامی ذرائع کمزور پڑ چکے ہیں یا مؤثر کردار ادا کرنے سے قاصر دکھائی دیتے ہیں۔

یہ پیش رفت قابض اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کے واشنگٹن کے دورے کے فوراً بعد سامنے آئی ہے۔ اس دورے نے اس امر کے واضح اشارے دیے ہیں کہ قابض اسرائیل تنازعے کو چلانے کے انداز میں ایک زیادہ جارحانہ اور بے خوف مرحلے میں داخل ہو چکا ہے، بالخصوص فلسطینی محاذ پر، جہاں اس کی خصوصی توجہ غزہ کی پٹی اور وہاں کے آئندہ حکمرانی کے نقشے پر مرکوز ہے۔

اسی تناظر میں معروف سیاسی تجزیہ کار اور کالم نگار علاء الریماوی نے مرکز اطلاعات فلسطین کے لیے سیاسی اور سکیورٹی منظرنامے کا ایک جامع اور گہرا تجزیہ پیش کیا۔ انہوں نے قابض اسرائیلی منصوبے کے نمایاں خدوخال اور اس کے تزویراتی اہداف کو آشکار کیا اور ساتھ ہی آئندہ مرحلے میں فلسطینی قوم پر عائد ہونے والی اہم ذمہ داریوں کی نشاندہی بھی کی۔

جنگی طرزِ عمل کے نئے اصول

علاء الریماوی نے کہا کہ قابض اسرائیل نہایت تیزی سے عملی اقدامات کر رہا ہے اور آئندہ مرحلے میں بھی اس رفتار کو برقرار رکھے گا۔ ان کے مطابق یہ پیش رفت براہ راست بنجمن نیتن یاہو کے واشنگٹن دورے کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ تل ابیب اس وقت جنگی طرزِ عمل کے ایسے نئے اصول وضع کرنے کی کوشش کر رہا ہے جو فلسطین لبنان اور ایران تک پھیلے ہوئے محاذوں پر اس کے لیے کھلی جارحیت کو ممکن بنائیں۔

اصطلاحی طور پر جنگی طرزِ عمل کے یہ اصول دراصل وہ غیر تحریری مگر عملی ضابطے ہوتے ہیں جن کے تحت کوئی ریاست یہ طے کرتی ہے کہ وہ کب کہاں اور کس حد تک عسکری طاقت استعمال کرے گی اور کن حالات میں بین الاقوامی قوانین یا سابقہ مفاہمتوں کو نظر انداز کیا جائے گا۔ قابض اسرائیل ان نئے اصولوں کے ذریعے اپنے لیے مکمل آزادیِ عمل چاہتا ہے۔

الریماوی کے مطابق قابض اسرائیل ان اصولوں کی بنیاد اس تصور پر رکھ رہا ہے کہ اسے نام نہاد دشمنانہ صلاحیتوں کی روک تھام کے نام پر بلا روک ٹوک کارروائی کا حق حاصل ہے۔ اس میں ٹارگٹڈ قتل زیادہ طاقت کا استعمال اور آئندہ مرحلے میں کسی بھی معاہدے یا فہم و ادراک سے کھلے عام انحراف شامل ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ قابض اسرائیل یہ سمجھتا ہے کہ اس کے رویے پر امریکی دباؤ یا تو ختم ہو چکا ہے یا انتہائی محدود ہو گیا ہے۔ یہی سوچ اسے مزید سفاک سکیورٹی اقدامات پر آمادہ کر رہی ہے۔ وہ جنہیں اپنے دشمن قرار دیتا ہے ان کے خلاف کھلی جارحیت کر رہا ہے اور اسے اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ اس کے سیاسی یا قانونی نتائج کیا ہوں گے۔

دوسرے مرحلے کی حقیقت

علاء الریماوی کے مطابق اگرچہ قابض اسرائیل رسمی طور پر اگلے مرحلے میں داخل ہوگا مگر یہ مرحلہ کشیدگی، زیادتیوں اور سنگین خلاف ورزیوں سے بھرپور ہوگا۔ اس کا مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ وہ اب بھی طاقت کے بل پر قابض رہنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور عسکری قوت ہی اس کے اہداف کے حصول کا بنیادی ذریعہ ہے۔

انہوں نے کہا کہ قابض اسرائیل اپنی بنیادی جنگ اس نعرے کے تحت لڑ رہا ہے جسے وہ اسلحہ واپس لینے کا نام دیتا ہے۔ طاقت اور سیاسی دباؤ کے ذریعے اور امریکہ کے ساتھ قریبی ہم آہنگی میں وہ ایک ایسی صورت حال پیدا کرنا چاہتا ہے جس کے نتیجے میں فلسطینی مزاحمت کو غیر مسلح کیا جائے اور غزہ کی پٹی کے حکومتی ڈھانچوں سے حماس کی موجودگی کو ختم کر دیا جائے۔ ان کے بقول یہی ہدف غزہ میں قابض اسرائیلی منصوبے کا مرکزی نکتہ ہے۔

قابض اسرائیلی منصوبے کے بنیادی خدوخال

علاء الریماوی نے کہا کہ قابض اسرائیلی منصوبے کو چار بنیادی نکات میں سمیٹا جا سکتا ہے۔ پہلا نکتہ تمام متعلقہ فریقوں پر شدید دباؤ ڈالنا ہے تاکہ کسی بھی صورت اسلحہ چھیننے کے عمل کو یقینی بنایا جا سکے۔ دوسرا نکتہ غزہ کی پٹی میں مستقبل کے حکمرانی کے نظام سے حماس کو الگ کرنے کے لیے کوئی قابل عمل فارمولا تیار کرنا ہے۔ تیسرا نکتہ ایک ایسے سیاسی ڈھانچے کی بات کرتا ہے جس میں حماس کسی حد تک شریک تو ہو مگر اس شمولیت کو قابض اسرائیل کی زیادہ درجے کی تسلیم شدگی سے مشروط کیا جائے جس میں بین الاقوامی معاہدوں کی قبولیت بھی شامل ہو۔ چوتھا نکتہ اس بات کا واضح اعلان ہے کہ قابض اسرائیل ایک ایسا سکیورٹی ماحول تشکیل دینا چاہتا ہے جو بظاہر نرم ہو مگر عملی طور پر اس کے ہاتھ مکمل طور پر کھلے رہیں۔ چاہے وہ براہ راست فوجی کارروائیاں ہوں یا ٹارگٹڈ قتل۔

واضح فلسطینی سیاسی سمت

علاء الریماوی نے زور دے کر کہا کہ اس خطرناک اور پوشیدہ منصوبے کو فلسطینی اندرونی سطح پر موجود تمام مؤثر حلقوں کو گہرائی سے سمجھنا ہوگا اور ایک واضح سیاسی سمت متعین کرنا ہوگی جو تین بنیادی اصولوں پر قائم ہو۔

انہوں نے بتایا کہ پہلا اصول ایسی سرخ لکیریں متعین کرنا ہے جنہیں کسی بھی سیاسی فریم ورک کے تحت عبور نہیں کیا جا سکتا۔ دوسرا اصول یہ ہے کہ غزہ کی پٹی کی صورتحال کو ایک قومی اور اجتماعی ذمہ داری کے طور پر دیکھا جائے نہ کہ کسی ایک تنظیم یا دھڑے کا مسئلہ سمجھا جائے۔

تیسرا اصول ایک ایسی عملی منصوبہ بندی پیش کرنا ہے جو طویل المدت سیز فائر پر مبنی ہو اور ساتھ ہی امریکہ کو سنجیدگی سے قائل کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ ایسے سیاسی جواز پیدا ہوں جو اس عمل کو مضبوط بنائیں اور غزہ کی پٹی میں جاری انسانی بحران کو سہارا دے سکیں۔

آخر میں علاء الریماوی نے کہا کہ کوئی بھی منصوبہ یا تجویز اسی وقت قابل قبول ہو سکتی ہے جب اسے بین الاقوامی تائید حاصل ہو اور اسے فلسطینی عوام کے صمود کو مضبوط بنانے سے مشروط کیا جائے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ قابض اسرائیل کی خواہشات کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کیا جا سکتا خواہ یہ راستہ کتنا ہی کٹھن کیوں نہ ہو۔ ان کے مطابق آج فلسطینی ایک نہایت فیصلہ کن تاریخی موڑ پر کھڑے ہیں جہاں غیر معمولی احتیاط بیداری اور اعلیٰ درجے کی قومی ذمہ داری کا مظاہرہ ناگزیر ہے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔ کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔ کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: +44 7897 386368

قارئین کو مشورہ: ''صحافت'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔